ماہنامہ
ABC Certified باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

کرائم بیورو
کراچی

جنوری
2026ء
قیمت: 200 روپے
www.monthlycrimebureau.com

امریکا نے وینزویلا پر فضائی حملے کیوں کیے اور صدر مادورو اس وقت کہاں ہیں؟

جنرل ضیا سے جنرل حداد تک۔۔۔
پُراسرار فضائی حادثے جنھوں نے قیاس آرائیوں کو جنم دیا

آہوں کے عدسے میں:
میں نے بینظیر کے جنازے کا سفر کیسے طے کیا؟

صدر زرداری کا بیان اور انڈیا میں ردعمل

جاوید عالم اوڈھو کی بطور آئی جی سندھ تعیناتی
سیاسی مداخلت کے خدشات پھر بڑھ گئے

پی آئی اے کے نئے مالکان میں کون سی کمپنیاں شامل ہیں؟

CRIME STOPPERS

CRIME SCENE DO NOT CROSS

ایس ایس پی سوہائے عزیز

ڈی ایس پی اعجاز قائمخانی

(ڈی ایل ناظم آباد برانچ)

سب انسپکٹر ارشد خان

(ایس ایچ او اورنگی ٹاؤن)

سب انسپکٹر حفیظ اعوان

(ایس ایچ او سٹی کورٹ پولیس اسٹیشن)

ماہنامہ

ABC Certified باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

کرائم بیورو

کراچی

جلد نمبر 06 | جنوری 2026ء | شمارہ نمبر 02

قیمت: 200 روپے

فرمان الٰہی

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔
(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر:36)

فرمان مصطفیٰ ﷺ

اگر تم گناہ کرو یہاں تک کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تمہیں ضرور معاف کرے گا۔
(ابن ماجہ:4248)

فہرست

میں نے بینظیر کے جنازے کا سفر کیسے طے کیا؟	05-07
وینزویلا میں رجیم چینج: امریکہ کو مسئلہ کیا ہے؟	08-09
سندھ پولیس میں انقلاب کا دم ٹوٹ گیا	10
پی آئی اے کے نئے مالکان میں کون سی کمپنیاں شامل ہیں؟	11-12
2025 میں جرائم کی شرح، وجوہات، حقائق اور روک تھام	13
پُراسرار فضائی حادثے جنھوں نے قیاس آرائیوں کو جنم دیا	14
صدر زرداری کا بیان اور انڈیا میں ردعمل	15-16
وینزویلا کے صدر مادورو کا اغوا۔۔!! ٹرمپ کس کا مہرہ ہے؟	17-18
برنس روڈ کا قبضہ مافیا: قانون خاموش، شہری پریشان	19
نواز شریف، کیا پاکستان کی سیاست میں غیر متعلق ہو رہے ہیں؟	20-21
انویسٹی گیشن کی ایک پہچان۔۔۔ ڈی آئی جی شوکت کھٹیان	22
ایس ایس پی حیدرآباد نے جرائم کے خلاف ڈنڈا اٹھالیا	23
چنیوٹ میں کرسمس کی خوشیوں کا جشن	24
دنیا بھر میں سال نو کے موقع پر ادا کی جانے والی دلچسپ و عجیب رسمیں	25
انسان، شعور، ادراک اور حقیقتِ وجود	26
پاکستان **2025**، کن اثاثوں کی قدر میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا؟	27
واٹس ایپ پر آنے والا پُراسرار پیغام جو اکاؤنٹ ہیک کرسکتا ہے	28
ڈی ایس پی مظہر اقبال مشوانی کی ریٹائرمنٹ کی تقریب	29
ضلع وسطی، غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کیخلاف فیصلہ کن کارروائیاں	30

پبلشر فضیل امر نے خرم پرنٹنگ پریس پاکستان چوک سے چھپوا کر آفس نمبر 1، پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی قائدآباد ملیر سے شائع کیا

monthlycrimebureau@gmail.com
crimebeauru@gmail.com

چیف ایڈیٹر: شیخ حسین امر

ایڈیٹر: عرفان ساگر

ڈپٹی ایڈیٹر: مارشا امر

منیجنگ ایڈیٹر: معظمہ جٹ

ایڈیٹر انوسٹی گیشن:
شکیل نانچ

مجلس ادارت:
نیاز کھوکھر، راؤ جمیل، آغا خالد، ضیاء الرحمٰن، ڈاکٹر جعفر عباس، سمیر قریشی، ملیحہ عمران (انگلینڈ)، غازی صلاح الدین، فاروق مرزا (امریکہ)، عبدالوحید جیلانی، افضل سندھو، کامران خان، اسد اللہ خان، طارق پٹھان

انچارج انوسٹی گیشن ٹیم: زاہد شاہ

چیف رپورٹر: انور سلطان (0300 2056305)

کرائم رپورٹرز:
عمیر خان، عمران شاہد، عبداللہ گدی، سہیل آرائیں، محمد احسن، محمد آصف نعمان صافی، نوید احمد، سلطان چاکی سومرو احسن کندی (فیصل آباد)

چیف فوٹو گرافر: عبدالستار قریشی

بیورو چیف:
نوید میو (اسلام آباد) سعدیہ حق (لاہور)
چوہدری مستقیم (چنیوٹ) عبدالغفور سروہی (حیدرآباد)

ڈسٹرکٹ رپورٹرز:
ابرار احمد (سوات) مراد عباسی (پنو عاقل)
آفتاب سروان (ٹھٹھہ) ساجد علی شاہ (چنیوٹ)

انچارج سندھ ڈیسک: انعام شاہ

اسپیشل رپورٹر: راؤ عدنان

قانونی مشیران: امجد حسین قریشی ایڈووکیٹ
امان اللہ یوسفزئی ایڈووکیٹ، نظر اقبال (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

آج کے جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس سوشل میڈیا کے دور میں ہم تحقیقاتی صحافت کو زندہ رکھنے کا عزم لئے ایک ماہنامہ میگزین کا اجراء کر چکے ہیں جس میں سینئر اور تحقیقی صحافیوں پر مشتمل تجربہ کار ٹیم کی مجلس ادارت ہے۔ میگزین کا فوکس کرائم کے شعبے سے جڑے تحقیقاتی مضامین سے ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ میگزین کا ہر شمارہ ہر مہینے کی ایک دستاویز کی حیثیت کا حامل ہو۔

کراچی، اسلام آباد، لاہور، حیدرآباد، فیصل آباد، سکھر، پشاور، کوئٹہ سمیت تمام چھوٹے بڑے شہروں سے بیورو چیفس اور ضلعی نمائندگان کے تحقیقاتی مضامین اور رپورٹس آپ کو نہ صرف چونکائیں گی بلکہ ارباب اختیار کو ایکشن میں آنے پر مجبور بھی کریں گی۔

ہماری ٹیم میں شامل ہونے اور میگزین کا حصہ بننے کیلئے رابطہ کریں

واٹس ایپ نمبر: 0300 2056305

آہوں کے عدسے میں:

میں نے بینظیر کے جنازے کا سفر کیسے طے کیا؟

تحریر: زاہد حسین

اکتوبر میں بینظیر بھٹو کی پاکستان آمد پر استقبالی جلوس میں دو بڑے دھماکوں اور دو سو سے لگ بھگ کارکنوں کی شہادت کے بعد مجھے میرے رائیٹرز کے گلوبل فوٹو ایڈیٹر ٹام نے پہلے ایک ای میل کے ذریعے اور پھر فون پر بینظیر بھٹو سے دور رہنے کی ہدایت کی اور زور دے کر کہا کہ ہم اپای کوئی اسٹاف یا اسٹنگر ہلاک دیکھنا نہیں چاہتے بعدازاں یہی بات ہمارے ایشیا کے فوٹو ایڈیٹر پال بارکر نے مجھے فون پر کہی۔ اسٹاف میں میرے علاوہ اسلام آباد میں میاں خورشید تھا اور باقی میرے پاس 19 کے قریب فوٹوگرافرز تھے جو اسٹنگر ز کی حیثیت میں پورے ملک میں کام کر رہے تھے۔ چیف فوٹوگرافر کی حیثیت سے میں نے ہر ایک سے رابطہ کر کے سب کو ٹام اور پال کا پیغام پہنچایا اور انہیں تاکید کی کہ جلسوں اور جلوسوں میں ایک خاص فاصلہ رکھ کر کام کیا جائے اور بی بی کی گاڑی سے دور رہا جائے مگر محفوظ مقام جیسے گھر وغیرہ کے اندر بینظیر بھٹو کی پریس کانفرنس اور میٹنگوں وغیرہ کی کوریج نارمل طریقے سے کی جا سکتی ہے۔

ہمارے ایک فوٹوگرافر احمد مسعود کو ٹریننگ کے لیے پاکستان بلایا ہوا تھا جو اس وقت اسلام آباد میں مقیم تھا اس کے علاوہ جنوری میں ہونے والے الیکشن کے باعث میں نے اپنے فوٹو ایڈیٹر سے مدد مانگی تھی اور تین اسٹاف فوٹوگرافر مانگے تھے جو تمام مشہور فوٹوگرافر تھے جن میں گوراں نامی فوٹوگرافر پہنچ چکا تھا اور وہ اسلام آباد میں تھا وہ ایک ایوارڈ یافتہ فوٹوگرافر ہے وہ اس سے پہلے اکتوبر 2005 کے زلزلے میں بھی آیا تھا اور پاکستانیوں اور انکے بارے میں

افراد جاں بحق ہوئے لہٰذہ اکرم کو ٹرین حادثے کی کوریج پہ بھیجا اور لاڑکانہ سے ندیم سومرو کو کہا کہ بی بی کا نواب شاہ کا جلسہ کور کرے۔ دونوں نے اچھی تصاویر بھیجیں اور پال بارکر فوٹو ایڈیٹر نے تعریف کی۔ 20 دسمبر کو بی بی شہید نے کوٹ الہ یار اور پھر جیکب آباد میں جلسوں سے خطاب کیا جسے میرے ملتان کے فوٹوگرافر عاصم تنویر نے کور کیا جبکہ میں نے جیکب آباد میں لاڑکانہ سے ندیم سومرو کو بھی بھیجا تھا 21 دسمبر کو بقر عید تھی اور کوئی جلسہ جلوس نہیں تھا لہٰذہ عید کی نماز اور جانوروں کی قربانی کی تصاویر پر کام ہوا-22 اور 23 دسمبر کو بی بی شہید لاڑکانہ میں تھیں اور 22 کو اپنے حلقے میں لوگوں سے ملیں اور ریلی

دسمبر کے مہینے میں مجھ پر کام کا بہت زیادہ پریشر تھا۔ مشرف کی ملک میں ایمرجنسی کے خلاف اور ججوں کی حمایت میں وکیلوں کی تحریک چل رہی تھی اور کچھ جگہ پولیس ایکشن، آنسو گیس اور ہنگامہ آرائی بھی ہوتی رہی، نوشہرہ میں فوجی چھاؤنی کے اندر خودکش بم دھماکہ ہوا، چارسدہ میں مسجد میں خودکش دھماکہ ہوا جس میں کافی لوگ شہید ہوئے اس کے علاوہ بھی دو اور دھماکے ہوئے۔ بقر عید بھی آئی اور قربانیاں بھی ہوئیں۔ محراب پور میں ٹرین حادثہ بھی ہوا جس میں 58 مسافر جاں بحق ہوئے۔ اس کے علاوہ جنوری میں ہونے والے عام انتخابات کے سلسلے میں بی بی شہید، نواز شریف، اے این پی، ایم کیو ایم اور جماعت اسلامی، عمران خان اور اچکزئی کے اتحاد اے پی ڈی ایم کے جلسے بھی چل رہے تھے اے پی ڈی ایم نے بعد میں الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا تھا اور ان کے جلسے بائیکاٹ ریلیوں میں تبدیل ہو گئے تھے جو کچھ جگہ ہنگامہ آرائیوں میں تبدیل ہوئے۔ میرے پاس ملک بھر سے تصویروں کا تانتا بندھا رہتا جو میں ای میل سے ڈاؤن لوڈ کرتا اور رائٹر کی خبروں کی مناسبت سے اور دیگر اچھے سبجیکٹ والی تصویریں سلیکٹ کر کے ایڈیٹ کرنے کے بعد کیپشن کرتا اور فوٹو ڈیسک سنگاپور کو ٹرانسمٹ کر دیتا۔ سبجیکٹ وائز اچھی کوالٹی، شارپ اور اچھی کمپوزڈ پکچر کا ہونا لازم تھا جس کی میں اپنے اسٹاف اور اسٹنگر ز سے بار بار تاکید کرتا رہتا تھا کیونکہ ہمارا فوٹو ڈیسک اس پر کسی قسم کا کمپرومائز کرنے کو تیار نہیں ہوتا تھا جبکہ میری کوشش ہوتی تھی کہ میرے اسٹنگر ز کی زیادہ سے زیادہ تصاویر چل جائیں تاکہ ان کے زیادہ پیسے بن جائیں۔ میں نے ان کو رائٹرز میں اپنے بڑوں سے بحث و تکرار کے بعد اچھے کیمرے بھی دلوائے تاکہ ان سے ہمیں بہتر تصاویر مل سکیں۔ میں نے اپنے اسٹنگر ز پر ہمیشہ بھروسہ کیا اور انہوں نے بھی مجھے کبھی مایوس نہیں کیا۔ افغانستان میں البتہ ہمیں کبھی دور دراز علاقوں کے باعث پریشانی ہوتی تھی اور اس سلسلے میں ان دنوں ہم نے کابل سے

علم رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے جیری لیمپن کو بلوایا تھا جو فلسطین میں کافی عرصہ سے کام کر رہا تھا اور مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت سے واقف تھا اور خود بھی ھالینڈ کا ہونے کے باوجود فلسطینی زیادہ لگتا تھا اسے پاکستان آنے کا بہت شوق تھا اور مجھ سے اکثر بات ہوتی رہتی تھی۔ بی بی شہید کے لئے میں نے رائٹرز کی مشہور خاتون فوٹوگرافر زہرہ کو بلوایا تھا۔ کیونکہ میرے خیال میں وہ عورت ہونے کے ناطے ہر وقت بی بی شہید کے ساتھ رہ سکتی تھی جس کا ہمیں فائدہ ہوتا باقی میں خود بھی بی بی کی الیکشن کے دن کوریج کرتا کیونکہ بی بی شہید کے تین الیکشن کور کر کے میں الیکشن والے دن بی بی کی مصروفیات سے اچھی طرح واقف تھا جس کا میں ہمیشہ فائدہ اٹھاتا رہا جبکہ باقی گورے کالے سب صحافی لاعلم ہی رہتے تھے کہ ووٹ ڈالنے کے بعد وہ کہاں گئیں۔ رائٹرز کی ایک اچھی روایت یہ بھی تھی کہ باہر سے آنیوالا فوٹوگرافر چاہے کتنا بھی بڑا نام ہو جس ملک میں بھیجا جاتا تھا وہ وہاں کے چیف فوٹوگرافر کے ماتحت ہی سمجھا جاتا تھا اور چیف فوٹوگرافر کی ہدایات اور مشاورت سے ہی کام کرتا تھا۔ شاید اب بھی یہ روایت برقرار ہو کیونکہ مجھے رائٹرز سے ریٹائر ہوئے 17 سال ہو چکے ہیں۔ اور پھر میں جنگ گروپ آف نیوز پیپرز میں پانچ سال فوٹو ایڈیٹر کی حیثیت سے کم کرتا رہا لیکن بعدازاں خرابیِ صحت کے باعث چھوڑ دیا۔ بہرحال دسمبر 2007 میں پورا مہینہ میں سخت مصروف رہا اور دن رات میں چار گھنٹے سے زیادہ کا آرام نصیب نہیں ہوا۔ بینظیر بھٹو نے 17 دسمبر کو حیدرآباد میں جلسے سے خطاب کیا جسے میں نے خود کور کیا۔ یہ میرے ہاتھوں بی بی شہید کی آخری کوریج تھی، اور اپنے فوٹو اسٹنگر اکرم شاہد کو اگلے دن 18 دسمبر کو بی بی کے میر پور خاص کے جلسے کے لئے بھیجا۔ 19 دسمبر کو میں نے اکرم شاہد کو بی بی کے نواب شاہ کے جلسے کے لئے بھیجا مگر اسی دن محراب پور میں ٹرین کا حادثہ ہوا جس میں 58

بھی نکالی-23 دسمبر کو بی بی نے لاڑکانہ میں ایک بڑے جلسے سے خطاب کیا اور دونوں دن ندیم سومرو نے تصاویر بھیجیں۔ یہ بی بی کا لاڑکانہ میں آخری دن تھا۔ 24 کو بی بی شہید نے رحیم یار خان میں جلسے سے خطاب کیا اور 25 دسمبر کو لودھراں اور مظفر گڑھ میں دو بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ دونوں دن ملتان کے عاصم تنویر نے کور کیا- بی بی بھی اپنے شہید باپ کی طرح نہ تھکنے والی شخصیت تھیں میں نے انہیں کبھی تھکے انداز میں نہیں دیکھا۔ 26 دسمبر کو بی بی اسلام آباد پہنچیں اور حسن ابدال میں ریلی سے خطاب کیا اور راولپنڈی میں کارکنوں سے ملاقاتیں کیں اور اگلے روز 27 دسمبر کے جلسے کے بارے میں پارٹی کے لوگوں سے تبادلہ خیال کیا۔ 27 دسمبر کے بی بی کے جلسے کیلئے میں نے اسلام آباد کے اسٹاف میں خورشید اور اسٹنگر فیصل محمود کی ڈیوٹی لگائی تھی اور گوراں اور احمد مسعود کو اس جلسے سے الگ رکھا تھا (مجھے کچھ ایسی اطلاعات ملیں تھیں جو میں یہاں شیئر نہیں کروں گا) خورشید اور فیصل کو میں نے ٹام اور پال کی دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کا کہا اور بی بی سے دور رہ کر کام کرنے کا دہرایا۔ ستائیس دسمبر کو میں باقی شہروں کی تصاویر نمٹاتا رہا۔ بی بی کا خطاب میں نے ڈان ٹی وی پر سنا اور پھر وہ بدقسمت وقت شروع ہوا جب خوش و خرم بی بی اپنی گاڑی میں سوار ہوئیں اور دنیا نے دیکھا کہ اس ملک کے مقدر کا ستارہ کیسے غروب ہوا۔ بھٹو خاندان کی ایک اور جان اس ملک پہ قربان ہو گئی۔ دھماکے کے وقت فیصل موجود نہیں تھا وہ بریکنگ پکچرز بھیجنے کے لئے دفتر آ چکا تھا، خورشید وہاں موجود تھا اور ذرا دور تھا مگر دھماکے کی شدت کے باعث زمین پر گر پڑا اور کچھ لوگ اس پر گر گئے مگر یہ سب معمولی چوٹوں ساتھ بچ گئے۔ گوراں، احمد مسعود اور فیصل کو مختلف اسپتالوں کی طرف دوڑایا گیا کیونکہ بی بی کی گاڑی لوکیٹ نہیں ہو رہی

تھی۔ خورشید نے دھماکے میں شہید اور زخمی ہونے والے کارکنوں کی اسپاٹ کوریج کی اور فون پر صورتحال سے آگاہ کیا بیورو چیف سائمن کیمرون مور کو بھی اس کی فکر بھی تھی اور ضرورت بھی کہ اسے بریکنگ خبر بھیجنے کے بعد تفصیلی خبر کیلئے عینی شاہد کی ضرورت تھی لٰہذہ میں نے خورشید کو جلد از جلد دفتر پہنچنے کا کہا۔ دوسری طرف فیصل اس اسپتال پہنچ چکا تھا جہاں بی بی کو لے جایا گیا تھا اور وہاں روتے پیٹتے کارکنوں کی تصاویر بناتا رہا حتٰہ احمد مسعود بھی وہاں پہنچ گیا۔ بی بی کی شہادت کی خبر ریلیز ہونے کے بعد اس کی میت گڑھی خدا بخش لائے جانے کی اطلاع ملی تو سنگاپور فوٹو ڈیسک نے فون پر مجھ سے کوریج پلان مانگا۔ دوسری طرف رائٹرز کے نیوز ایڈیٹر نے ہمارے بیورو چیف سے تدفین کا کوریج پلان مانگا۔ پریشانی کے عالم میں بیورو چیف سائمن نے مجھے فون کیا کہ کیا کیا جائے میں نے اس کو بتایا کہ پاکستان کے تقریباً ہر حصہ سے ہنگاموں کی اطلاعات مل رہی ہیں اور مجھے کراچی میں اپنے اسٹنگر اطہر حسین سمیت دیگر شہروں سے گاڑیوں کے

جلائے جانے اور توڑ پھوڑ کی تصاویر موصول ہونا شروع ہو چکی ہیں ایسے میں یہاں سے لاڑکانہ پہنچنا ایک معجزہ ہی ہو سکتا ہے اس نے جواب دیا "زاہد کچھ کرو مجھے معلوم ہے کہ تم یہ معجزہ کر سکتے ہو"۔ میں نے لاڑکانہ میں ندیم سومرو کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ سر حالات بہت خراب ہیں پورا شہر بند ہے اور لوگوں نے کچھ سرکاری گاڑیوں کو آگ لگا دی ہے۔ دادو بھی مکمل بند ہے اور ہائی وے پر لوگوں نے بڑے بڑے درخت کاٹ کر ڈالنا شروع کر دئے ہیں ہر طرح کی ٹریفک بند ہو چکی ہے میں نے جلتی گاڑیوں کی تصاویر بنا لی ہیں آپ کو بھیج رہا ہوں۔ اس سے بات کرنے کے بعد میں نے حیدرآباد میں اکرم شاہد کو فون کیا تو اس نے بھی بتایا کہ سر حالات بہت خراب ہیں تمام شہر بند ہے اور ہنگامہ آرائی جاری ہے میں ابھی ابھی جام شورو سے آیا ہوں ھائی وے پر لائن سے بسوں اور ٹرکوں کو آگ لگا کر ٹریفک مکمل بند کر دی گئی ہے آگ کے شعلے میلوں دور سے نظر آرہے ہیں۔ میں نے جلتی بسوں کی تصاویر بنالی ہیں اور آپ کو بھیج رہا ہوں۔ ملک کے دیگر شہروں سے بھی یہی کچھ خبریں ملیں ۔مگر میری توجہ صرف حیدرآباد، سہون شریف اور دادو پہ مرکوز تھی کیونکہ مجھے انہی شہروں سے گذر کر لاڑکانہ پہنچنا تھا۔ میں جلدی جلدی ان تمام تصاویر پر کام کرتے ہوئے سوچتا رہا کہ لاڑکانہ کیسے پہنچا جائے۔ اس اثناء میں میرا بیٹا محسن بھی شہر کی کچھ تصاویر بنالایا۔ میں نے اس سے شیرٹن ہوٹل کے رینٹ اے کار کا نمبر دیتے ہوئے کہا کہ تم ان سے لاڑکانہ کیلئے گاڑی مانگو ہم وہاں بی بی کے سوئم تک رکیں گے۔ اس نے فون کیا اور مجھے بتایا کہ رینٹ اے کار والے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی سروس شہروں اور ھائی ویز پر ہنگامہ آرائیوں کے باعث معطل کر دی ہے آپ ہمارے کلائنٹ ہیں مگر آج ہم آپ کو گاڑی نہیں دے سکتے۔ میں اس کی بات سے پریشان ہو گیا اور میں نے بیٹے سے کہا کہ دوسرے ہوٹلوں کے رینٹ اے کار والوں سے بات کرو اور ایک فون نمبر ایک پرائیویٹ ٹیکسی چلانے والے کا بھی دیا کہ سب سے بات کرو۔ میں اپنا کام کرتا رہا اور محسن فون پر مختلف جگھوں پر بات کرت رہا۔ آخر اس نے بتایا کہ کوئی ہوٹل والا گاڑی دینے کو تیار نہیں ہے اور پرائیویٹ ٹیکسی والے رحمان نے بھی انکار کر دیا ہے۔ میں اٹھ کر نیوز روم میں گیا اور اپنے رپورٹرز عامر اشرف اور فیصل عزیز سے کہا کہ کوئی لاڑکانہ کیلئے گاڑی نہیں دے رہا کہیں سے گاڑی کا انتظام کر دیں۔ فیصل نے کہا کہ دفتر کی گاڑی کی حالت تھوڑی خراب ہے مگر ہم اس پر جا سکتے ہیں میں نے کہا کہ ڈرائیور اشرف کو بلا کر پوچھیں۔ اشرف کو بلایا گیا اور اسے لاڑکانہ جانے کا کہا گیا تو اس نے صاف انگار کر دیا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ گاڑی آج صبح سے خراب ہے اور تنگ کر رہی ہے دوسری بات یہ ہے کہ حالات بہت خراب ہیں اور میں تو بالکل نہیں جاؤں گا۔ اب میری پریشانی میں اضافہ ہو چکا تھا۔ رائٹرز کے مینوئل کے مطابق کوئی بھی ملازم جنگ، فسادات یا دیگر خراب حالات میں کام کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ عامر اشرف نے کہا کہ گاڑی ہمیں دے دو ہم میں سے کوئی بھی چلا لے گا تو ڈرائیور نے کہا میرا کہنا مانو تو یہ گاڑی آپ نہ لے کر جاؤ کیونکہ یہ خراب ہے اور آپ اس پر اس حالت میں کبھی لاڑکانہ تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ میں خاموشی سے اپنے کمرے میں آ گیا میری گاڑی ہنڈا سوک میرے بیٹے محسن کے پاس ہی رہتی تھی وہی اپنی والدہ اور بہنوں کو کہیں لاتا لے جاتا تھا اور میں اپنے ویسپا کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ محسن کے بار بار کہنے پر بھی میرا اپنی کار چلانے کو دل نہ کرتا تھا میں نے محسن سے پوچھا کہ ہماری گاڑی کی کیا حالت ہے کیا یہ ہمیں لاڑکانہ تک پہنچا سکتی ہے اس نے کہا کہ گاڑی تو ٹھیک ہے مگر ایک تو اس کی بیٹری ڈاؤن ہے دوسرے اس میں پیٹرول صرف اتنا ہے کہ ہمیں حیدرآباد تک لے جائے میں نے اس سے کہا کہ ہمارے ڈرائیور اشرف کو بلا کر لاؤ ۔ وہ اسے بلا لایا تو میں نے اشرف سے کہا کہ بیٹری ڈاؤن کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ دو تاریں دفتر کی گاڑی کی بیٹری سے لگا کر تھوڑا چارج کر لیں اور پھر چلتی گاڑی بیٹری کو خود چارج کر دے گی میں نے محسن سے کہا کہ اشرف کے ساتھ جا کر ایسا ہی کرو میں یہ کچھ اور تصویریں کلئیر کر دوں۔ محسن کچھ دیر بعد واپس آیا اور بتایا کہ اب گاڑی کا سیلف کام کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ قریب کے دو پیٹرول پمپس پر جا کر گاڑی کی ٹنکی فل کروا لو اگر پیٹرول نہ ملے تو زیادہ دور تک مت جانا اور جو پیٹرول گاڑی میں ہے وہ بچا کر رکھو کہ ہمیں حیدرآباد تک لے جا سکے۔ اس دوران ہمیں اطلاع ملی کہ بی بی شہید کا تابوت گڑھی خدا بخش روانہ کر دیا گیا ہے۔ اس دوران سائمن کا فون پھر آیا اور اس نے بتایا کہ بی بی کی تدفین کل ہی ہوگی اور اس نے کہا کہ زاہد اب ہمارا وہاں ہونا بہت ضروری ہے میں نے کہا کہ میرا تو ایک آدمی ندیم سومرو وہاں موجود ہے مگر میں بھی وہاں پہنچنا چاہتا ہوں اور اس کو رینٹ اے کار والوں کی کہانی سے لے کر دفتر کے ڈرائیور اور خراب گاڑی کا بتایا تو وہ بھی پریشان ہو گیا لیکن جب میں نے بتایا کہ میں اپنی گاڑی لے کر جاؤں گا اور میرا بیٹا محسن ڈرائیو کرے گا تو اس کی جان میں جان آئی اور اس نے ہمارے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اس نے کہا کہ رپورٹنگ کیلئے فیصل عزیز کو ساتھ لے جائیں۔ اس دوران محسن واپس آ گیا اور اس نے بتایا کہ قریب کے دونوں پیٹرول پمپس بند ہیں اور کوئی بھی پیٹرول نہیں دے رہا ہے، میں نے کہا کہ میری ویسپا لے جاؤ اور گھر جا کر ایک اپنا اور ایک میرا کپڑوں کا جوڑا لے لو اور دو عدد کمبل بھی کہ اگر کہیں ہائی وے پر رکنا پڑ جائے تو رات میں شدید سردی سے بچا جا سکے۔ فیصل عزیز سے میں نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ چلے گا اس نے بتایا کہ ہاں سائمن سے بات ہو گئی ہے۔ اس نے پوچھا کب نکلنا ہے

میں نے کہا کہ رات بارہ بجے۔ فیصل نے کہا کہ اتنی دیر سے؟ میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی لوگ سڑکوں پر نکلے ہوئے ہیں ہمیں ٹریولنگ میں دشواری ہوگی۔ ہم اگر بارہ بجے کراچی سے نکلتے ہیں تو صبح آٹھ نو بجے تک گڑھی خدا بخش تک پہنچ سکتے ہیں اس دوران جام شورو ہم دو بجے تک پہنچیں تو اردگرد کے گوٹھوں کے لوگ سو چکے ہوں گے اسی طرح سہون شریف میں فجر کا وقت ہوگا اور کوئی ہنگامہ آرائی ہمیں نہیں ملے گی۔ دادو اور اس کے بعد کا علاقہ ہمارے لئے مشکل ہوگا اس کا بھی اللہ کوئی حل نکال دے گا "ہمت مرداں مدد خدا" فیصل نے کہا آپ ادھر جاتے رہتے ہیں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ سکھر سے میرے فوٹو گرافر جہانگیر خان کو کراچی میں اے پی پی کی جاب مل گئی تھی اور وہ کراچی کے ہنگاموں کی کچھ تصاویر لے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلے وہ خوشی سے راضی ہو گیا۔ میں اپنا کام تقریباً مکمل کر چکا تھا اور پاکستان سے بھیجی گئی تصاویر رائٹرز کے پکچر براؤزر پر بہتر لگ رہی تھیں اس دوران محسن گھر سے کپڑے اور کمبل لا کر

گاڑی میں رکھ چکا تھا اور ساتھ میں گھر سے کچھ کھانے کو بھی لے آیا تھا جو ہم سب نے نیوز روم میں سب کے ساتھ کھایا۔

بارہ بجے سے کچھ پہلے میں نے اپنا کیمرہ بیگ، سیٹ فون، لیپ ٹاپ بمعہ سب چارجرز اپنے سامنے محسن سے گاڑی میں رکھوایا اپنے سکریٹ کے پیکٹس بھی رکھے۔ ٹھیک بارہ بجے ہم دفتر سے نکلے۔ محسن ڈرائیونگ سیٹ پر اور میں فرنٹ سیٹ پر جبکہ فیصل اور جہانگیر پچھلی سیٹ پر تھے۔ شارع فیصل سے ہوتے ہوئے ہم ملیر کینٹ سے گذر کر سپر ھائی وے پر چڑھے تو ہمیں جگہ جگہ ہر قسم کی جلتی سلگتی گاڑیاں نظر آئیں۔ ایک دو جگہ ہم نے رک کر تصاویر وغیرہ بنائیں تو اندھیرے میں سڑک سے کچھ دور سے کچھ لوگوں کی آوازیں آئیں جس سے اندازہ ہوا کہ اردگرد کچھ لوگ اس وقت بھی موجود تھے لٰہذہ ہم جلدی سے وہاں سے نکل گئے اور گاڑی میں باتیں کرتے ہوئے طے کیا کہ ہم لاڑکانہ جانے کیلئے نکلے ہیں راستے میں رک کر تصاویر بنانا ہمیں مشکل میں ڈال سکتا ہے لٰہذہ راستے میں نہ رکا جائے۔ بیچ میں ایک دو پیٹرول پمپس پر رک کر پیٹرول لینا چاہا تو پمپ والوں نے انکار کر دیا ہم نے بیشتر پیٹرول پمپس پر ٹرک اور بسیں دیکھیں جن کے مسافر شدید سردی میں وہاں رکنے پر مجبور تھے کیونکہ ڈرائیورز نے بسیں چلانے سے انکار کر دیا تھا۔ دو بجے کے لگ بھگ ہم جام شورو پہنچ گئے وہاں بھی پیٹرول پمپس پر اسی طرح ٹرک اور بسیں رکی ہوئی تھیں اور کافی تعداد میں مسافر بھی نظر آئے۔ ہم نے وہاں بھی پیٹرول لینے کی کوشش کی مگر پمپس کے ملازمین اور مالکان ہنگامہ آرائی کے ڈر سے پیٹرول دینے سے صاف انکار کر رہے تھے۔ محسن نے کہا کہ اب پیٹرول ختم ہونے کو ہے اور ہمیں یہیں کہیں سے لینا پڑے گا ورنہ ہمیں بھی یہیں رکنا پڑے گا۔ ایک پیٹرول پمپ پر قدرے کم

گاڑیاں کھڑی تھیں اور لوگ بھی کم تھے اور وہاں بھی مکمل خاموشی تھی۔ میں نے تجویز دی کہ گاڑی دور ہی کھڑی کر دیتے ہیں اور دو آدمی جا کر وہاں جا کر پیٹرول کی بات کریں۔ چنانچہ میں اور جہانگیر اتر کر وہاں گئے اور پیٹرول پمپ کے ایک ملازم سے بات کی اس نے صاف انکار کر دیا جہانگیر نے اس سے کہا کہ ہم اخبار والے ہیں اور ہمیں بی بی کے جنازے کی کوریج کرنا ہے آپ ہمیں تھوڑا سا پیٹرول دے دو اس نے کہا کہ میں نہیں دے سکتا مالک نے منع کیا ہے ہم نے کہا کہ مالک کہاں ہے اس نے اشارہ کر کے کہا کہ وہ اندر دفتر میں ہے میں اور جہانگیر اس دفتر میں داخل ہوئے تو تاریکی میں ایک آواز آئی کون ہے تو جہانگیر نے کہا کہ ہم اخبار والے ہیں آپ سے ملنا ہے وہ لیٹا ہوا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا ہم نے اپنا تعارف کرایا اور اس سے درخواست کی کہ ہمیں پیٹرول دے دے اس نے کہا کہ سائیں ہم نہیں دے سکتے ہم مجبور ہیں میں نے کہا کہ آپ اگر اس خوف کی وجہ سے پیٹرول نہیں دے رہے کہ لوگ پیٹرول پمپ نہ جلا دیں تو ہم کراچی سے آتے ہوئے دیکھ چکے ہیں کہ ہنگامہ کرنے والے اب سردی اور رات زیادہ ہونے کے باعث گھروں کو چلے گئے ہیں اب وہ صبح ہی آئیں گے اور یہ جو لوگ آپ دیکھ رہے ہیں یہ سب زیادہ تر ان بسوں کے مسافر ہیں جن کے ڈرائیورز نے گاڑیاں جلنے کے خوف سے گاڑیاں چلانے سے منع کر دیا ہے۔ آپ ہمیں پیٹرول دے دیں کوئی بھی آپ کو کچھ نہ کہے گا اگر کوئی بولے تو آپ کہنا کہ کہ مجسٹریٹ صاحب کی گاڑی ہے بولنے والے خاموش ہو جائیں گے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر کہنے لگا کہ اچھا گاڑی کہاں ہے میں نے جہانگیر سے کہا کہ جا کر گاڑی لاؤ اور فیصل عزیز سے کہو کہ وہ مجسٹریٹ ہے اور اسی کی طرح پوز کرے اور گاڑی میں ہی بیٹھا رہے جہانگیر گیا اور گاڑی کو ایک پمپ کے پاس کھڑا کروا دیا۔ وہاں موجود زیادہ تر لوگ اونگھ رہے تھے چند ایک نے سر اٹھا کر دیکھا بھی لیکن سب خاموش رہے مالک نے ایک ملازم کو آواز دی اور اسے کہا کہ مجسٹریٹ صاحب کی گاڑی میں دس لیٹر پیٹرول ڈال دو ملازم گیا اور اس نے پیٹرول ڈالنا شروع کیا تو جہانگیر اور محسن نے ملازم سے کہا کہ ٹنکی فل کر دو اس نے دس لیٹر کے بعد فلنگ روک دی اور کہا کہ مالک نے دس لیٹر کہا ہے دونوں نے کہا کہ تم فل کرو مجسٹریٹ صاھب خود مالک سے بات کر لیں گے اس نے دوبارہ پیٹرول ڈالنا شروع کر دیا اور ٹنکی فل کر دی جب ہم پے منٹ کرنے لگے اور مالک کو بتایا کہ ٹینک فل کرایا ہے تو اس نے ملازم سے کہا کہ میں نے تم کو دس لیٹر کہا تھا تم نے فل کیوں بھرا تو ملازم نے کہا کہ سائیں مجسٹریٹ صاحب نے کہا تھا کہ فل کر دو۔ مالک نے اس کو گھور کر دیکھا اور ہم سے پیسے لیتے ہوئے بولا سائیں آپ واقعی اخبار والے ہو اچھا اب آپ ہمارا ابھی کام کرو آپ ہم سے کچھ پیسے لے لو اور جب بی بی کی تدفین ہو جائے تو میری طرف سے شہید کی قبر پر کچھ پھول رکھ دینا۔ میں نے اس سے کہا کہ پیسے دینے کی ضرورت نہیں ہے میں دعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی طرف سے وہاں پھول رکھ دوں گا پورا نام میں بھول رہا ہوں صرف آخر میں قریشی کہا تھا وہ یاد رہ گیا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کر کے ہم گاڑی میں سوار ہوئے تو محسن نے کہا کہ ایک بڑا بوجھ سر سے اتر گیا ہے میں نے کہا" ہمت مرداں مدد خدا" صبح پو پھٹنے کے وقت ہم سہون شریف کے باہر سے گزر رہے تھے تو میں دیکھا کہ ایک چھوٹے سے جھونپڑی نما ہوٹل کا ایک آدمی چولہے میں آگ جلا رہا ہے میں نے محسن سے کہا اس ہوٹل کے پاس گاڑی روکو وہاں رکے تو ہوٹل والا خود گاڑی تک آ گیا میں نے پوچھا چائے ملے گی اس نے کہا سائیں ابھی ہوٹل کھولا ہے اور آگ تیار کر رہا ہوں آپ بیٹھو میں دس پندرہ منٹ میں بنا دیتا ہوں میں نے کہا بناؤ اور سب سے کہا کہ سردی میں ذرا راحت مل جائے گی فیصل نے کہا کہ ہمیں دیر بھی ہو سکتی ہے مگر ہم رک کر چائے کا انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں ایک اور گاڑی آ کر ہمارے پاس رکی اس میں دو آدمی تھے گاڑی کی چھت پر ایک ڈش انٹینا لگا تھا اور کسی ٹی وی چینل کی گاڑی لگتی تھی اس میں سے ایک نے آواز دے کر ہوٹل والے کو چائے کا بولا اور اتر کر ہماری طرف آیا اور کہنے لگا سائیں آپ کون لوگ ہو اس سے پہلے کہ میں کچھ بولتا پچھلی سیٹ سے جہانگیر کی آواز آئی ہم تمہارے باپ ہیں اس نے تڑپ کر پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا اور زوردار

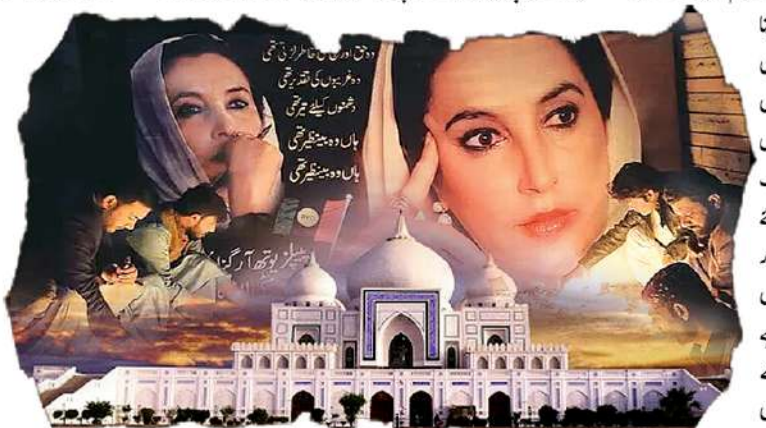

آواز میں بولا اڑے جہانگیر بھائی تم ادھر کہاں گھوم رہے ہو جہانگیر گاڑی سے نکل کر اس سے بغل گیر ہوا اور ہمارا تعارف کروایا کہ ہمارے سر اور استاد ہیں یہ ان کا بیٹا ہے یہ ہمارے رپورٹر فیصل ہیں اور مجھے بتایا کہ سریہ کے ٹی این کا کیمرہ مین ہے اور رپورٹنگ بھی کر لیتا ہے یہ میرا اسکھر کا پرانا ساتھی ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری ایک ٹیم تو پہلے ہی نوڈیرو میں موجود ہے اور میں ان کی مدد کیلیے بھیجا جا رہا ہوں آپ میرے ساتھ چلو صحافیوں کی دو گاڑیاں ہوں گی تو آسانی رہے گی اور آگے سب روڈ بند پڑے ہیں بہت مشکل پیش آئے گی اس نے کہا کہ کاغذ پر کے ٹی این لکھ کر ونڈ اسکرین پر لگا لیں تاکہ آسانی رہے ہم نے ایک فل سکیپ کاغذ پر کے ٹی این لکھ کر آگے ونڈ اسکرین پر لگا دیا اتنی دیر میں ہوٹل والے نے چائے تیار کر لی جو ہم نے ہوٹل کے بینچوں پر بیٹھ کر پی۔ پیسے کے ٹی این والے ساتھی نے ادا کئے کہ ہم اس کے مہمان تھے اور وہ ہمیں پیسے دینے نہیں دے رہا تھا۔ چائے پی کر ہم روانہ ہوئے تو جہانگیر نے کہا کہ چائے کیلئے رکنا فائدہ مند ہو گیا میں نے کہا" ہمت مرداں مدد خدا" آگے کا سفر بہت پریشان کن تھا صبح ہو چلی تھی اور گاؤں گوٹھوں کے لوگ جو جلدی اٹھنے کی عادی ہوتے ہیں اپنے گھروں سے نکل کر سڑک کے کناروں پر آ بیٹھے تھے اور درغت کاٹ کر روڈ بلاک کئے ہوئے تھے دو گاڑیاں دیکھ کر وہ نعرے لگا کر ہماری طرف بھاگے آتے تھے مگر کے ٹی این کا کیمرہ مین کیمرہ لے کر گاڑی سے باہر نکلتا تھا اور ان کی فوٹیج بنانا شروع کر دیتا تھا تو دوڑتے لوگ اس کے پاس جمع ہو کر جئے بھٹو کے نعرے اور بی بی شہید کی لئے آہ وزاری کرنے لگ جاتے تھے اور ہم بھی تین فوٹو گرافر اپنے کیمروں کے ساتھ ان کی تصاویر بنانے لگ جاتے پھر کے ٹی این والا ان سے کہتا کہ گاڑی کا راستہ بناؤ تو وہ کٹے ہوئے درخت کو سرکا کر ہماری گاڑیوں کا راستہ بنا دیتے اور بعد میں درخت کو دوبارہ سرکا کر سڑک بند کر دیتے۔

ہر دس پندرہ کلومیٹر کے بعد یہی کچھ ہوتا رہا اور ہم چلتے رہے لیکن ہم جتنا آگے بڑھتے جا رہے تھے لوگوں کے رویوں میں سختی اور شدت بھی بڑھتی نظر آئی خاص طور پر دادو کے علاقے میں تو بہت بڑا بے قابو ہجوم تھا جس نے ہماری اور کے ٹی این کی کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا اور ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا کچھ نے تو ہاتھا پائی بھی کی کہ کسی طرح ہمارے کیمرے چھین لیں مگر ہم نے مزاحمت کی کافی دیر یہ ہلڑ بازی جاری رہی پھر اچانک کچھ لوگ آ گئے جنہوں نے ہمارے گرد گھیرا ڈالنے والوں کو سخت لہجے میں ڈانٹ کر ہٹایا اور ہمیں وہاں سے نکال کر ہماری گاڑیوں تک پہنچایا اور ہمیں یہ دیکھ کر تسلی ہوئی کہ کسی گاڑی کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ چونکہ سڑک پر دور تک درخت کاٹ کر ان میں آگ لگائی گئی تھی اور سڑک تھوڑی اونچی تھی اور گاڑیوں کے نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا تو ہماری مدد کرنے والوں نے ہمیں ایک آدمی دیا جو ایک آبادی کے اندر سے ہمیں لے کر چلا اور گھوم کر آگے سڑک تک لے آیا ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آگے کا سفر جاری رکھا۔ قصہ مختصر اسی طرح لڑتے جھگڑتے ہم لاڑکانہ تک پہنچے اور شہر میں جانے کی بجائے بائی پاس سے نوڈیرو کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں پیدل چلتے ہوئے اور جئے بھٹو کے نعرے لگاتے اور بی بی کی شہادت پر آہ وزاریاں کرنے والے ہجوموں کی تصاویر بناتے آخر کار ہم نوڈیرو پہنچے۔ میں جب بھی نوڈیرو جاتا تھا تو اپنے ایک اسکول ماسٹر کے گھر ضرور جاتا تھا لہٰذہ بنگلے پر جانے کی بجائے میں سیدھا اس کے گھر پہنچا وہ مجھے دیکھ کر خوش ہوا اور میں نے اس کے گھر پر ہی اپنا سیٹ فون اور لیپ ٹاپ وغیرہ لگا دیا، فیصل، جہانگیر اور محسن تو بنگلے کی طرف نکل گئے اور میں نے ندیم سومرو کو فون کر کے اپنے پاس بلا لیا۔ رات کو دفتر سے چلنے تک میں نے جاپان، آسٹریلیا، کوریا، ھانگ کانگ اور سنگاپور کے اخبارات اور پھر باقی ایشیا کے اخبارات اور پھر یورپ کے اخبارات کو خبروں کے حساب سے تازہ ترین تصاویر مہیا کی تھیں اور اب نوڈیرو میں میں امریکن اخبارات کیلیے تازہ ترین تصاویر دینا چاہتا تھا اور وہ صرف ہمارے پاس تھیں یعنی رائٹرز کے پاس۔ کیونکہ AP اور AFP میں سے کوئی بھی یہاں نہیں پہنچ پایا تھا اور رات بھر اور صبح سویرے کی ہمارے راستے میں بننے والی تصاویر اور نوڈیرو میں بی بی کے تابوت کی آمد جس کو آصف زرداری اور بلاول بھٹو نے وصول کیا اور اس موقعہ پر فاطمہ بھٹو، ذوالفقار جونیئر اور غنویٰ بھٹو کی موجودگی کی تصاویر ندیم سومرو نے بنا لیں تھیں اس کے ساتھ ہی صبح سے تعزیت کیلئے آنیوالوں اور آصف زرداری کی آنسوؤں سے روتی تصویر بھی اس نے بنا لی تھی چنانچہ میں نے یہ تمام تصاویر ایڈیٹ کر کے سنگاپور ڈیسک کو ٹرانسمٹ کرنا شروع کر دیں اس دوران میں نے فون کر کے سائمن کو فون کر کے اپنے اور ساتھیوں کے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دی تو وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اس نے کہا کہ میں نے کہا تھا نہ کہ تم یہ معجزہ کر سکتے ہو۔ اس کے بعد میں نے پال کو فون کر کے اپنے پہنچنے کی اطلاع دی اس نے بھی کہا کہ یہ ناقابلِ یقیں ہے اور میرا شکریہ ادا کیا، تصویریں بھیجنے کے بعد میں ندیم سومرو کے ساتھ بنگلے پہنچا وہاں بے شمار لوگ غمگین اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ موجود تھے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں تھیں اور ہر کوئی صدمے میں تھا۔ مجھے یاد آیا کہ 70 کی دہائی میں میں یہاں ذوالفقار علی بھٹو کے لیے آتا تھا پھر میں اس کے چالیسویں میں کوریج کیلئے آیا کیونکہ اس کی میت کو دیکھنے تک کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

(باقی صفحہ نمبر 16 پر)

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

وینزویلا میں رجیم چینج
امریکہ کو مسئلہ کیا ہے؟

امریکا نے وینزویلا پر فضائی حملے کیوں کیے اور صدر مادورو اس وقت کہاں ہیں؟

امریکا نے پڑوسی ملک وینزویلا کی حکومت کے خلاف باقاعدہ فوجی کارروائی کے نتیجے میں صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ سیلیا فلورس کو گرفتار کر کے بیرون ملک منتقل کرنے کی تصدیق کی ہے۔

وینزویلا کے دارالحکومت کراکس پر جمعے کی شب امریکا کی جانب سے متعدد فضائی حملے کیے گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ ایک 'سرپرائز ہائبرڈ آپریشن' تھا جو 30 منٹ سے بھی کم وقت میں مکمل ہوا۔

کراکس میں رات 2 بجے کم از کم سات دھماکوں اور جہازوں کی پرواز کی آوازیں سنائی دیں جو پندرہ منٹ تک جاری رہیں۔ اس دوران شہر کی فضاؤں میں کم بلندی پر اڑنے والے ہیلی کاپٹرز (ایم ایچ 60 - بلیک ہاکس) دیکھے گئے اور صدارتی محل (میرافلورس) اور فوجی مراکز کے گرد بھی زوردار دھماکے سنے گئے۔

رپورٹس کے مطابق امریکی اسپیشل فورسز نے ان ہیلی کاپٹرز کے ذریعے صدارتی محل میں داخل ہو کر صدر مادورو کو ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کیا۔ اس کارروائی کو امریکی فوج کے ایلیٹ اسپیشل فورسز یونٹ 'ڈیلٹا فورس' نے انجام دیا جسے امریکا کی سب سے ایلیٹ اسپیشل فورسز میں شمار کیا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں بھی امریکی ہیلی کاپٹروں کو راکٹ فائر کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جب کہ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق حملوں میں وینزویلا کی فضائیہ اور فوجی اڈوں کو نشانہ بھی بنایا گیا۔ وینزویلا کی حکومت نے ایک بیان میں تصدیق کی ہے کہ امریکا نے ریاست میرینڈا، اراگوا اور لاگوئیرا میں بھی فضائی حملے کیے۔

امریکی میڈیا کے مطابق امریکی ریپبلکن سینیٹر مائیک لی نے انکشاف کیا ہے کہ وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے انہیں بتایا ہے کہ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کو امریکی اہلکاروں نے گرفتار کر کے امریکا منتقل کیا ہے، جہاں ان پر فوجداری مقدمہ چلایا جائے گا جبکہ اب وینزویلا میں کسی مزید فوجی کارروائی کی توقع نہیں۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر جاری بیان میں کہا کہ امریکا نے وینزویلا کے خلاف کامیاب کارروائی کی ہے، جس کے نتیجے میں صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کو گرفتار کر کے ملک بدر کر دیا گیا ہے۔

ٹرمپ نے کہا کہ یہ آپریشن امریکی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے کیا گیا ہے اور مزید تفصیلات بعد میں جاری کی جائیں گی۔

امریکی حملوں اور صدر ٹرمپ کے اعلان کے بعد روس اور ایران سمیت کئی ممالک نے اس پر فوری ردِعمل دیا۔

ایران نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے وینزویلا کی قومی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ کیوبا اور کولمبیا نے بھی وینزویلا پر امریکی حملے کی مذمت کی۔

روسی وزارتِ خارجہ نے کہا کہ امریکا نے وینزویلا کے خلاف مسلح جارحیت کا ارتکاب کیا ہے جو انتہائی تشویش ناک اور قابلِ مذمت ہے۔ اس کارروائی کے جواز کے لیے پیش کی گئی وجوہات بے بنیاد ہیں۔ روس نے اس معاملے پر اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانے کے مطالبے کی بھی حمایت کی ہے۔

اگرچہ امریکا اور وینزویلا کے درمیان کشیدگی برسوں پر محیط ہے، تاہم ڈونلڈ ٹرمپ کے 2017 میں پہلی بار صدر بننے اور 2025 میں دوسری مدتِ صدارت کے دوران دونوں ملکوں کے تعلقات تناؤ کا شکار ہی رہے۔

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

ٹرمپ اور مادورو کے ادوار میں دونوں ملکوں کے تعلقات اس بدترین نہج پر جا پہنچے جس کا نتیجہ وینزویلا پر فضائی حملوں اور صدر کی ملک بدری کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

امریکا نکولس مادورو کو آمر اور ان کی حکومت کو غیر قانونی قرار دیتا ہے جب کہ وینزویلا کی جانب سے امریکا پر تیل کے ذخائر پر قبضے کے لیے 'رجیم چینج' کی کوششوں کے الزامات عائد کیے جاتے رہے ہیں۔

تیل کے سب سے بڑے ذخائر

وینزویلا دنیا کے سب سے بڑے ثابت شدہ تیل کے ذخائر رکھنے والے ممالک میں شامل ہے۔ یو ایس انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن کے مطابق وینزویلا میں 300 ارب بیرل سے زائد تیل موجود ہے۔

تیل پیدا کرنے والے ملکوں کی عالمی تنظیم اوپیک کے اعداد وشمار کے مطابق وینزویلا میں تیل کے ذخائر تقریباً 303 ارب بیرل ہیں جو سعودی عرب سے بھی زیادہ ہیں۔

ماہرین کے مطابق مادورو حکومت کا خاتمہ امریکی ریفائنریوں کے لیے وینزویلا کے تیل کے کنوؤں تک رسائی کو آسان بنا سکتا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے 2019 میں وینزویلا کی سرکاری تیل کمپنی پر پابندیاں عائد کی تھیں اور امریکا میں قائم ریفائننگ کمپنی (سٹگو) کا کنٹرول مادورو حکومت سے لے کر اپوزیشن کے حوالے کر دیا تھا۔ جس سے مادورو حکومت اربوں ڈالر کے منافع سے محروم ہو گئی تھی۔

اس پابندی کے ردعمل میں مادورو حکومت نے وینزویلا کے تیل کے ذخائر اور ریفائنریز کو روسی اور چینی کمپنیوں کے حوالے کر دیا تھا تاکہ یہ ممالک وینزویلا میں سرمایہ کاری کے بدلے مادورو حکومت کو سیاسی تحفظ فراہم کریں۔

وینزویلا حکومت نے ایران سے بھی تیل صاف کرنے والے کیمیکلز اور پرزے منگوائے تاکہ امریکی پابندیوں کے باوجود وینزویلا کی ریفائنریوں کو چلایا جا سکے۔

روس یوکرین جنگ کے نتیجے میں عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث امریکا کے سابق صدر جو بائیڈن نے وینزویلا پر عائد پابندیوں میں نرمی کی تھی۔ تاہم جنوری 2025 میں دوبارہ اقتدار سنبھالتے ہی صدر ٹرمپ نے ان تمام مراعات کو منسوخ کر دیا تھا۔

صدر ٹرمپ نے وینزویلا کے تیل پر مکمل پابندی عائد کرتے ہوئے مادورو حکومت سے تیل خریدنے والے ممالک پر 25 فیصد ٹیرف کا بھی اعلان کیا تھا۔

ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم اور صدارت کے دوران کئی بار کہا کہ 'وینزویلا تباہ ہونے والا تھا اور اس کا سارا تیل ہمارے پاس ہوتا لیکن بائیڈن نے اسے بچایا۔'

امریکا نے نومبر 2025 میں وینزویلا کی فضائی حدود کی بندش کا اعلان کیا تھا اور سمندری علاقوں میں بھی 'آپریشن سدرن اسپئیر' کے تحت وینزویلا کے تیل بردار جہازوں کا محاصرہ کیا تھا تاکہ کوئی بھی روسی یا چینی ٹینکر وہاں سے تیل نہ لے جا سکے۔

ماہرین کے مطابق حالیہ فوجی کارروائی کے بعد بھی ٹرمپ کا واضح ہدف ان ذخائر کو امریکی کمپنیوں کے کنٹرول میں لانا ہے۔

صدر ٹرمپ متعدد بار یہ دعویٰ کر چکے ہیں کہ وینزویلا کے خلاف اقدامات منشیات اسمگلنگ، غیر قانونی تارکین وطن اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کے تحت کیے ہیں۔

ٹرمپ انتظامیہ طویل عرصے سے صدر مادورو پر منشیات اسمگلنگ کے نیٹ ورک چلانے کے الزامات عائد کرتی رہی ہے اور ان کی گرفتاری پر 50 ملین ڈالر انعام بھی مقرر کر چکی ہے۔

امریکا مادورو کی حکومت کو خطے میں اپنی سلامتی کے لیے خطرہ قرار دیتا آیا ہے۔ صدر ٹرمپ بھی کئی بار یہ دعویٰ کر چکے کہ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو نے 'نارکو اسٹیٹ' بنا رکھی ہے جو امریکا میں کوکین اور فینٹانیل سپلائی کرنے میں ملوث ہے۔

ماہرین کے مطابق امریکا 'مونرو ڈاکٹرائن' کے تحت لاطینی امریکہ کو اپنا 'بیک یارڈ' (صحن) سمجھتا ہے اور وہاں کسی غیر علاقائی طاقت خصوصاً مخالف ممالک کی موجودگی پسند نہیں کرتا۔ اس کے برعکس مادورو حکومت نے ایران، روس اور چین سے تیل کے علاوہ بھی اسٹریٹیجک اور معاشی تعلقات قائم کر رکھے تھے۔

امریکا کے لیے وینزویلا کی موجودہ حکومت کا خاتمہ صرف 'رجیم چینج' نہیں بلکہ تیل کی عالمی مارکیٹ پر اپنی گرفت دوبارہ مضبوط کرنا اور روس اور چین کو خطے سے باہر نکالنا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ٹرمپ حکومت نے وینزویلا پر حملوں کے بجائے 'سرپرائز آپریشن' میں نکولس مادورو کو ملک بدر کر کے اپنے لیے راستہ صاف کر دیا ہے۔

سندھ پولیس میں انقلاب کا دم ٹوٹ گیا

جاوید عالم اوڈھو کی بطور آئی جی سندھ تعیناتی، سیاسی مداخلت کے خدشات پھر بڑھ گئے

راجہ رفعت مختار اور امیر شیخ جیسے میرٹ پسند افسران کی تقرری سیاسی ناپسندیدگی کی بھینٹ چڑھ گئی

آزاد خان تنولی کی تعیناتی سے امید کی کرن مگر آزادانہ فیصلے ممکن ہوں گے یا نہیں اس پر سوالیہ نشان ہے

ایس ایچ اوز اور دیگر افسران کے تبادلوں میں پرانا سیاسی نظام برقرار رہنے کا قوی امکان، پہلے جیسا ہی چلے گا

رپورٹ: راؤ محمد جمیل

جاوید عالم اوڈھو کی بطور آئی جی سندھ تعیناتی، شہری فراہمی انصاف اور میرٹ پر ایس ایچ اوز شپ اور دیگر عہدوں کے خواہش مند پولیس افسران خوش فہمی کا شکار ہونے سے گریز کریں سندھ پولیس میں فوری طور کسی انقلابی تبدیلی اور نظام انصاف میں بہتری کے امکانات انتہائی مخدوش نظر آتے ہیں سندھ پولیس کو غلام نبی میمن کا بہترین متبادل تو مل گیا تاہم راجہ رفعت مختار جیسے باوقار اور محکمہ پولیس میں میرٹ اور اصلاحات کیدھنی پولیس افسر کی تعیناتی بعض سیاسی پنڈتوں کی سخت ناپسندگی اور مفادات کے باعث ممکن نہ ہوسکی کراچی سمیت سندھ بھر میں ایس ایچ اوز سمیت دیگر پولیس افسران کے تبادلوں اور تقرریوں میں ماضی کے سیاسی نظام کے قائم رہنے کا قوی امکان ہے اچھی شہرت کے حامل اور دیانت دار ماضی رکھنے والے پولیس افسر آزاد خان تنولی بھی بطور ایڈیشنل آئی جی کراچی تعیناتی کے بعد آزادانہ طور پر خدمات سرانجام دے سکیں گئے یا غلام نبی میمن کی طرح سیاسی سانچے میں ڈھل جائیں گئے آئندہ چند یوم میں ظاہر ہوجائے گا ماضی گواہ ہے کہ جس آئی جی، ایڈیشنل آئی جی یا پولیس افسر نے سیاسی مفادات کو رد کرتے ہوئے پولیس اور نظام انصاف میں میرٹ اور اصلاحات کو مقدم رکھنے کی کوشش کی تو سیاسی رسیوں سے اُسے جکڑ کر رکھ دیا گیا جبکہ بعض کو ناصرف نشان عبرت بھی بنایا گیا بلکہ انہیں سخت سیاسی محاذ آرائی کا سامنا بھی کرنا پڑا محکمہ پولیس کو جب تک سیاست سے پاک اور خود مختار ادارہ بناتے ہوئے آئی جی سندھ اور ایڈیشنل آئی جی سمیت تمام پولیس افسران کو میرٹ پر تعیناتی کے بعد آزادانہ فیصلوں کا اختیار نہیں دیا جاتا محکمہ پولیس میں انقلاب، امن و امان کا قیام اور جرائم کا خاتمہ دیوانے کے خواب کے مترادف ثابت ہوگا محکمہ پولیس کو مثالی ادارہ اور قانون کا دھنی خودمختار ادارہ بنانے کیلئے ذاتی پسند، مفادات اور سیاسی قربانیوں کے ساتھ ساتھ بے رحم اور کڑے احتساب کی بھی اشد ضرورت ہے امکانات ظاہر کیے جارہے تھے کہ سابق آئی جی سندھ غلام نبی میمن کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد کسی ایسے پولیس افسر کو بطور آئی جی سندھ تعینات کیا جائے گا جو محکمہ پولیس میں انقلاب برپا کر کے رکھ دے گا تاہم جاوید عالم اوڈھو کے آئی جی سندھ تعینات ہونے اور انکی ابتدائی چند ایام میں انکی نرم دل پالیسوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ پولیس میں کسی انقلابی اقدامات اور بڑی تبدیلیوں کے امکانات ممکن نظر نہیں آرہے ذرائع کے مطابق آئی جی سندھ کی تعیناتی کیلئے صوبائی حکومت وفاق کو تین پولیس افسران کے نام بھجواتی تھی جن میں سے سب سے بہترین پولیس افسر کو آئی جی سندھ تعینات کیا جاتا تھا ماضی میں آئی جی سندہ کی تعیناتی پر صوبائی حکومت اور وفاق کے درمیان سخت محاذ آرائی بھی دیکھنے میں آئی تاہم اس مرتبہ سندھ حکومت نے اپنی ذاتی خواہش کے مطابق جاوید عالم اوڈھو کو بطور آئی جی سندھ تعیناتی کا فیصلہ کیا تو وفاق نے ماضی کی روایت تبدیل کرتے ہوئے ناصرف سندھ حکومت کے فیصلے کو کھلے دل سے تسلیم کیا بلکہ غلام نبی میمن کی ریٹائرڈمنٹ کے چند لمحوں بعد ہی جاوید عالم اوڈھو کے بطور آئی جی سندھ تعیناتی کا نوٹیفکیشن جاری کر کے حیرت انگیز

اقدامات سرانجام دیا اطلاعات کے مطابق راجہ رفعت مختار اور امیر شیخ بھی آئی جی سندھ کی دوڑ میں شامل تھے راجہ رفعت مختار ماضی میں آئی جی سندھ تعیناتی کے بعد محکمہ پولیس میں میرٹ پر ذمہ داریاں نبھانے اور محکمہ پولیس میں اصلاحات کے حوالے سے نمایاں خدمات سرانجام دے چکے ہیں اور سندھ پولیس کے چھوٹے پولیس افسران اور اہلکار انہیں ہیرو قرار دیتے ہیں تاہم بعض سیاسی رہنماء ان سے نالاں بھی رہے ہیں دوسری جانب ڈی جی، ایف آئی اے جیسی اہم پوسٹ چھوڑ کر آئی جی سندھ کی پریشان کن ذمہ داریاں سنبھالنے کی راجہ رفعت مختار خواہش بھی نہیں رکھتے تھے واضح رہے کہ ماضی میں اچھی شہرت کے حامل پولیس افسر ڈاکٹر ثناء اللہ عباسی بھی سندھ حکومت کی جانب سے انہیں بطور آئی جی سندھ تعیناتی کی خواہش پر معذرت کر چکے ہیں ذرائع کے مطابق بعض حلقے امیر شیخ کو آئی جی سندھ دیکھنا چاہتے تھے مگر سائیں سرکار کو امیر شیخ کے آئی جی سندھ تعیناتی کے حوالے سے خدشات تھے بعض رہنماؤں کو شبہ تھا کہ ڈاکٹر امیر شیخ آئی جی سندھ تعیناتی کے بعد سیاسی رہنماؤں کے مفادات کے خلاف فیصلے کر سکتے ہیں جبکہ وہ ماضی میں بھی بعض سخت فیصلے کر چکے ہیں جو معزز سیاستدانوں کو ناگوار گزرے تھے لہذا جاوید عالم اوڈھو کو بہترین انتخاب قرار دیتے ہوئے آئی جی سندھ تعینات کر دیا گیا ذرائع کے مطابق جاوید عالم اوڈھو کے آئی جی سندھ تعینات ہونے کے بعد محکمہ پولیس میں فوری طور پر کسی انقلابی تبدیلی کے قطعی امکانات نہیں ہیں اور ایس ایچ اوز سمیت دیگر پولیس افسران کے تبادلے اور تقرریاں بھی ماضی کی پالیسوں کے مطابق سیاسی ایماء پر جاری رہیں گی گذشتہ سالوں سے ٹینڈز اور سیاسی بیساکھیاں نہ ہونے کے باعث میرٹ پر پورا اترنے، اچھی شہرت اور کارکردگی کے حامل پولیس افسران کو ایک بار پھر گوشہ نشینی کی زندگی گزارنی پڑے گی تاہم بعض ذرائع کا دعویٰ ہے کہ جاوید عالم اوڈھو ایک نرم مزاج اور رحم دل انسان ہیں اور وہ آئندہ ایام میں محکمہ پولیس میں اصلاحات اور مورال کی بلندی کیلئے ایسے انقلابی فیصلے بھی کر سکتے ہیں جس سے پولیس اور عوام تو خوش ہونگے لیکن شائد سیاسی پنڈت اُن سے ناراض ہوجائیں، ذرائع کے مطابق سابق آئی جی سندھ غلام نبی میمن نے مبینہ طور پر اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کیلئے کراچی سمیت سندھ بھر میں میرٹ کے خلاف نااہل اور منفی شہرت رکھنے والے پولیس افسران کی بڑے پیمانے پر تعیناتی پر خاموشی اختیار کی جسکے باعث ایک جانب تو اچھی شہرت کے حامل بہترین پولیس

افسران میں سخت مایوسی دیکھنے میں آئی تو دوسری جانب چوری ڈکیتی، گٹکے منشیات، سرکاری نجی اراضی پر قبضوں اور دیگر جرائم میں بھی سنگین حد تک اضافہ ہوا، سندھ حکومت نے اچھی شہرت کے حامل اور دیانت دار ماضی رکھنے والے پولیس افسر آزاد خان تنولی کو ایڈیشنل آئی جی کراچی تعینات کردیا جو کراچی کے شہریوں کیلئے نیک فال قرار دیا جارہا ہے ذرائع کے مطابق آزاد خان تنولی کی تعیناتی میں آئی جی سندہ جاوید عالم اوڈھو کا بھی نمایاں کردار بتایا جاتا ہے ذرائع کے مطابق جاوید عالم اوڈھو اچھی ٹیم بنانے کا ارادہ رکھتے ہوئے بعض اہم ڈی آئی جیز اور ایس ایس پیز کے تبادلوں کی بھی خواہش رکھتے ہیں اگر وہ اس ارادے میں کامیاب ہوگئے تو پولیس میں نچلی سطح پر تبدیلیوں کی راہ بھی ہموار ہوسکتی تاہم یہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے ذرائع کے مطابق ایڈیشنل آئی جی آزاد خان کی تعیناتی کے بعد اگر میرٹ پر کراچی کے تین زون کے ڈی آئی جی بھی دیانت دار اور اچھی شہرت کے حامل پولیس افسران کو تعینات کر دیا جائے تو چند گھنٹوں میں امن وامان کے قیام اور جرائم کے خاتمے کے حوالے سے خوش گوار تبدیلیاں رونما ہوسکتی ہیں تاہم عوامی مفادات اور محکمہ پولیس کے مورال کی بلندی کیلئے فیصلے کرنے والے کئی نامور پولیس افسران ماضی میں سیاسی پنڈتوں کے عتاب کا شکار ہو چکے ہیں جبکہ دوسری جانب دیانت داری کو دراز میں لاک کر کے سیاسی اسیر کے طور پر خدمات سرانجام دینے والے سابق آئی جی سندھ غلام نبی میمن ناصرف قابل رشک ریٹائرڈمنٹ اور مراعات کے مزے لوٹنے میں کامیاب ہوئے بلکہ ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود مبینہ طور پر کئی پیٹرول پمپوں اور بھاری مالیت کے اثاثوں کے مالک بھی بن چکے ہیں جبکہ سیاسی دباؤ کو نظر انداز کر کے میرٹ پر عوام کو انصاف فراہم کرنے اور عام پولیس افسران واہلکاروں کیلئے نمایاں کردار ادا کرنے والے پولیس افسران آج بھی "ہیرو" قرار دیئے جاتے ہیں۔

عارف حبیب کنسورشیئم اور فوجی فرٹیلائزر:

پی آئی اے کے نئے مالکان میں کون سی کمپنیاں شامل ہیں؟

پاکستان کی قومی ایئر لائن (پی آئی اے) کی خریداری کے لیے بولی لگانے کے عمل سے دستبردار ہونے کے بعد فوجی فرٹیلائزر کمپنی (ایف ایف سی) کا کہنا ہے کہ اس کی طرف سے 75 فیصد حصص کے لیے 135 ارب روپے کی کامیاب بولی لگانے والے عارف حبیب کنسورشیئم میں شمولیت اختیار کی جائے گی۔

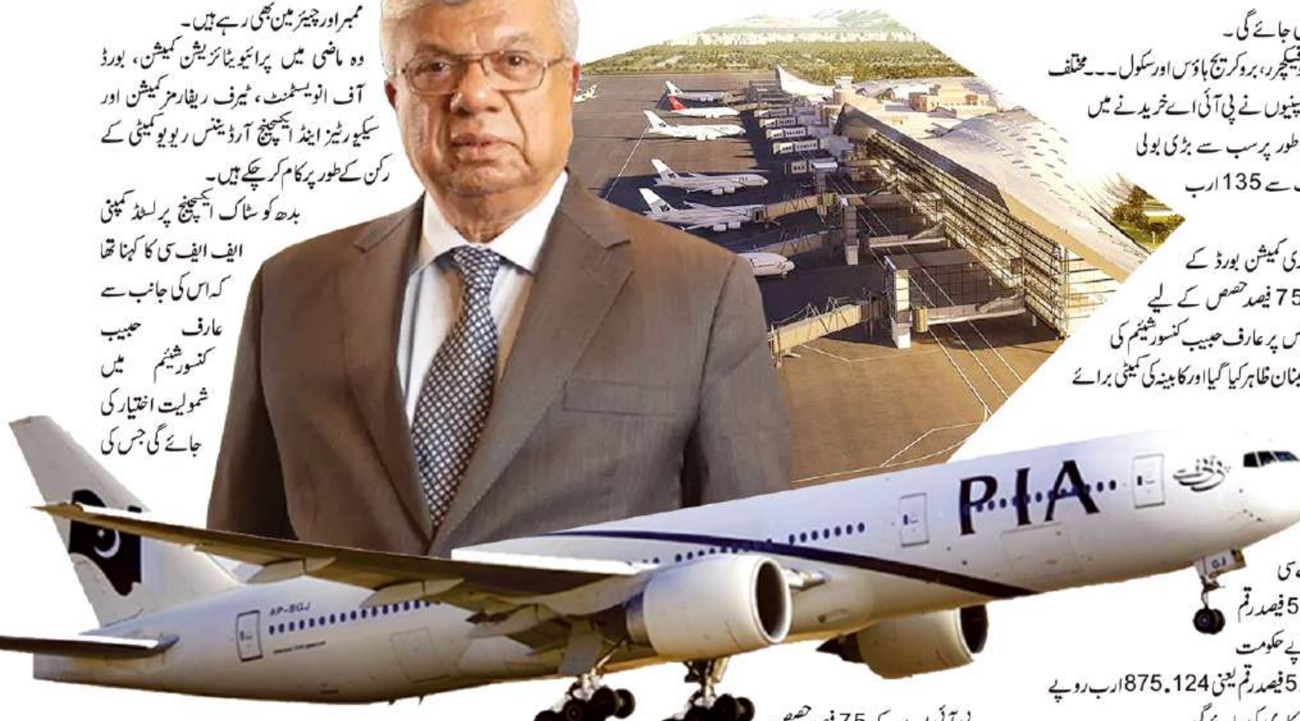

رئیل اسٹیٹ، سیمنٹ مینوفیکچرر، بروکریج ہاؤس اور سکول۔۔۔مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی کئی کمپنیوں نے پی آئی اے خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی مگر منگل کو حتمی طور پر سب سے بڑی بولی عارف حبیب کنسورشیئم کی طرف سے 135 ارب روپے کی لگائی گئی۔

بدھ کو پاکستان کے نجکاری کمیشن بورڈ کے اجلاس میں پی آئی اے کے 75 فیصد حصص کے لیے 100 ارب روپے ریفرنس پرائس پر عارف حبیب کنسورشیئم کی 135 ارب روپے کی بولی پر اطمینان ظاہر کیا گیا اور کابینہ کی کمیٹی برائے نجکاری سے اس کی منظوری کی سفارش کی گئی ہے۔

ایک بیان میں پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن لمیٹڈ (پی آئی اے سی ایل) کا کہنا ہے کہ بولی کی 5.7 فیصد رقم یعنی 10.125 ارب روپے حکومت پاکستان کو ملے گی جبکہ بقیہ 92.5 فیصد رقم یعنی 124.875 ارب روپے کی پی آئی اے سی ایل میں سرمایہ کاری کی جائے گی۔

’آج پاکستان کی جیت ہوئی‘

یاد رہے کہ پی آئی اے کی خریداری کے لیے جن دو گروپس نے 100 ارب روپے سے زیادہ کی بولیاں دیں ان میں لکی اور عارف حبیب گروپس اور ان کی ساتھی کمپنیوں پر مشتمل کنسورشیمز شامل تھے۔

منگل کو جب بولیاں کھولنے کی تقریب شروع ہوئی تو سب سے پہلے لکی گروپ کی جانب سے دی گئی بولی کھولی گئی۔ اس گروپ نے پی آئی اے خریدنے کے لیے 101.5 ارب روپے کی بولی دی تھی۔ ایئر بلیو نے 26.5 ارب روپے کی بولی جمع کرائی۔ جبکہ تیسری اور آخری بولی عارف حبیب گروپ اور ان کی ساتھی کمپنیوں کی تھی جو سب سے زیادہ 115 ارب روپے کی تھی۔

تاہم پھر اوپن بڈنگ کے مرحلے میں عارف حبیب کنسورشیئم نے 135 ارب روپے کی پیشکش کے ساتھ بولی کا عمل جیت لیا۔

ملک کی معروف کاروباری شخصیت عارف حبیب نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’پی آئی اے ہمارا قومی ادارہ ہے اور اس سے بہت اچھے دن دیکھے ہیں۔ یہ دنیا میں دوسرے نمبر پر (بہترین) ایئر لائن ہے۔‘

’اس کے تمام ملازمین اہل ہیں اور کام کو اچھے سے جانتے ہیں۔‘

عارف حبیب نے مزید کہا کہ ’آج پاکستان کی جیت ہوئی۔‘

خیال رہے کہ حکومت پاکستان کی جانب سے پی آئی اے کی فروخت کے لیے کم سے کم قیمت 100 ارب روپے مقرر کی گئی تھی۔ اس سے قبل پی آئی اے کی نجکاری کی کوشش کے دوران بلیو ورلڈ سٹی نامی رئیل اسٹیٹ کمپنی نے 10 ارب روپے میں قومی ایئر لائن خریدنے کی پیشکش کی تھی جسے ریزرو پرائس سے کافی کم ہونے پر مسترد کر دیا گیا تھا۔

عارف حبیب کنسورشیئم میں کون سی کمپنیاں شامل ہیں؟

پی آئی اے کے 75 فیصد حصص کے نئے مالک عارف حبیب کنسورشیئم میں بروکریج ہاؤس عارف حبیب لمیٹڈ، فاطمہ فرٹیلائزر، سٹی سکول اور لیک سٹی ہولڈنگز شامل ہیں۔ اس کنسورشیئم میں اے کے ڈی گروپ ہولڈنگز بھی شامل ہے جبکہ فوجی فرٹیلائزر کمپنی اس میں شمولیت کا ارادہ رکھتی ہے۔

عارف عارف حبیب لمیٹڈ پاکستان کی بڑی سکیورٹیز بروکریج، انویسٹمنٹ بینکنگ اور ریسرچ فرم ہے۔ یہ کمپنی پاکستان سٹاک ایکسچینج میں لسٹڈ ہے۔ یہ کمپنی کی ویب سائٹ پر دی گئی معلومات کے مطابق واحد بروکریج فرم ہے جو پاکستان سٹاک ایکسچینج کی ٹاپ 25 کمپنیوں میں شامل ہے۔

فاطمہ فرٹیلائزر پاکستان میں کھاد بنانے والی کمپنی ہے جو 2003 میں فاطمہ گروپ اور عارف حبیب گروپ کے مابین ایک مشترکہ منصوبے کے طور پر قائم کی گئی۔ کمپنی سرسبز اور ببر شیر جیسے برانڈز کے تحت یوریا سمیت دیگر کھادیں تیار کرتی ہے۔

سٹی سکول 1978 میں قائم ہوا اور دنیا بھر اس کی 500 برانچیں ہیں جن میں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ لیک سٹی پاکستان ایک رئیل اسٹیٹ کمپنی ہے۔ لیک سٹی لاہور کے مضافات میں ریزورٹ/رہائشی ترقیاتی منصوبہ ہے۔

اے کے ڈی ہولڈنگز کی بنیاد کاروباری شخصیت عقیل کریم ڈھیڈی نے رکھی تھی۔ یہ کمپنی سٹاک، منی مارکیٹ، غیر ملکی کرنسی اور کموڈٹی بروکرنگ کے کاروبار میں ملوث ہے۔ اس کی جانب سے سرمایہ کاری بینکنگ/کارپوریٹ فنانس، کراس ایسٹ ایڈوائزری اور اقتصادی تحقیق بھی کی جاتی ہے۔

عارف حبیب نے عارف حبیب کارپوریشن لمیٹڈ قائم کی تھی اور وہ فی الحال اس کے چیئرمین ہیں۔ وہ فاطمہ فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ کے بھی چیئرمین ہیں۔

عارف حبیب ماضی میں کراچی سٹاک ایکسچینج کے صدر/چیئرمین کے طور پر چھ مرتبہ منتخب ہو چکے ہیں اور وہ سینٹرل ڈیپازٹری کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ کے بانی ممبر اور چیئرمین بھی رہے ہیں۔

وہ ماضی میں پرائیویٹائزیشن کمیشن، بورڈ آف انویسٹمنٹ، ٹیرف ریفارمز کمیشن اور سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج آرڈیننس ریویو کمیٹی کے رکن کے طور پر کام کر چکے ہیں۔

بدھ کو سٹاک ایکسچینج پر لسٹڈ کمپنی ایف ایف سی کا کہنا تھا کہ اس کی جانب سے عارف حبیب کنسورشیئم میں شمولیت اختیار کی جائے گی جس کی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے منظوری دی ہے۔

یاد رہے کہ پی آئی اے کے لیے ایف ایف سی نے باضابطہ طور پر اپنی سٹیٹمنٹ آف کوالیفکیشن جمع کروائی تھی تاہم بعد میں ایف ایف سی نے بولی کے عمل میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔

وزیر اعظم کے مشیر برائے نجکاری نے کہا تھا کہ اگر کامیاب بولی دہندہ فوجی فرٹیلائزر کمپنی کو شراکت کی دعوت دیتا ہے تو یہ کمپنی بعد میں اس عمل کا حصہ بن سکتی ہے۔

ان کے مطابق نجکاری کے فریم ورک میں یہ گنجائش موجود ہے کہ کامیاب فریق مکمل ادائیگی سے قبل مزید شراکت دار شامل کر سکتا ہے تاہم صرف وہی کمپنیاں اضافی شراکت دار بن سکتی ہیں جو بولی کے عمل میں شامل نہ رہی ہوں۔

اس وقت مارکیٹ کیپ کے اعتبار سے ایف ایف سی پاکستان سٹاک ایکسچینج کی سب سے بڑی کمپنی ہے جس کی مالیت 500 ارب روپے کے قریب ہے۔

یہ کمپنی کھادوں اور کیمیکلز کی تیاری، خریداری، مارکیٹنگ میں ملوث ہے جبکہ اس کی طرف سے سیمنٹ، توانائی کی پیداوار، فوڈ پروسیسنگ اور بینکنگ آپریشنز میں سرمایہ کاری کی گئی ہے۔

لکی گروپ کا کنسورشیئم

لکی گروپ کے کنسورشیئم نے بڈنگ راؤنڈ تک عارف حبیب کنسورشیئم کا مقابلہ کیا تھا تاہم اس کی بولی کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

یہ کنسورشیئم لکی سیمنٹ، حب پاور، کوہاٹ سیمنٹ اور میٹرو وینچرز پر مشتمل تھا۔

لکی سیمنٹ یونس برادرز گروپ کی کمپنی ہے جو پاکستان سٹاک ایکسچینج پر لسٹڈ کمپنی ہے جس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ملک کے معروف خاندان طبہ کے افراد کی اکثریت ہے۔

حب پاور کمپنی لمیٹڈ پاکستان سٹاک ایکسچینج پر لسٹڈ کمپنی ہے۔ کمپنی کا بلوچستان کے علاقے حب میں واقع 200,1 میگاواٹ (نیٹ) صلاحیت کا تیل سے چلنے والا بجلی گھر ہے۔

کوہاٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ کو 1984 میں سٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن آف پاکستان نے قائم کیا۔ 1992 میں حکومت نے اس کمپنی کی نجکاری کر دی۔

کمپنی کو 1984 میں پاکستان کی اسٹاک ایکسچینج میں لسٹ کیا گیا۔ کمپنی کی بنیادی سرگرمی سیمنٹ کی تیاری اور فروخت ہے، جس میں گرے اور وائٹ کلنکر شامل ہیں۔

میٹرو وینچرز کیش اینڈ کیری اور توانائی کے شعبوں کی کمپنیوں پر مشتمل گروپ ہے۔

محمد علی طبہ لکی سیمنٹ کے چیف ایگزیکٹیو ہیں۔ انھوں نے یہ ذمہ داری 2005 سے سنبھالی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ وہ یونس ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر بھی ہیں۔

محمد علی طبہ اس وقت عزیز طبہ فاؤنڈیشن کے وائس چیئرمین بھی ہیں جو سماجی شعبے میں کام کرتی ہے۔

ایئر بلیو کی سب سے کم بولی

ایئر بلیو لمیٹڈ ایک نجی ایئر لائن ہے جس نے پی آئی اے کے 75 فیصد حصص کے لیے سب سے کم 26 ارب روپے کی بولی لگائی تھی جو اگلے مرحلے میں نہ جا سکی۔

کمپنی کی ویب سائٹ پر موجود معلومات کے مطابق یہ پاکستان کی دوسری بڑی ایئر لائن ہے اور ملکی فضائی منڈی میں اس کا حصہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔

ایئر بلیو کے فضائی بیڑے میں ایئربس اے 320 اور اے 321 طیارے شامل ہیں۔

کمپنی کے شیئر ہولڈنگ ڈھانچے میں مختلف سرمایہ کاروں کا ایک گروپ شامل ہے۔ طارق چوہدری کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) اور چیئرمین بورڈ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

ایئر بلیو اندرونِ ملک اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور اور ملتان کو بین الاقوامی مقامات سے جوڑنے والی شیڈول پروازیں چلاتی ہے، جن میں متحدہ عرب امارات کے ہوائی اڈے دبئی، شارجہ اور ابوظہبی، اور مملکتِ سعودی عرب کے ہوائی اڈے جدہ اور ریاض شامل ہیں۔

خاک سے آسمان تک ایک میٹرک پاس لڑکا اور قومی ایئر لائن کا خواب

کراچی کی تنگ گلیوں میں ایک لڑکا رہتا تھا۔
نہ بڑا گھر، نہ طاقتور رشتہ، نہ بیرونِ ملک ڈگری۔
مگر اس کے خواب...... اتنے بڑے تھے کہ دیواروں
میں سما نہیں سکتے تھے۔
اس لڑکے کا نام تھا عارف حبیب۔
ہجرت کے بعد اس کے خاندان نے سب کچھ پیچھے چھوڑ
کر
ایک نئی، مشکل، غیر یقینی زندگی شروع کی۔
تعلیم صرف میٹرک تک تھی،
مگر سیکھنے کی بھوک کسی پروفیسر سے کم نہیں تھی۔

1970 ایک خاموش آغاز

1970 میں وہ کراچی اسٹاک ایکسچینج کے باہر کھڑا
سینئر بروکرز کو دیکھتا تھا۔
ان کے ہاتھوں کی حرکتیں،
آنکھوں کی چمک،
اور فیصلوں کی رفتار۔
وہ اندر داخل ہوا
کوئی شور نہیں، کوئی دعویٰ نہیں۔
ایک چھوٹا بروکر۔
روز گھنٹوں مارکیٹ کو دیکھتا،
نمبرز نوٹ کرتا،
غلطیوں سے سیکھتا،
اور صبر کرتا۔
وہ جانتا تھا:
دولت شارٹ کٹ سے نہیں، ساکھ سے بنتی ہے۔
وقت گزرتا گیا۔
ایمانداری اس کی پہچان بنی۔
صبر اس کی طاقت۔
اور نظر...... دوسروں سے کہیں آگے۔

جب ایک فرد ادارہ بن گیا

پھر وہ دن آیا جب اس نے
عارف حبیب گروپ کی بنیاد رکھی۔
ایک ایسا گروپ جو آج
فنانس، سیمنٹ، اسٹیل، فرٹیلائزر، انرجی اور رئیل اسٹیٹ
جیسے شعبوں میں پاکستان کا بڑا نام ہے۔
یہ صرف کاروبار نہیں تھا بلکہ
یہ ادارہ سازی تھی۔
یہ پیغام تھا کہ
پاکستان میں بھی لانگ ٹرم سوچ ممکن ہے۔

بحران آئے...... وہ ڈٹا رہا

اسٹاک مارکیٹ کئی بار گری۔
اعتماد ٹوٹا۔
سرمایہ دار ڈرے۔
وہ بارہا پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی قیادت میں آیا
اور کہا:
"مارکیٹ شور سے نہیں، اصولوں سے چلتی ہے۔"
اس نے سرمایہ کار کا اعتماد بحال کیا۔
سسٹم کو مضبوط کیا۔
اور دکھایا کہ
قائد وہ نہیں جو منافع میں نظر آئے،
قائد وہ ہے جو بحران میں کھڑا رہے۔

نیا ناظم آباد خواب جو زمین پر اترا

کراچی کے لیے اس کا ایک اور خواب تھا۔
نیا ناظم آباد
جہاں گھر صرف دیواریں نہیں،
زندگی کا معیار ہوتے ہیں۔
صاف سڑکیں،
محفوظ ماحول،
اسپورٹس گراؤنڈز،
اسٹیڈیم،
اور ہزاروں خاندانوں کے لیے عزت کی زندگی۔
یہ منصوبہ کہتا ہے:
شہر بھی انسانوں کے لیے بنائے جا سکتے ہیں۔

وہ پہلو جو کم لوگ جانتے ہیں

وہ شور مچانے والا مخیر نہیں۔
مگر اس کی فاؤنڈیشن:
تعلیم کے لیے
صحت کے لیے
نوجوانوں کے لیے
کھیل اور کمیونٹی کے لیے
خاموشی سے کام کرتی ہے۔
اس کا ماننا ہے:
"اصل دولت وہ ہے جو دوسروں تک پہنچے۔"

اور پھر...... ایک قومی موڑ

آج اس کا نام
پاکستان کی قومی ایئر لائن PIA
کے ساتھ جڑ رہا ہے۔
کہا جا رہا ہے:
ملازمین کو نہیں نکالا جائے گا
مزید طیارے شامل ہوں گے
ایک بیمار ادارہ دوبارہ اُڑنے کی کوشش کرے گا
سوچیے......
وہی لڑکا
جو کبھی اسٹاک ایکسچینج کے باہر کھڑا تھا
آج جہازوں کے مستقبل کی بات کر رہا ہے۔
یہ کہانی صرف عارف حبیب کی نہیں
یہ کہانی پاکستان کے ہر اس لڑکے کی ہے
جو وسائل نہیں رکھتا،
مگر حوصلہ رکھتا ہے۔
یہ کہانی سکھاتی ہے:
ڈگری نہیں، کردار آپ کو آگے لے جاتا ہے
شور نہیں، تسلسل کامیاب کرتا ہے
حالات نہیں، اندر کی آگ قسمت بدلتی ہے
اگر نیت صاف ہو
اور محنت سچی......
تو
میٹرک پاس لڑکا بھی
قومی اداروں کے مستقبل پر بات کر سکتا ہے۔
یہ ہے پاکستان کی اصل کہانی۔
یہ ہے امید

2025 میں جرائم کی شرح

وجوہات، حقائق اور روک تھام

ڈپٹی ایڈیٹر مار شا امر

دو ہزار پچیس کا سال پاکستان کے لیے امن وامان کے حوالے سے مخلوط تصویر پیش کرتا ہے

ایک طرف ملک کے کئی بڑے شہروں میں جرائم کی شرح میں واضح کمی آئی اور دوسری طرف بعض علاقوں میں سنگین نوعیت کے واقعات نے تشویش بھی بڑھائی

1 مجموعی جرائم کی صورتحال:

اسلام آباد کی پولیس کے سال 2025 کے اعداد وشمار کے مطابق وفاقی دارالحکومت میں مجموعی جرائم میں تقریباً ۳۷ فیصد کی کمی واقع ہوئی، جبکہ سنگین جرائم میں ٦٩ فیصد تک کمی درج کی گئی، جس سے عوامی تحفظ میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے

پنجاب کے بڑے شہروں میں بھی گھناؤنے جرائم میں مجموعی طور پر تقریباً ٥٢ فیصد کمی ریکارڈ کی گئی جس میں رات کے اوقات راہزنی، چوری، اور ڈکیتی کے واقعات میں نمایاں کمی دیکھی گئی

لاہور میں بھی سال بھر میں جرائم کی تعداد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی رہی، اگرچہ کچھ سنگین کیسز رپورٹ ہوئے

کراچی میں ابتدائی مہینوں کے دوران 26 ہزار سے زائد وارداتیں ہوئیں اور 245 افراد قتل ہوئے، جس نے شہری تحفظ کے امور کو اجاگر کیا

2 تشویشناک رجحانات اور سنگین جرائم:

بچوں اور نوجوانوں کے خلاف تشدد کے واقعات بھی ایک تشویشناک مسئلہ رہے۔ صرف جنوری تا جون 2025 کے دوران بچوں پر تشدد کے تقریباً پانچ ہزار سے زائد کیسز رپورٹ ہوئے، جو معاشرتی تحفظ کا اہم چیلنج ہیں۔

ایک اور رپورٹ کے مطابق صحافیوں کے خلاف جرائم میں ٦٠ فیصد تک اضافہ دیکھا گیا، جس نے اظہارِ رائے اور میڈیا کے تحفظ کے موضوع کو اہمیت دی ہے۔

مزید برآں دہشت گردی اور سکیورٹی کے سنگین معاملات نے بھی امن وامان کے منظرنامے کو متاثر کیا۔ مختلف رپورٹس کے مطابق 2025 پاکستان میں دہشت گردی سے متعلق واقعات اور فوجی افسران اور شہریوں کی ہلاکتیں بڑھنے کی طرف اشارہ کرتی ہیں (مثلاً 4 7٪ تک combat-related وفاتوں میں اضافہ)

3 جرائم کی روک تھام اور حکومتی اقدامات:

جرائم کی روک تھام کے لیے مختلف اداروں نے کارروائیاں تیز کیں

پولیس نے گینگز، راہزنی کی وارداتوں اور دیگر مجرمانہ گروہوں کے خلاف کٹ انٹیلیجنس بیسڈ آپریشنز کیے، جس سے گرفتاریوں اور جرائم کی پکڑ میں بہتری آئی۔

انسداد جرائم کے لیے جدید ٹیکنالوجی، ناکوں، سنیپ چیکنگ اور عوامی نگرانی کے نظام نے بعض شہروں میں پُرامن ماحول برقرار رکھنے میں مدد دی۔

عوامی شعور، کمیونٹی پولیسنگ اور شہری تعاون کے ذریعے بھی کئی علاقوں میں حفاظتی نظم ونسق کو بہتر بنایا گیا۔

4 حالات کے پیچھے وجوہات

جرائم کی پس پردہ چند اہم وجوہات میں شامل ہیں:

سماجی واقتصادی عدم استحکام جس سے سرکاری خدمات، روزگار اور مساوی مواقع متاثر ہوتے ہیں۔

تعلیم اور شعور کی کمی خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں میں، جس کا اثر بعض خطرناک رجحانات (مثلاً تشدد یا جرائم میں حصہ) پر پڑتا ہے۔

عدالتی اور انسداد جرائم کے نظام میں بعض خامیاں، خاص طور پر جرائم کے مؤثر تدارک اور سزا کی شرح میں عدم توازن جیسے معاملات بھی جرائم کو روکنے میں چیلنج ہیں۔

5 مستقبل کے لیے سفارشات:

جرائم کی مزید روک تھام کے لیے چند تجویز کردہ نکات

پولیسنگ کے جدید نظام، ڈیجیٹل نگرانی اور ڈیٹا پر مبنی تجزیہ کو مزید فروغ دینا۔

عوامی شعور پروگرام، خاص طور پر بچوں اور والدین کے لیے تربیتی ورکشاپس اور تحفظ تعلیم

عدالتی اصلاحات تاکہ جرائم کی تفتیش اور سزا کے عمل کو تیز اور شفاف بنایا جاسکے۔

سماجی تحفظ نیٹ ورکس اور معاشی مواقع میں اضافہ تاکہ افراد کو جرم کی طرف مائل ہونے سے روکا جاسکے

خلاصہ

سال 2025 نے پاکستان میں جرائم کے منظرنامے کو مخلوط لیکن معنی خیز انداز میں پیش کیا۔ جہاں ایک طرف کئی بڑے شہروں میں جرائم کی شرح میں کمی کے مثبت اشارے ملے، وہیں کچھ سنگین اور تشویشناک واقعات نے بھی معاشرتی چیلنجز کو بڑھایا۔ کامیابی کے لیے مؤثر پولیسنگ کے ساتھ سماجی اور قانونی اصلاحات کو بھی جامعیت سے اپنانا ضروری ہے

جنرل ضیا سے جنرل حداد تک

’پُر اسرار‘ فضائی حادثے جنھوں نے قیاس آرائیوں کو جنم دیا

23 دسمبر 2025 کو ترکی میں پیش آئے ایک فضائی حادثے میں لیبیا میں قومی اتحاد کی حکومت کی فوج کے سربراہ جنرل محمد الحداد ہلاک ہوئے ہیں۔

وہ ترکی کے دارالحکومت انقرہ سے طرابلس جا رہے تھے کہ اڑان بھرنے کے کچھ ہی دیر بعد اُن کے جہاز کا رابطہ منقطع ہو گیا اور پھر کچھ ہی دیر بعد اس جہاز کا ملبہ انقرہ سے 105 کلومیٹر دور ایک دیہات سے ملا۔

اس فضائی حادثے میں لیبیا کے فوج کے سربراہ کے علاوہ ملک کی بری افواج کے چیف آف سٹاف لیفٹیننٹ جنرل الفتوری، ملٹری مینوفیکچرنگ اتھارٹی کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر جنرل محمود القطاوی اور چیف آف جنرل سٹاف کے مشیر محمد العسوی دیاب بھی سوار تھے، جو ہلاک ہوئے۔

اس تازہ فضائی حادثے نے ماضی میں ایسے حادثات کی یاد تازہ کر دی ہے جس میں معروف فوجی حکام، سیاسی شخصیات اور شاہی خاندان کے افراد ہلاک ہوئے۔

ابراہیم رئیسی کی ہلاکت اور قیاس آرائیاں

مئی 2024 میں ایران کے صدر ابراہیم رئیسی بھی ایک فضائی حملے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ اُن کا ہیلی کاپٹر ایران کے ہمسایہ ملک آزربائیجان کی سرحد کے نزدیک گر کر تباہ ہوا تھا۔

اس ہیلی کاپٹر میں ایرانی صدر کے ساتھ اُس وقت کے ایرانی وزیر خارجہ اور دیگر اہلکار سوار تھے۔ یہ حادثہ اُس وقت پیش آیا تھا جب ایرانی صدر رئیسی آزربائیجان کے صدر کے ہمراہ ایک ڈیم کا مشترکہ افتتاح کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔

اس منصوبے کے افتتاح کے بعد ایرانی صدر اپنے وفد کے ہمراہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر ایران کے شہر تبریز جا رہے تھے جہاں انھوں نے ایک آئل ریفائنری کا افتتاح کرنا تھا، لیکن تبریز پہنچنے سے پہلے ہی اُن کا ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا۔

اس واقعے کی تحقیقات کے بعد ایرانی افواج نے حادثے میں تخریب کاری کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ شدید دھند ہیلی کاپٹر کے حادثے کی وجہ بنی۔ تاہم سابق ایرانی صدر رئیسی کے ماتحت چیف آف سٹاف نے بتایا تھا کہ جب حادثہ پیش آیا تب موسم صاف تھا۔

ناقدین نے ہیلی کاپٹر میں تکنیکی مسائل کی جانب نشاندہی کی جبکہ ایرانی حکومت پر اس حادثے کو دبانے کی کوشش کے الزامات لگے اور معاملے پر عوامی سطح پر قیاس آرائیاں ہوئیں۔

پوتن کے خلاف بغاوت کا اعلان کرنے والے کمانڈر یوگینی پریگوزن

اگست 2023 میں روس کے شہر ماسکو کے شمال مغرب میں ایک طیارے کے حادثے میں کمانڈر یوگینی پریگوزِن اپنے گروپ کے دس افراد سمیت ہلاک ہو گئے تھے۔

یوکرین پر روس کے حملے میں یوگینی پریگوزِن نے اہم کردار ادا کیا۔ وہ اس جنگ میں اہم علاقوں پر روسی حملے کی قیادت کرنے والے کرائے کے جنگجوؤں کی ایک نجی فوج کے انچارج ہیں۔

اُن کے پاس روس میں کوئی سرکاری عہدہ نہیں تھا لیکن وہ بہت طاقتور تھے۔ اُنھوں نے حکومت اور فوج کے ساتھ تین ارب ڈالر تک کے معاہدے کیے۔

لیکن بعد میں وہ باقاعدہ روسی صدر کے خلاف ہتھیار اٹھا کر میدان میں نکل آئے تھے۔ انھوں نے صدر پوتن کی حکومت کے خلاف روس کے اندر ’مسلح بغاوت‘ کا آغاز کیا اور اپنی نجی فوج کو روس کی اہم عسکری تنصیبات پر قبضہ کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہ حادثہ اُس وقت شدید تنازعے کا باعث بنا کیونکہ کمانڈر یوگینی پریگوزِن نے دو ماہ قبل ہی روس کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا تھا اور ماسکو کی جانب مارچ کرنے کی دھمکی دی تھی۔

پاکستان کے سابق فوجی صدر ضیاالحق

پاکستان کے سابق فوجی صدر ضیاالحق بھی ایسے ہی ایک طیارہ حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔

سنہ 1988 میں اُن کا طیارہ پاکستان کے شہر بہاولپور کے قریب گر کر تباہ ہو گیا تھا۔

طویل عرصے سے جاری رہنے والی تحقیقات کے بعد تکنیکی مسائل کو حادثے کی وجہ قرار دیا گیا۔

حادثے کا شکار ہونے والے اس طیارے میں ضیا الحق کے علاوہ پاکستان کی فوج کے کئی اعلیٰ اہلکار اور پاکستان میں تعینات امریکی سفیر آرنلڈ رافیل بھی سوار تھے۔

اس حادثے کے بعد امریکی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والے خبروں میں طیارے کی تباہی سے متعلق مختلف نظریے پیش کیے گئے، جیسا کہ زمین سے داغا گیا میزائل جو جہاز سے ٹکرایا وغیرہ۔

ضیاالحق کے بیٹے اعجاز الحق بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ جہاز میں موجود آم کی پیٹیوں میں دھماکہ خیز مواد موجود تھا لیکن بعدازاں ایسی کسی اطلاع کی تصدیق نہیں ہوئی تھی۔

اُردن کی ملکہ عالیہ الحسین

اُردن کے سابق بادشاہ حسین بن طلال کی بیوہ ملکہ عالیہ الحسین کے لیے بھی ایسا ہی ایک فضائی حادثہ جان لیوا ثابت ہوا تھا۔

فروری 1977 میں وہ سوڈان کے جنوبی شہر طفیلہ سے واپس آ رہی تھیں کہ راستے میں اُن کا ہیلی کاپٹر کریش ہو گیا۔

اس حادثے میں اُردن کے وزیر صحت اور دیگر اعلیٰ حکام بھی ہلاک ہوئے۔

حادثے کے 40 دن کے بعد عمان کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام تبدیل کر کے اُسے ملکہ عالیہ کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

عالیہ الحسین اُردن کے بادشاہ کی تیسری بیوی تھیں اور وہ شہزادہ علی بن الحسین کی والدہ ہیں، جو اب مغربی ایشیائی فٹ بال فیڈریشن اور اُردن کی فٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔

سابق عراقی صدر عبدالسلام عارف

سابق عراقی صدر عبدالسلام عارف اپریل 1966 میں ایک ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہلاک ہوئے تھے۔ یہ حادثہ عراق کے جنوبی شہر بصرہ کے قریب پیش آیا تھا۔

عبدالسلام عارف کے بعد اُن کے بھائی عبدالرحمان نے ملک کی صدارت سنبھالی۔ دو سال کی مدت صدارت میں وہ اقتدار چھوڑنے اور ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔

اُس وقت کئی افراد کے خیال میں یہ حادثہ کافی پراسرار تھا۔

’میرے ملٹری سیکریٹری نے کہا سر جنگ شروع ہوگئی آپ بنکر میں چلیں‘

صدر زرداری کا بیان اور انڈیا میں ردعمل

سال 2025 اپنے اختتام کے قریب ہے مگر رواں سال مئی میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان چار روزہ لڑائی پر بحث مباحثہ اب بھی جاری ہے جس میں ایک نیا پہلو دو روز قبل پاکستانی صدر آصف علی زرداری کی ایک تقریر کے بعد سامنے آیا ہے۔

27 دسمبر کی شب سابق وزیرِ اعظم بینظیر بھٹو کی برسی کے موقع پر سندھ کے شہر گڑھی خدا بخش میں خطاب کرتے ہوئے صدر زرداری نے پاکستان اور انڈیا کے درمیان ہونے والے چار روزہ لڑائی کا تذکرہ کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے ملٹری سیکریٹری نے انھیں بنکر میں جانے کا مشورہ دیا تھا جسے انھوں نے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

تاہم انڈیا کے مقامی ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا پر صدر زرداری کا یہ بیان بار بار شیئر کیا جا رہا ہے اور یہ دعوے کیے جا رہے ہیں کہ انڈیا کے ’آپریشن سندور‘ کے نتیجے میں پاکستانی قیادت کس قدر ’خوف‘ میں مبتلا ہوگئی تھی۔ دوسری جانب صدر زرداری کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ’انڈیا میڈیا جو کہتا ہے، اسے کہنے دیں۔ صدر پاکستان نے وہی کہا جو عوام کے سامنے کہنے کی ضرورت تھی۔‘

یہ پہلی بار نہیں ہے کہ کسی پاکستانی سیاسی رہنما کے ذاتی تجربے سے متعلق بیان کو انڈین میڈیا پر توجہ حاصل ہوئی ہو۔ اس سے قبل بھی انڈین میڈیا میں وزیرِ اعظم شہباز شریف کے سوئمنگ کے دوران جھڑپوں کی ابتدا کی اطلاع ملنا یا وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے ’جنگ کے آغاز کی خبر سُن پر گھر سے واپس آفس آنے‘ کے بیانات بھی مخصوص پیرائے میں دیکھے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ رواں سال اپریل میں انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام پر شدت پسند حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان نے ایک دوسرے پر ڈرون، میزائل حملوں اور فضائی جھڑپوں کی ابتدا کرنے کے الزامات عائد کیے تھے۔

جہاں انڈیا نے اس چار روزہ لڑائی کو ’آپریشن سندور‘ کا نام دیا تھا وہیں پاکستان میں اس کے لیے ’معرکہ حق‘ اور ’آپریشن بنیان المرصوص‘ کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔

صدر زرداری نے کیا کہا تھا؟

یہ پہلا موقع تھا کہ جب آصف زرداری نے مئی میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان کشیدگی کے دوران اپنے تجربات شیئر کیے۔

بینظیر بھٹو کی برسی کے موقع پر سندھ کے شہر گڑھی خدا بخش میں خطاب کرتے ہوئے صدر زرداری کا کہنا تھا کہ ’میرے ملٹری سیکریٹری میرے پاس آئے اور کہا کہ سر جنگ شروع ہوگئی ہے۔ سر بنکر میں چلیں۔ میں نے کہا کہ شہادت آنی ہے تو یہیں آئے گی، لیڈرز بنکرز میں نہیں، میدان میں مرتے ہیں۔‘

ان کا مزید کہنا تھا کہ انھوں نے اپنے ملٹری سیکریٹری کو (جنگ کے آغاز سے) چار دن پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جنگ ہونے والی ہے۔

صدر زرداری نے اپنے خطاب میں انڈیا کا نام لیے بغیر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ’آپ چار دن ہم سے جنگ نہیں لڑ سکے، اِتنا بڑا ملک اور ہم سے 10 گنا بڑی معیشت ہوتے کے باوجود آپ کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔ آپ وہ دل گردہ کہاں سے لائیں گے، جو ہمارے چیف کا ہے، ہمارے وزیرِ اعظم کا ہے، ہمارے صدر کا ہے اور ہمارے ایئر اور آرمی چیف کا ہے۔‘

صدر زرداری نے مزید دعویٰ کیا کہ ’جب وہ (انڈیا) حملہ کرنے آئے تو ہم پہلے سے ہی آسمانوں پر اُن کا انتظار کر رہے تھے۔ اُن کو اُس وقت پتہ چلا، جب اُنھیں سامنے پاکستان ایئر فورس نظر آئی۔‘

واضح رہے کہ 22 اپریل کو انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام پر شدت پسند حملے کے بعد انڈیا نے کہا تھا کہ 6-7 مئی کی درمیانی شب کو اس نے پاکستان میں شدت پسندوں کے کیمپوں کو نشانہ بنایا۔ اس آپریشن کو آپریشن سندور کا نام دیا گیا، جس کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان فوجی تنازع شروع ہوا تھا۔

پاکستان نے انڈیا کے رفال طیاروں سمیت چھ طیار مار گرانے کا دعویٰ کیا تھا جسے اس کی جانب سے ’معرکہ حق‘ کا نام دیا جاتا ہے۔

اگست میں انڈین ایئر چیف نے دعویٰ کیا تھا کہ لڑائی کے دوران کم از کم چھ طیارے مار گرائے تھے۔

ادھر پاکستانی وزیرِ دفاع خواجہ آصف نے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایک بھی پاکستانی طیارے کو نشانہ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی کوئی تباہ ہوا ہے۔※

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بارہا ’انڈیا پاکستان جنگ رُکوانے‘ کا کریڈٹ لے چکے ہیں اور اس دوران متعدد طیاروں کے مار گرائے جانے کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

یاد رہے کہ بی بی سی ویریفائی نے تین ایسی ویڈیوز کی تصدیق کی تھی جن کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ان میں نظر آنے والا ملبہ ایک فرانسیسی ساختہ رفال طیارے کا ہے جو انڈیا کی فضائیہ کے زیرِ استعمال ہیں۔

ان میں سے ایک ویڈیو کی جیولوکیشن سے بی بی سی ویریفائی کو علم ہوا تھا کہ یہ انڈین ریاست پنجاب میں بھٹنڈہ کے مقام کی ہے۔ اس ویڈیو میں یونیفارم میں ملبوس اہلکار لڑاکا طیارے کا ملبہ اکھٹا کرتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔

زرداری کے بیان پر انڈیا میں تبصرے اور صدر کے ترجمان کا جواب

انڈین میڈیا میں صدر زرداری کے بیان کو پاکستان میں ’آپریشن سندور‘ سے متعلق پایا جانے والا ’خوف‘ قرار دیا جا رہا ہے۔

انڈین اخبار ’انڈیا ٹوڈے‘ نے لکھا کہ ’آپریشن سندور‘ کے دوران انڈیا کی جانب سے برسائے جانے والے میزائلوں کے دوران پاکستانی صدر کو کہا گیا کہ آپ بنکر میں چھپ جائیں۔

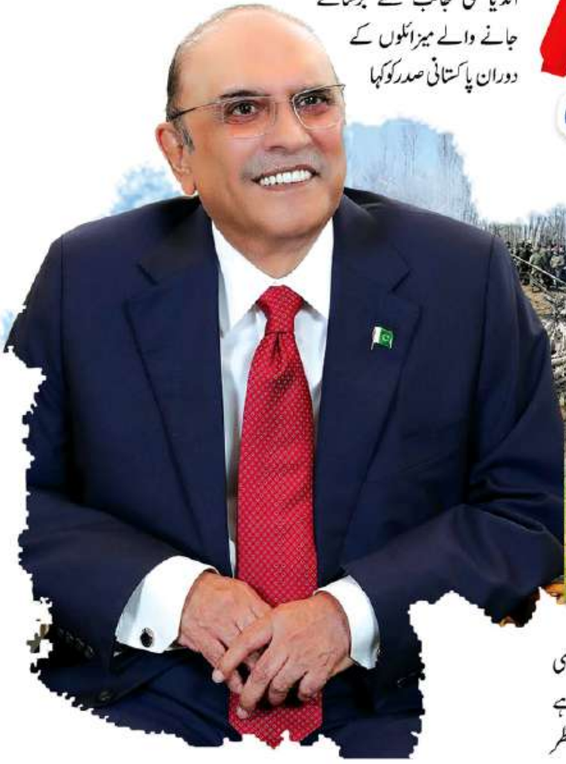

ایس کے چکرورتی نامی صارف نے لکھا کہ پاکستان کے صدر آصف زرداری نے اعتراف کر لیا کہ اُنھیں لڑائی کے دوران بنکر میں جانے کا کہہ دیا گیا تھا، یہ اُس خوف کی علامت ہے، جو انڈیا نے پاکستانیوں پر طاری کیا تھا۔

ایک صارف نے لکھا کہ راہول گاندھی کو لازمی طور پر یہ دیکھنا چاہیے۔ خیال رہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کے سربراہ راہول گاندھی آپریشن سندور سے متعلق سوال اُٹھاتے رہے ہیں۔ لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا تھا کہ آپریشن سدور کے ذریعے وزیرِ اعظم مودی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کی کوشش کی۔

مسٹر سنہا نامی صارف نے لکھا کہ ’ایک طرف پاکستانی صدر خوف کی وجہ سے بنکر میں چھپنے کی بات کر رہے، تو وہیں انڈیا میں اپوزیشن اب بھی یہ سمجھتی ہے کہ انڈیا نے پاکستان میں کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔‘

ایک پاکستانی صارف منصور احمد قریشی نے لکھا کہ ’صدر زرداری یہ کہہ رہے ہیں کہ انڈیا، چار روز بھی لڑائی نہیں لڑ سکا۔ یہ پاکستان سے لڑ ہی نہیں سکتا۔‘

اُن کے بقول صدر زرداری نے یہ بھی کہا کہ انڈیا کے مزید طیارے گر سکتے تھے۔

بی بی سی نے اس معاملے پر مؤقف جاننے کے لیے صدر پاکستان کے

ترجمان مرتضیٰ سولنگی سے رابطہ کیا۔

اُن کا کہنا تھا کہ'انڈیا میڈیا جو کہتا ہے، اسے کہنے دیں۔صدر پاکستان نے وہی کہا جو عوام کے سامنے کہنے کی ضرورت تھی۔'

مئی کی کشیدگی کے دوران اسحاق ڈار اور شہباز شریف کے ذاتی تجربات

یہ پہلی بار نہیں جب مئی کی کشیدگی کے بارے میں پاکستانی قیادت کے ذاتی تجربات انڈیا میں موضوع بحث بنے ہوں۔ 27 دسمبر کو پاکستان کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کا بھی ایک بیان انڈین میڈیا میں دلچسپی حاصل کرتا رہا۔

اس بیان میں اسحاق ڈار نے دعویٰ کیا تھا کہ مئی کی لڑائی کے دوران انڈیا نے پاکستان میں 36 گھنٹوں کے دوران 80 ڈرونز پاکستانی حدود میں بھیجے تھے جن میں سے پاکستان نے 79 ڈرونز مار گرائے تھے۔

اسحاق ڈار نے یہ بھی بتایا کہ نو اور 10 مئی کی درمیانی شب 'ڈھائی تین بجے کے قریب نور خان ایئر بیس پر حملہ کرنا انڈیا کی غلطی تھی۔'

'ہمارا پلان تھا کہ یہ صبح فجر کے قریب چار بجے شروع ہوگا اور آٹھ بجے تک ختم ہوگا۔۔۔ جس جوابی کارروائی کی وزیر اعظم میٹنگ میں پہلے ہی اجازت دے چکے تھے تو ہمارا آپریشن شروع ہوا۔'

وزیر خارجہ نے اس موقع پر یہ بھی بتایا کہ جس وقت نور خان ایئر بیس پر حملہ ہوا تھا تو وہ ابھی ابھی اپنے گھر پہنچے ہی تھے۔'میں ابھی اس میٹنگ کے بعد گھر پہنچا ہی تھا کہ مجھے اطلاع ملی۔تو میں دفتر واپس آیا۔'

ان کا کہنا تھا کہ 22 اپریل کو پہلگام پر حملے کے بعد سے ان کی ٹیم رات 10، 10 بجے تک دفاتر میں ہی موجود ہوتی تھی۔اسحاق ڈار کے بقول چھ مئی سے پہلے اور چھ مئی کے بعد ان کی عالمی رہنماؤں کے ساتھ 60 سے زیادہ کالز ہوئی تھیں۔

اس سے قبل 17 مئی کو وزیر اعظم شہباز شریف نے ایک تقریر کے دوران بتایا تھا کہ چھ اور سات مئی کی درمیانی شب وہ سوئمنگ کر رہے تھے اور احتیاطاً اس روز وہ اپنا سیکیور فون ساتھ لے گئے تھے۔

ان کا کہنا تھا کہ انھوں نے اپنے عملے کو ہدایت کی تھی کہ اگر کوئی گھنٹی بجے تو انھیں فوراً بتایا جائے۔'وہ گھنٹی بجی تو جنرل عاصم منیر لائن پر تھے۔کہنے لگے کہ وزیر اعظم ہم نے انھیں بھرپور جواب دیا ہے۔اب ہمیں سیز فائر کرنے کی درخواست آ رہی ہے۔'

(بقیہ: میں نے بینظیر کے جنازے کا سفر کیسے طے کیا؟)

پھر میں بیگم بھٹو اور بینظیر کی کوریج کے لئے یہاں آتا رہا اور 1985 میں شاہنواز کی تدفین کیلئے آیا پھر مرتضیٰ بھٹو کی تدفین پر آیا اور آج بینظیر کی میت میں شریک ہو رہا ہوں وہ بینظیر جس سے میرا تیس سال ساتھ رہا جس کی زندگی کے سات مشکل ترین اور کٹھن سالوں میں (1977-1984) میں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا اور بعد ازاں بھی بساط مطابق اس کا ساتھ دیتا رہا، اسی باعث اس نے مجھے زندگی بھر Respect دی۔ جو ایک بہادر باپ کی بہادر بیٹی تھی اور باپ کی طرح وہ بھی لوگوں کے دلوں پر راج کرتی تھی۔ آج وہ بھی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی۔ ایک صحافی کو کوریج کے دوران ہر قسم کی خوشی اور غم سے دور رہنا چاہئے مگر میں یہ تمام باتیں سوچ کر اداس ہو گیا اور میرا دل غم سے بھر گیا۔

بی بی کی میت کی تدفین کی لیے صنم بھٹو کا انتظار ہو رہا تھا۔ کراچی سے کوئی فلائیٹ نہیں تھی۔ گورنر سندھ عشرت العباد نے اپنا سیسنا جہاز دینے کی پیشکش کی جسے صنم بی بی نے قبول نہیں کیا۔ پی آئی اے نے ایک فوکر جہاز کا انتظام کر دیا کیونکہ بہت سے ممبران قومی و سینیٹ اور صحافی آنا چاہ رہے تھے جس سے صنم بھٹو کے طفیل ہمارے مخالفین اے پی اور اے ایف پی کو بھی فائدہ ہوا وہ بھی اس فلائیٹ سے پہنچ گئے مگر ہم اس وقت تک بہت کچھ بنا کر بھیج چکے تھے۔ صنم بھٹو بھی روتی آنکھوں کے ساتھ پہنچ چکی تھی اس نے بھی باپ اور دو بھائیوں کے بعد ایک ہی بہن کی موت بھی دیکھی اس کے دل پہ کیا گذر رہی ہوگی کوئی اور کیا جانے اور بعد میں تو بیگم بھٹو کے بعد صنم اکیلی ہی رہ گئی ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں بہت سے دل ہلا دینے والے اسائنمنٹ کور کئے ہیں مگر بی بی کی میت والی ایمبولینس کے ساتھ چلتے ہوئے اور تصاویر بناتے ہوئے میری کیفیت عجیب تھی میں رو نہیں رہا تھا مگر میری آنکھ میں بار بار پانی آ رہا تھا جسے میں اپنی آستین سے صاف کر کے کیمرہ پھر آنکھ سے لگا لیتا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ ایمبولینس سے بی بی کی آواز آ رہی ہے زاہد سب میرے لئے رو رہے ہیں تم کیوں نہیں روتے تم نے چھیاسی میں میری جلاوطنی سے واپسی پر لاہور میں استقبال کی تصاویر کی نمائش کی تھی اور ایک تصویر پر آٹوگراف دیتے ہوئے میں نے کہا تھا زاہد تم میرے بھائی ہو اب تم اپنی بہن کی میت پر کیوں نہیں روتے۔ میں ایمبولینس کے ساتھ کچھ دور چلا اور تصاویر بنا کر ہٹ گیا تا کہ بریکنگ پکچرز چلا سکوں۔ ایمبولینس کے ساتھ بقیہ راستہ جہانگیر ساتھ گیا۔ ندیم سومرو اور محسن اپنے کیمروں کے ساتھ قبر پر تھے ایک نیچے اور ایک اوپر تا کہ ہر اینگل سے تصویریں بن جائیں کیونکہ ایسے موقع پر لوگوں کے ہجوم کے باعث ایک آدمی کیلیے تصویریں بنانا مشکل ہوتا ہے۔

سیٹ فون کی وجہ سے میں مکان کی چھت سے تصاویر بھیج رہا تھا۔ بی بی کی تدفین کی کچھ تصاویر ابھی بھیجی تھیں کہ جہانگیر، ندیم سومرو اور محسن بھی آ گئے۔ میں نے ان کے کیمروں سے فوٹو لے کر ان کو کیمرے دے کر ندیم سومرو سے کہا کہ اپنی بائیک یہیں چھوڑ دو اور ان دونوں کے ساتھ گاڑی میں لاڑکانہ چلے جاؤ اور ان کو کسی ہوٹل میں ایک کمرہ دلا دو اور صبح نو بجے آپ لوگ ادہر آ جانا اور میں رات ادھر ہی گذاروں گا۔ وہ لوگ چلے گئے اور میرے دوست نے مجھے میرے لئے پکے چاول لا کر دئے کہ کام بھی کرو اور ساتھ میں کچھ تھوڑا کھا بھی لو۔ ورنہ میں تو کھانا دانہ سب کچھ بھولا ہوا تھا۔ سیٹ فون کا انٹرنیٹ تھوڑا سلو چل رہا تھا اس لیے ایک تصویر کلیئر ہونے میں زیادہ دیر لگ رہی تھی۔ اس دوران دوسرے شہروں کی تصاویر بھی ای میل سے ملنا شروع ہو گئیں۔ مزید یہ کہ فوٹو ڈیسک نے باہر کے کچھ نامور میگزین کی اسپیشل ریکوئسٹ بھی بتانا شروع کر دی کہ کچھ الگ تصاویر صرف ان میگزین کو ہی جائیں گی۔ کام بڑھتا جا رہا تھا اور میں دو دن اور ایک رات سے ویسے ہی جاگ رہا تھا مگر کام تو کرنا تھا لہذہ دوسری رات بھی کالی ہوئی۔ شدید سردی میں رات بھر چھت پر بیٹھ کر تصویروں کی ایڈیٹنگ کر کے بھیجتا رہا اور دوسرے شہروں سے آئی ہنگاموں، احتجاج اور غائبانہ نماز جنازہ کی تصاویر بھی کلئیر کیں اور صبح سات بجے کام ختم ہوا۔

اگلے دن انتیس دسمبر کو نواز شریف بی بی شہید کی قبر پر آیا اور نوڈیرو بنگلے میں آصف زرداری اور بلاول بھٹو سے تعزیت کی۔ 30 دسمبر کو بی بی کا سوئم کا ختم دلایا گیا اور بعد ازاں پیپلز پارٹی کی سینٹرل کمیٹی کا اجلاس بی بی کی تصویر کے زیر صدارت ہوا جس میں بی بی شہید کی وصیت پڑھ کر سنائی گئی۔ ہم اکتیس دسمبر تک وہاں رکے اور بی بی شہید کی قبر پر اپنے اور رائٹرز کی طرف سے پھول چڑھائے اور فاتحہ خوانی کی اور وعدے کے مطابق پیٹرول پمپ والے قریشی صاحب کی طرف سے بھی پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی۔ اکتیس کی رات کو کراچی کیلئے واپس روانہ ہوئے۔ جام شورو سے جب ہم سپرھائی وے پر چڑھے تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ جو ٹرک اور بسیں جل رہی تھیں وہ اب بھی وہیں موجود تھیں ان کی باہر کی آگ تو بجھ گئی تھی مگر وہ اندر سے ابھی تک سلگ رہی تھیں۔ یہ ٹرک اور بسیں مجھے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی طرح لگیں جو بھٹو خاندان کی یکے بعد دیگرے اموات کے بعد بظاہر تو پرسکون نظر آتے ہیں مگر اندر ہی اندر سلگ رہے ہیں میں بھی شاید ان میں سے ایک ہوں۔

مسعود انور

وینزویلا کے صدر مادورو کا اغوا۔۔!!

امریکا میں اصل حکومت کس کی ہے؟

ٹرمپ کس کا مہرہ ہے؟

ٹرمپ کے دوسرے دور اقتدار کے شروع ہوتے ہی دنیا اتھل پتھل کا شکار ہے۔ یہ اندازہ تو سب کو تھا کہ ٹرمپ کا انداز جارحانہ ہے۔ تاہم ابتدائی اندازہ یہی تھا کہ اس کے اثرات امریکا تک ہی ہوں گے مگر جس طرح سے ٹرمپ نے پوری دنیا میں جارحانہ طرز عمل اختیار کیا ہے۔ دنیا بھر کے تجزیہ کاروں میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کا اندازہ اس کو تھا۔ جو کچھ ٹرمپ نے غزہ میں کیا، اسے یہ کہہ کر نظر انداز کیا جاسکتا ہے کہ یہودی لابی امریکا میں بہت مضبوط ہے۔ مگر ٹیرف وار کے نام پر جو کچھ ہوا، اس کے بعد دنیا میں جو معاشی سونامی آیا، امریکا خود بھی اس کا شکار ہوا۔ وینزویلا میں جس طرح سے وہاں کے وزیر اعظم مادورو کو اغوا کر کے نیویارک پہنچایا گیا، اس نے تو انتہا ہی کردی۔ دنیا بھر میں آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ آیئے اس سوال کا جواب بوجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب اس سوال کو جواب ہم تلاش کرلیں گے تو ہمیں پاکستان میں Gen Z کے اٹھائے جانے والے طوفان کو بھی سمجھنے میں آسانی ہوجائے گی۔

دنیا میں موجودہ طوفان کے کھرے ہمیں ٹرمپ کی انتخابی مہم سے اٹھانے پڑیں گے۔ سب سے پہلے تو ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے کہ اسپیس ایکس کا مالک ایلون مسک ٹرمپ کے ساتھ ساتھ ہے۔ یہ صرف ایلون مسک نہیں تھا بلکہ وہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا نمائندہ تھا۔ امریکا میں انتخاب لڑنا مالی طور پر ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کے لیے ہر سیاسی جماعت چندہ جمع کرنے اور لابی کرنے کے لیے مختلف کمیٹیاں بناتی ہے جنہیں Political Action Committees یا PAC کہا جاتا ہے۔ کہنے میں یہ PAC آزاد ہوتی ہیں اور سیاسی جماعت کا ان پر کنٹرول نہیں ہوتا۔ تو ٹرمپ کی چندہ جمع کرنے والی PAC کی قیادت ایلون مسک کررہا تھا اور بے دریغ پیسے خرچ کررہا تھا۔ جو فرد بھی امریکا کے انتخابات سے ذرا سی بھی دلچسپی رکھتا، وہ جانتا ہے کہ امریکی انتخابات میں swinging states کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ وہ ریاستیں ہیں جن کے ووٹ فیصلہ کن مانے جاتے ہیں۔ ان swinging states میں ووٹوں کی خریداری کے لیے ایلون مسک نے منڈی لگائی ہوئی تھی کہ جو بھی ریپبلکن کو ووٹ دے گا، اسے 34 ڈالر دیے جائیں گے۔ آخر میں یہ بولی سو ڈالر فی ووٹر تک پہنچ گئی تھی۔ یہ بالکل ویسی ہی صورتحال تھی جیسا کہ پاکستان میں اسمبلی میں وزیر اعظم کے انتخاب کے موقع پر دیکھی جاتی ہے۔ عرف عام میں اسے پاکستان میں ہارس ٹریڈنگ کہا جاتا ہے۔ جب امریکا میں اس پر آواز اٹھائی گئی کہ یہ تو دھاندلی کے مترادف ہے تو کہا گیا کہ یہ تو ایلون مسک کا ذاتی فعل ہے اور ریپلکن کا اس میں کوئی قصور نہیں۔

تو جناب جب ایلون مسک ڈالر لٹا رہے تھے تو یہ صرف ان کا پیسہ نہیں تھا بلکہ یہ PAC کا پیسہ تھا جس میں سارے ہی وہ لوگ شامل تھے جن کے کاروباری مفادات ہیں۔ ان میں آئل اینڈ گیس انڈسٹری سے تعلق رکھنے والے بھی شامل تھے، فارماسیوٹیکل انڈسٹری کے بھی اور دفاعی ساز و سامان بنانے والی انڈسٹری کے لوگ بھی تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ سب لوگ دل کھول کر ٹرمپ پر سرمایہ کاری کررہے تھے اور ہر صورت میں ٹرمپ کی فتح بھی چاہتے تھے تو یقیناً ان کے اپنے مقاصد بھی تھے۔

تو جناب ان سب کی سرمایہ کاری کامیاب ہوگئی اور ٹرمپ جیت گیا۔ ٹرمپ کے جیتتے ہی انہوں نے اپنی فرمائشی فہرست اس کے سامنے رکھ دی۔ ایک کاروباری فرد کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کا کوئی حریف نہ ہو اور کاروبار پر اس کی اجارہ داری ہو۔ یہیں سے ٹیرف وار کا آغاز ہوتا ہے۔ یاد کریں کہ ٹرمپ نے "سب سے پہلے امریکا" کے نعرے کے نام پر کیا کچھ اور کس طرح سے کیا۔

اسے ہم بھارت اور تھائی لینڈ کو ایک کیس اسٹڈی کے طور پر دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں۔ بھارت سے کی جانے والی فرمائشوں کی فہرست تو دیکھیں۔ ٹیسلا اور اسٹارلنک کی بھارتی مارکیٹ میں آمد کی فوری اجازت، روسی اسلحہ کے بجائے امریکی اسلحہ کی خریداری، روسی اور ایرانی تیل کی خریداری روک کر امریکی کمپنیوں سے عرب تیل کی خریداری، مونسینٹو سے GM seeds کی خریداری وغیرہ وغیرہ۔ مودی جی شروع میں تو ٹرمپ کی دوستی میں نہال تھے اور انہوں نے ٹیسلا اور اسٹارلنک کو فوری اجازت نامے جاری کردیے۔ پھر اسلحہ کی خریداری میں وہ کچھ ہاں اور کچھ ناں کر کے کنی کاٹ گئے۔ مگر چند چیزیں ایسی تھیں جن پر مودی جی کو بھی صاف انکار کرنا پڑا۔ ان میں روسی اور ایرانی تیل کی خریداری اور مونسینٹو کو جی ایم بیجوں کی فروخت کی اجازت شامل تھی۔ ان میں سب سے اہم مونسینٹو تھا۔ یہ کمپنی پہلے ہی بی ٹی کاٹن کے بیجوں کے ذریعے بھارت کی کپاس کے کاشتکاروں پر تباہی نازل کرچکی ہے اور اب دیگر زرعی فصلوں پر اس کی نگاہ ہے۔

اب ٹرمپ پر ان پر سرمایہ کاری کرنے والی افراد کا دباؤ بڑھنا شروع ہوا۔ جوں جوں دباؤ بڑھتا گیا، توں توں بھارت زیر عتاب آتا چلا گیا۔ اب بھارت کو دباؤ میں لانے کے لیے اس کے پڑوسی پاکستان اور بنگلا دیش ٹرمپ کے لاڈلے بنتے چلے گئے اور بھارت پر پابندیاں بڑھتی چلی گئیں۔

ایسا ہی کچھ تھائی لینڈ کے کیس میں ہوا۔ تھائی لینڈ میں گزشتہ اگست میں پیتونگترن شناوترا نے اقتدار سنبھالا۔ یہ تھائی لینڈ کی سب سے کم عمر اور دوسری خاتون وزیر اعظم تھیں۔ یہ ایک کاروباری خاتون تھیں۔ ان کے والد تھاکسن شناوترا 2001 سے 2006 تک اور ان کے چچا ینگ لک شناوترا 2011 سے کر 2014 تک تھائی لینڈ کے وزیر اعظم رہے۔

برسراقتدار آتے ہی نوجوان وزیراعظم پیتونگترن نے تھائی لینڈ کی ترقی کا اعادہ کیا۔ ان کے سامنے دبئی کا ماڈل تھا۔ تھائی لینڈ میں سیاحت پہلے ہی موجود ہے تاہم اب نئی وزیراعظم نے تھائی لینڈ کو تجارتی اور صنعتی حب بنانے کا منصوبہ پیش کیا۔ اس کے لیے انہوں نے دفاعی بجٹ کم کر کے یہی رقم انفرااسٹرکچر کی بہتری پر خرچ کرنے کا منصوبہ پیش کیا۔

تھائی لینڈ شروع سے ہی امریکی بلاک میں شامل رہا ہے جبکہ اس کا پڑوسی کمبوڈیا روسی بلاک میں شامل ہے۔ دیگر ممالک کی طرح ان میں بھی سرحدی تنازعات موجود ہیں۔ تھائی لینڈ نے دفاعی بجٹ کم کرنے کا اعلان کیا تھا مگر فوج میں کمی کا نہیں۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ اب وہ اسلحہ کی خریداری میں کٹوتی کردے گا۔ ظاہری بات ہے کہ ویت نام سارے کا سارا اسلحہ خریدتا ہی امریکا سے ہے۔ یہ بات امریکی کمپنیوں کو بہت بری لگی اورانہوں نے ٹرمپ سے تھائی لینڈ کو سبق سکھانے کا مطالبہ کردیا۔ ابھی تھائی وزیراعظم نے دفاعی بجٹ میں کٹوتی کا اعلان ہی کیا تھا کہ ان کے وزیر دفاع نے اعلان کیا کہ تھائی حکومت اپنی فوجی حیثیت کو مضبوط کرنے کے لیے جدید اسلحہ خریدے گی اوراس کے لیے دفاعی بجٹ میں اضافہ کرے گی۔ ظاہری بات ہے کہ تھائی وزیر دفاع کا یہ بیان ان کی وزیراعظم کے فیصلوں کے برعکس تھا۔ ابھی تھائی وزیراعظم اپنے وزیر دفاع کی گوشمالی کا سوچ ہی رہی تھیں کہ ان کی ایک آڈیو لیک ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ وائرل ہوگئی۔ اس آڈیو میں وہ کمبوڈیا کے وزیراعظم سے جنگ نہ کرنے کی بات کررہی ہیں اورانہیں انکل کہہ کر مخاطب کیا۔ اس آڈیو کا مطلب ایسے ہی تھا جیسے کوئی پاکستانی اور بھارتی وزیراعظم ایک دوسرے سے اس طرح کی بات کررہے ہوں۔ یہ آڈیو ریکارڈنگ انٹیلی جینس ایجنسیوں کا کمال تھا اوراسے وائرل کرنا امریکی ہائی ٹیک کمپنیوں فیس بک، انسٹاگرام، ایکس اور دیگر کے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ اب تھائی سیاست میں سرگرم دیگر کرداروں کو متحرک کردیا گیا اور یوں نئی وزیراعظم کے خلاف ایک ماحول بن گیا۔ فوری طور پر پیتونگترن شناوترا کو ان کے عہدے سے معطل کردیا گیا اور بعدازاں انہیں برطرف کردیا گیا۔ اس دوران تھائی کمبوڈیا کی سرحدی جھڑپیں بھی پراسرار طور پر شروع ہوگئیں اور یوں تھائی دفاعی بجٹ کم تو کیا ہوتا، اس میں روز اضافہ ہوتا ہی چلا گیا۔ مزید اسلحہ خریدنے کی آخری منظوری 23 دسمبر 2025 کو دی گئی۔

بھارت اور تھائی لینڈ کے مذکورہ بالا دونوں کیس اسٹڈی سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ٹرمپ بھی ایک کٹھ پتلی ہے۔ اسے دنیا کے منظرنامے پر رہنے کا شوق ہے۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو ہرکولیس سمجھ رہا ہے۔ اس کی ڈوریاں پیچھے سے امریکی کمپنیاں ہلا رہی ہیں۔ جیسے ہی ٹرمپ ادھرادھر ہونے کی کوشش کرتا ہے، اپسٹین فائلز کا غوغا شروع ہوجاتا ہے اور وہ پھر سے دبک جاتا ہے۔

وینزویلا پر حملہ کیوں ہوا؟

سہیل آرائیں

وینزویلا ایسا ملک تھا جسے قدرت نے دل کھول کر نوازا تھا۔
زمین کے نیچے 300 ارب بیرل تیل، زمین کے اوپر پھیلا ہوا وسیع رقبہ، سمندر سے جڑی ہوئی طویل ساحلی پٹی اور خشکی کے راستے برازیل، گیانا اور کولمبیا جیسے اہم ہمسائے۔
وینزویلا پاکستان سے بھی کافی بڑا ملک ہے۔
نقشے پر دیکھا جائے تو لگتا تھا کہ یہ ملک نہیں، قدرت کا شاہکار ہے۔
دنیا اسے جانتی تھی:
"یہ وہ ملک ہے جس کے پاس سب سے زیادہ تیل ہے۔"
لیکن دنیا یہ نہیں جانتی تھی کہ
اس ملک کی اصل کمزوری زمین کے نیچے نہیں، زمین کے اوپر ہے۔
سالوں سے یہ ملک طاقت کے ایک بڑے مرکز سے زبانی محاذ آرائی میں مصروف تھا۔ بیانات، دھمکیاں، تقریریں......سب کچھ تھا۔
مگر پس پردہ ایک چیز خاموشی سے کمزور ہوتی جا رہی تھی:
دفاع۔
پھر ایک دن سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی تاریخ نے کروٹ لی۔
فضا میں شور تھا، ریڈار خاموش تھے، کمانڈ سینٹر اندھیرے میں ڈوب چکے تھے۔
چند ہی گھنٹوں میں:
فضائی دفاع مفلوج
اہم تنصیبات راکھ
اور اقتدار کے ایوان خالی
کہتے ہیں کہ صدر اور ان کی اہلیہ کو ان کے بیڈروم سے اٹھالیا گیا،
اور ایک ایسا ملک جو خود کو ناقابلِ شکست سمجھتا تھا،
چند گھنٹوں میں عبرت کی مثال بن گیا۔
تب دنیا نے ایک تلخ سچ دیکھا:
تیل کے کنویں ٹینک نہیں ہوتے
سڑکیں میزائل نہیں بنتیں
اونچی عمارتیں دفاعی ڈھال نہیں ہوتیں
اگر دفاع ناقابلِ تسخیر نہ ہو
تو:
ترقی بے معنی
معیشت عارضی
وسائل بے جان
اور خودمختاری ایک فریب ہوتی ہے
ایسا ملک کسی مسئلے پر اسٹینڈ نہیں لے سکتا
کیونکہ دشمن جانتا ہے
ایک بٹن دبے گا
اور سب کچھ صفر ہوجائے گا۔
اسی لیے یہ واقعہ صرف ایک ملک کی کہانی نہیں تھا،
یہ دنیا کے ہر ملک کے لیے ایک پیغام تھا۔
اور پھر نظر پاکستان کی طرف جاتی ہے۔
نہ سب سے زیادہ تیل،
نہ سب سے بڑی معیشت،
نہ جدید ترین سہولیات کی بھرمار
مگر ایک چیز ہے جو سب سے مضبوط ہے:
دفاع۔
اسی اعتماد کے ساتھ ہمارے سپہ سالار نے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا:
"ہم کو لگا کہ ہم ڈوب رہے ہیں
تو آدھی دنیا کو ساتھ لے کر ڈوبیں گے۔"
یہ جملہ صرف الفاظ نہیں تھا،
یہ اعلان تھا کہ
یہ ملک آسان شکار نہیں۔
اللہ کا شکر ہے
کہ پاکستان کے پاس وہ چیز ہے
جو قوموں کو زندہ رکھتی ہے:
ناقابلِ تسخیر دفاع۔
اور تاریخ گواہ ہے:
جس قوم کا دفاع مضبوط ہو
وہی قوم اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرتی ہے
پاک فوج زندہ باد □□ پاکستان ہمیشہ زندہ باد

برنس روڈ کا قبضہ مافیا: قانون خاموش، شہری پریشان

ہوٹلوں نے سڑکیں اور فٹ پاتھیں اپنے قبضے میں لے لیں، پیدل چلنا بھی دشوار

انتظامیہ اور پولیس کی مجرمانہ خاموشی، رہائشیوں میں غصہ اور مایوسی عروج پر

رپورٹ: سہیل آرائیں

کراچی، پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور اقتصادی مرکز، اپنی گنجان آبادی، تاریخی اہمیت اور تجارتی سرگرمیوں کی وجہ سے ہمیشہ خبروں میں رہتا ہے۔ مگر گزشتہ کچھ برسوں سے شہر میں تجاوزات کا مسئلہ روز بروز سنگین ہوتا جا رہا ہے، جس نے نہ صرف شہری زندگی کو مشکل بنایا ہے بلکہ قانون کی حکمرانی کو بھی کمزور کر دیا ہے۔ ضلع ساؤتھ میں انتظامیہ کی جانب سے حالیہ دنوں میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کی گئی، جس کے تحت پاکستان چوک، اکبر روڈ موٹر سائیکل مارکیٹ اور صدر ایمپریس مارکیٹ کی درجنوں دکانیں سیل کر دی گئیں۔ یہ کارروائیاں ایک جانب خوش آئند ہیں کیونکہ ان سے شہر میں

ماہنامہ کرائم بیورو کے بیورو چیف چنیوٹ چوہدری مستقیم سابق وزیراعظم راجہ پرویز اشرف کو کرائم بیورو کا شمارہ پیش کر رہے ہیں

قانون نافذ کرنے کی کوشش ظاہر ہوتی ہے، لیکن دوسری جانب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر قانون سب کے لیے برابر ہے تو برنس روڈ پر یہ کارروائیاں کیوں نہیں کی جا رہیں؟

برنس روڈ ایک تاریخی اور رہائشی اہمیت رکھنے والا علاقہ ہے۔ اس کی سڑکیں کبھی شہری سکون، تجارتی سرگرمیوں اور روزمرہ زندگی کے لیے سہولت کا ذریعہ تھیں۔ مگر آج یہ سڑکیں اور گلیاں ہوٹل مافیا کے قبضے میں ہیں۔ علاقہ مکینوں نے میڈیا کو بتایا کہ ہوٹلوں اور چائے خانوں نے نہ صرف سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر میزیں، کرسیاں اور دیگر سامان رکھ کر عبور کر لیا ہے بلکہ پیدل چلنا بھی مشکل بنا دیا ہے۔ خواتین اور بچوں کے لیے رات کے وقت گھروں سے نکلنا اب خطرناک بن چکا ہے، اور رہائشیوں کی روزمرہ زندگی شدید متاثر ہو رہی ہے۔

اس صورتحال کو مزید پیچیدہ بنانے والی بات یہ ہے کہ سندھ ہائیکورٹ نے برنس روڈ پر تجاوزات کے خاتمے کے واضح احکامات جاری کیے ہیں، لیکن کمشنر کراچی، اسسٹنٹ کمشنر، پولیس اور دیگر بلدیاتی ادارے اب تک کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر پائے۔ پورے شہر میں جہاں سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر کرسی اور میز رکھنے والے چھوٹے ہوٹلوں اور چائے خانوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے، وہیں برنس روڈ پر انتظامیہ کی مکمل خاموشی قابل تشویش ہے۔ اس خاموشی کو مکین مجرمانہ غفلت قرار دے رہے ہیں کیونکہ اس سے قانون کی حکمرانی پر سوال اٹھتا ہے۔

مزید تشویش کی بات یہ ہے کہ علاقہ پولیس مبینہ طور پر ہوٹل مافیا کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اس کی وجہ سے ہوٹل مالکان بے خوف ہو کر سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر قبضہ کر چکے ہیں، اور مکینوں کے ساتھ جھگڑے معمول بن گئے ہیں۔ یہ جھگڑے کسی بھی وقت بڑے تصادم کی شکل اختیار کر سکتے ہیں، جس سے نہ صرف انسانی جانوں کو خطرہ ہے بلکہ معاشرتی امن بھی متاثر ہو سکتا ہے۔

رہائشیوں کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے عدم توجہ نے انہیں مایوس کر دیا ہے۔ کمشنر کراچی اور ڈپٹی کمشنر ساؤتھ سے ان کی پرزور اپیل ہے کہ وہ صورتحال کی سنگینی کو سمجھیں اور برنس روڈ سے تجاوزات کا خاتمہ کرائیں۔ یہ مطالبہ محض اپنے مفاد یا مخالفت پر مبنی نہیں، بلکہ ایک بنیادی انسانی حق کی پاسداری ہے: محفوظ اور باعزت زندگی گزارنے کا حق۔

کراچی کی تاریخ گواہ ہے کہ جب قانون کمزور اور مافیا مضبوط ہوئی، شہر نے بھاری قیمت چکائی۔ تجاوزات، قبضہ مافیا اور انتظامیہ کی خاموشی کے نتیجے میں شہری زندگی اجیرن بن جاتی ہے، اور کبھی کبھار یہ صورتحال بڑے سانحات میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ برنس روڈ کی صورتحال اسی کا ثبوت ہے۔ اگر انتظامیہ بروقت کارروائی کرے، قانون نافذ کرے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرے، تو شہر میں امن قائم رکھا جا سکتا ہے۔ ورنہ یہ خاموشی، اس خاموش غصے کی وجہ سے، مستقبل میں کسی بڑے بحران یا تصادم کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ برنس روڈ کا معاملہ صرف ایک سڑک یا علاقے کی تجاوزات کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ قانون کی حکمرانی، شہری حقوق اور انتظامیہ کی ذمہ داریوں کا ایک واضح امتحان ہے۔ اگر کراچی اپنی تاریخی اہمیت، تجارتی سرگرمیوں اور شہری زندگی کے معیار کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اب وقت ہے کہ قانون کو بلا امتیاز نافذ کیا جائے اور ہر شہری کو اپنا حق ملے۔

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

نوازشریف

کیا تین مرتبہ کے وزیر اعظم پاکستان کی سیاست میں غیر متعلق ہو رہے ہیں؟

پاکستان میں رواں برس کے اختتام پر موجودہ حکومت اپنے دور کے دوسال مکمل کرنے کے قریب ہے۔ ان دو برسوں میں حکومت نے ملک میں سیاسی اور معاشی استحکام لانے کی طرف قدم بڑھائے ہیں۔ اس حکومت کی قیادت پاکستان کے سابق وزیر اعظم نوازشریف کی جماعت کر رہی ہے۔

تین مرتبہ ملک کے وزیر اعظم رہنے والے نوازشریف قومی اسمبلی کے ممبر ہیں جبکہ ان کے بھائی شہباز شریف موجودہ حکومت کے وزیر اعظم ہیں۔ گذشتہ عام انتخابات کے بعد نوازشریف منتخب ہونے کے باوجود چوتھی مرتبہ ملک کے وزیر اعظم نہیں بنے تھے۔

ان کی جماعت ن لیگ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ 'چونکہ ان کی جماعت دو تہائی اکثریت حاصل نہیں کر پائی تھی، اگر کر لیتی تو نوازشریف وزیر اعظم بنتے۔' وہ جماعت کے 'قائد' رہے اور اب صدر ہیں اور ساتھ ہی پارلیمان کا حصہ ہیں تاہم سیاسی منظرنامے پر زیادہ متحرک نظر نہیں آتے۔

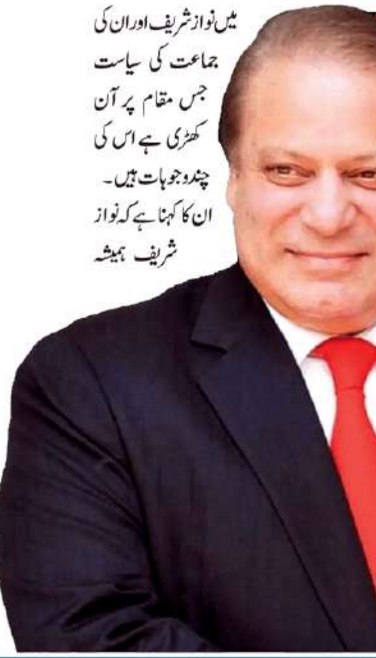

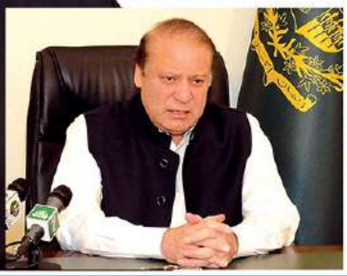

سال 2025 کے اختتام پر ایک نظر ڈالتے ہیں کہ رواں برس جب نوازشریف کی اپنی جماعت اور ان کے بھائی شہباز شریف کی حکومت پاکستان میں سیاسی اور معاشی مسائل سے نکالنے کے لیے اہم فیصلے کر رہی تھی تو جماعت کے قائد کے طور پر نوازشریف ان میں نظر کیوں نہیں آئے۔

ن لیگ کے رہنماؤں کا موقف ہے کہ وفاق کی سطح پر اور صوبہ پنجاب میں جہاں ان کی جماعت کی حکومتیں ہیں وہاں 'ہر بڑے حکومتی فیصلے کے پیچھے نوازشریف کی رائے اور رہنمائی شامل ہوتی ہے۔'

تاہم خاص طور پر ریاستی معاملات میں نوازشریف کی اپنی زبانی یہ رائے بہت کم مواقع پر ظاہر ہوتی نظر آئی ہے۔

سابق وزیر اعظم نوازشریف کے بعض سابق سیاسی رفقا دوسری جانب یہ سمجھتے ہیں کہ 'نوازشریف کے رواں برس سمیت گذشتہ چند ماہ کے دوران قومی سطح پر سیاست میں کردار سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ سیاسی طور پر غیر متعلق ہوتے جا رہے ہیں۔'

یہ تاثر حقیقت کے کتنا قریب یا دور ہے اس حوالے سے بی بی سی نے سابق وزیر اعظم نوازشریف کے سابق اور حالیہ سیاسی رفقا اور تجزیہ کاروں سے بات کی۔ اس پر جانے سے پہلے ایک نظر ڈالتے ہیں کہ نوازشریف سال 2025 میں قومی سطح پر سیاسی طور پر کتنے متحرک رہے۔

سنہ 2025 نے نوازشریف کو سیاسی معاملات میں کتنا سرگرم دیکھا؟

ان کی جماعت کی حکومت بننے سے لے اب تک گزشتہ چند ماہ کے دوران سابق وزیر اعظم نوازشریف کی زیادہ تر سیاسی مصروفیات صوبہ پنجاب تک محدود نظر آئیں جہاں ان کی صاحبزادی مریم نواز وزیر اعلی ہیں۔ پنجاب کے اندر صوبائی معاملات میں نوازشریف کئی مرتبہ کابینہ سمیت کچھ میٹنگز کا حصہ بنے، کہیں انھیں کرسی صدارت پر براجمان دیکھا گیا اور کہیں وہ اپنی صاحبزادی کے ہمراہ شریک صدارت کرتے ہوئے دکھائی دیے۔

سنہ 2025 میں نوازشریف صوبہ پنجاب کے بجٹ سے پہلے اس کی مشاورتی میٹنگ میں شریک ہوئے جہاں انھیں صوبے کے میگا ڈویلپمنٹ پراجیکٹس بارے بریفنگ بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ مئی میں لاہور میں اپنی رہائش گاہ جاتی امرا میں ان کی وزیر اعلی پنجاب مریم نواز، ڈپٹی پرائم منسٹر اسحاق ڈار اور وزیر اعظم شہباز شریف سے ملاقات ہوئی۔

اس میں انھیں انڈیا اور پاکستان کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے بارے بریفنگ دی گئی۔ اسی طرح اسی نوعیت کی ایک اور میٹنگ میں انھیں پاکستان کی طرف سے انڈیا کے خلاف آپریشن کے بارے بریفنگ دی گئی۔

اسی طرح حال ہی میں لاہور میں نوازشریف نے پارٹی قیادت اور رہنماؤں سے ملاقاتیں اور خطاب بھی کیا۔ ان اجلاسوں میں 'ملکی سیاسی صورتحال' پر بات چیت ہوئی۔

تاہم قومی سطح پر حال ہی میں حکومت نے 27 ویں ترمیم منظور کی جس کا حزب اختلاف نے بائیکاٹ کیا تو اس سے قبل یا اس کے بعد نوازشریف کی طرف سے اس کے حوالے سے کوئی بیان سامنے نہیں آیا۔ وہ ایک ممبر کی حیثیت سے قومی اسمبلی میں ووٹ دینے کے لیے ضرور آئے۔

اس سے قبل بھی مئی میں انڈیا پاکستان کے درمیان کشیدگی اور پھر مختصر جنگ کے موقع پر بھی ان کی طرف سے براہ راست کوئی بیان سامنے نہیں آیا تاہم ان کی جماعت کے رہنماوں کی جانب سے یہ بتایا گیا کہ 'انڈیا کے خلاف آپریشن میں نوازشریف مسلسل رہنمائی دیتے رہے۔'

نوازشریف زیادہ تر لاہور کی حد تک محدود رہے اور اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں بھی زیادہ باقاعدگی کے ساتھ نظر نہیں آئے۔

نوازشریف نے خود اپنے آپ کو غیر متعلق کیا ہے

نوازشریف کے سابق قریبی ساتھی سابق سینیٹر آصف کرمانی اب ان کے ساتھ نہیں ہیں اور ان کی جماعت کو چھوڑ چکے ہیں وہ 18 برس تک نوازشریف کے بہت قریب رہے۔ وہ پہلے ان کے پولیٹکل سیکریٹری اور پھر وزارت عظمی کے دور میں نوازشریف کے سیاسی امور کے سپیشل اسسٹنٹ رہے۔

بی بی سی سے بات کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ 'میں سمجھتا ہوں نوازشریف صاحب نے خود اپنے آپ کو غیر متعلق کیا ہے۔' آصف کرمانی کے خیال میں نوازشریف اور ان کی جماعت کی سیاست جس مقام پر آن کھڑی ہے اس کی چند وجوہات ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ نوازشریف ہمیشہ دو تہائی اکثریت یا اکثریت کے ساتھ حکومتیں بناتے رہے، چاروں صوبوں میں بھی حتیٰ کہ گلگت بلتستان میں بھی۔ سنہ 2018 میں بھی جب انھوں نے 'ووٹ کو عزت دو' کا نعرہ لگایا تو عوام میں ان کی مقبولیت بہت زیادہ تھی۔

'لیکن لندن جا کر جب ان کو ووٹ کو عزت دو کے نعرے سے ان کی پارٹی کے چند لوگوں نے دستبردار کروا دیا تو ان کی مقبولیت اور ریلیوینس میں کمی آئی۔'

وہ سمجھتے ہیں کہ جب نوازشریف نے لندن میں چار سال کا عرصہ قیام کر لیا تو ان کا رابطہ اپنے پارٹی ورکر سے اور حلقوں کے کارکنوں سے کٹ گیا۔ ان کے خیال تیسرا پی ڈی ایم کی حکومت لے لینے کا بھی انھیں نقصان ہوا۔

'میرے علم میں ہے، میرا ان سے ذاتی طور پر رابطہ رہتا تھا۔۔۔عدم اعتماد کے ووٹ تک تو ٹھیک تھا لیکن اس کے بعد ان کی خواہش تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ جلد از جلد الیکشن کروا دیے جائیں۔' لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ اور دوسرا نوازشریف پی ڈی ایم کی حکومت لینے کے خلاف تھے۔

آصف کرمانی کہتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو پی ڈی ایم کی حکومت کے دوران 'ناقص کارکردگی تھی' اس کا ملبہ بھی آ کر نوازشریف اور ان کی جماعت پر گرا۔ 'اس کا نتیجہ پھر آپ نے 8 فروری 2024 کے الیکشن میں دیکھ لیا۔'

سابق سینیٹر آصف کرمانی کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ دو ایسے صدمات تھے جن کی وجہ سے 'نوازشریف ذاتی طور پر بھی دل چھوڑ بیٹھے۔ ان میں ان کی والدہ اور ان کی اہلیہ کا دنیا سے چلے جانا تھا۔ وہ ان سے مشاورت بھی کرتے تھے اور ان کے ہمیشہ مشورے میاں صاحب کے شامل حال ہوتے تھے۔'

’ورنہ پرائم منسٹر کے کینڈیڈیٹ تو وہی تھے‘

سابق وزیراعظم نواز شریف کے ایک اور سابقہ قریبی ساتھی اور سابق گورنر پنجاب اور سابق سینیٹر سردار ذوالفقار کھوسہ نے بھی بی بی سی کے ساتھ بات کرتے ہوئے سابق سینیٹر آصف کرمانی کے خیالات کی حمایت کی۔

وہ کہتے ہیں کہ ’ان کی اپنی پوزیشن اگر آپ دیکھ لیں وہی ثابت کرتی ہے کہ وہ اب پارٹی میں غیر موثر ہو گئے ہیں۔ بس ان کا نام تو استعمال ہوتا ہے لیکن کوئی فیکچوئل ان کی پوزیشن اب نہیں ہے۔‘

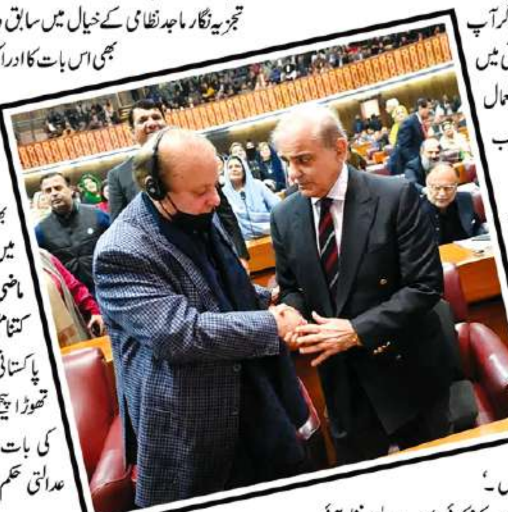

نو مرتبہ صوبائی اسمبلی کا حصہ رہنے والے سردار ذوالفقار کھوسہ کہتے ہیں کہ ’جو پالیساں بن رہی ہیں وہ شہباز شریف بنا رہے ہیں، اگر امریکہ جا رہے ہیں تو نواز شریف سے مشاورت نہیں ہو رہی، وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ وہ خود ثابت کر رہے ہیں کہ وہ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔‘

اس کی وجہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نواز شریف کو ’کوئی رکاوٹ ایسی نظر آئی ہے‘ جس کی وجہ سے انھوں نے اب اپنے بھائی شہباز شریف کے لیے جگہ چھوڑ دی ہے‘ ورنہ پرائم منسٹر کے کینڈیڈیٹ تو وہ تھے۔‘

سردار ذوالفقار کھوسہ کہتے ہیں کہ اب جو آپ دیکھ رہے ہیں اس سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ نواز شریف کو اب یہ احساس ہو چکا ہے کہ شہباز شریف اب فرنٹ پر انکو ریپلیس کر چکے ہیں۔ ’اگر اب نواز شریف وزیراعظم نہیں بنے تو آگے کب بنیں گے۔‘

’کہا جا سکتا ہے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ غیر متعلق ہوتے جا رہے ہیں‘

صحافی اور تجزیہ نگار ماجد نظامی سمجھتے ہیں کہ سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کی حیثیت ایک خاندانی بزرگ کی سی ہے۔ مسلم لیگ کے تنظیمی معاملات میں ان کا اثر و رسوخ برقرار ہے۔ اسی طرح حکومتی سطح پر کابینہ کے فیصلوں میں یا پارٹی کے فیصلوں وہ ابھی بھی طاقت رکھتے ہیں۔

’لیکن اس کے ساتھ ساتھ ریاستی امور میں ان کا عمل دخل نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہائبرڈ سسٹم کے اندر قابل قبول نہیں ہیں۔‘

ماجد نظامی سمجھتے ہیں کہ سنہ 2022 کی پی ڈی ایم کی جو حکومت تھی اس میں ریاست یا اسٹیبلشمنٹ نے یہ محسوس کیا کہ وہ شہباز شریف کے ساتھ زیادہ مطمئن ہے۔ اس لیے میاں نواز شریف کی ماضی کی تلخیوں کو دور کرنے کی زیادہ کوشش نہیں کی گئی۔

’بس انھیں مقدمات میں آسانی دی گئی۔ اور اسی لیے موجودہ سیٹ اپ میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس لیے یہ با آسانی کہا جا سکتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ غیر متعلق ہوتے جا رہے ہیں۔‘

تجزیہ نگار ماجد نظامی کہتے ہیں کہ ایک تو ان کے خیالات ریاست کے لیے قابل قبول نہیں ہیں اور دوسرا گھر کے اندر سے ان کو مزاحمت کا سامنا ہے۔ دو بڑے پلیئرز میدان میں آ چکے ہیں۔ ان کی صاحبزادی مریم نواز وزیراعلی پنجاب ہیں اور ان کے بھائی شہباز شریف وزیراعظم ہیں۔

’تو ان دونوں کی موجودگی میں سسٹم میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں بنائی جا سکتی۔‘

ساتھ ہی ماجد نظامی یہ بھی سمجھتے ہیں کہ نواز شریف کی ہر دور میں اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ کڑواہٹ یا تلخی رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب جب کہ ایک ہائبرڈ سسٹم میں اسٹیبلشمنٹ کا کردار ایک قدم آگے چلا گیا ہے تو نواز شریف کی موجودگی اسٹیبلشمنٹ کے لیے زیادہ سود مند ثابت نہیں ہو سکتی۔

’اور اس نقطے کو مسلم لیگ ن اور میاں نواز شریف کی فیملی بخوبی سمجھ چکی ہے۔ اسی لیے متبادل انتظام کے طور پر شہباز شریف اور مریم نواز کو آگے لایا گیا ہے تاکہ اقتدار مسلم لیگ ن کے پاس رہے لیکن اس میں نواز شریف کا کردار نہ ہو۔‘

تجزیہ نگار ماجد نظامی کے خیال میں سابق وزیراعظم نواز شریف کو خود بھی اس بات کا ادراک ہے کہ ایک تو وہ ریاستی امور میں زیادہ با اختیار نہیں اور دوسرا وہ ایسا کوئی کام کر کے اپنے بھائی اور اپنی بیٹی کو مشکل میں بھی نہیں ڈالنا چاہتے۔

ماضی قریب میں نواز شریف کتنا متحرک رہے؟

پاکستانی ریاست کی زندگی میں تھوڑا پیچھے جائیں تو سنہ 2017 کی بات ہے جب نواز شریف کو عدالتی حکم کے نتیجے میں تیسرے مرتبہ وزارت اعلی سے مستعفی ہونا پڑا۔ اس کے بعد نواز شریف نے کھلے عام مزاحمتی روش اختیار کی۔

یہی وہ دور تھا جس میں وہ وفاق میں اپنی جماعت کی حکومت ہوتے ہوئے عوام میں گئے اور انھوں نے ’مجھے کیوں نکالا؟‘ کا سوال پوچھا اور ’ووٹ کو عزت دو‘ کا بیانیہ پیش کیا۔ اس وقت کسی کا نام لیے بغیر ان کا یہ بیانیہ بظاہر پاکستان کی طاقتور ملٹری اسٹیبلشمنٹ کے خلاف تھا۔

تین برس بعد سنہ 2020 میں پنجاب کے شہر گوجرانوالہ میں منعقدہ پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کے ایک جلسے کے دوران نواز شریف نے لندن سے ویڈیو لنک پر خطاب کرتے ہوئے نام لے کر پاکستان کے اس وقت کے آرمی چیف اور سیکورٹی ایجنسی آئی ایس آئی کے سربراہ کو ان کی وزارت عظمی چھیننے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

اس تمام عرصے کے دوران نواز شریف کے خلاف کرپشن کے مقدمات بنے، انھیں انتخابات میں حصہ لینے کے لیے نااہل قرار دیا گیا، ان کی اہلیہ کلثوم نواز کو کینسر کے علاج کے لیے ملک سے باہر جانا پڑا۔

وہ جب زیادہ علیل ہوئیں تو نواز شریف کو ان کی عیادت کے لیے جانے کی اجازت ملی، واپس پاکستان میں انھیں اور ان کی صاحبزادی مریم نواز کو ایک عدالت نے سزا سنائی۔ نواز شریف اور مریم نواز جیل کا سامنا کرنے واپس آئے اور لاہور میں اترتے ہی گرفتار ہوئے۔

اس کے بعد کے دنوں میں انھوں نے جیل کاٹی، ان کی اہلیہ کی وفات ہوئی تو وہ جنازے میں شرکت کے لیے پیرول پر رہا ہوئے۔ جیل ہی کے دوران ان کی طبیعت بگڑی تو سنہ 2019 آخر میں انھیں ایئر ایمبولینس کے ذریعے علاج کے لیے لندن منتقل کیا گیا۔

وہاں طبیعت سنبھلنے کے بعد بھی نواز شریف دوبارہ واپس پاکستان نہیں آئے تاہم وہ لندن سے بھی اپنی مزاحمتی روش پر قائم رہے۔ وہ مسلسل پی ڈی ایم کے جلسوں اور میٹنگز میں جہاں ویڈیو لنک پر شریک ہوئے انھوں نے اس وقت کی ملٹری قیادت کو اپنی وزارت عظمی گرانے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

لیکن سنہ 2022 میں پی ڈی ایم کے ہاتھوں عدم اعتماد کے ووٹ کے نتیجے میں سابق وزیراعظم عمران خان کی حکومت جانے اور نواز شریف کے بھائی شہباز شریف کی سربراہی میں پی ڈی ایم کی حکومت بننے کے بعد صورتحال بدل گئی۔

نواز شریف کے مزاہمتی بیانیے کی شدت بتدریج کم ہوتے ہوئے منظرنامے سے غائب ہو گئی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی جگہ نواز شریف کی طرف سے زیادہ تر خاموشی نے لے لی۔ ان کی یہی ’خاموش‘ موجودگی اس وقت سے لے کر پاکستان واپس آنے، انتخابات میں حصہ لینے، اسمبلی میں پہنچنے سے لے کر اب تک قائم ہے۔

’مسلم لیگ ن کے حتمی لیڈر نواز شریف ہی ہیں‘

سابق وزیراعظم نواز شریف کے ایک اور قریبی ساتھی اور مسلم لیگ ن کے نائب صدر سابق سینیٹر پرویز رشید تاہم ان خیال سے متفق نہیں ہیں۔

پرویز رشید جو خود نواز شریف کے دور وزارت عظمی میں انفارمیشن منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور وزیر قانون بھی، وہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ ن کے حتمی لیڈر نواز شریف ہی ہیں۔

بی بی سی سے بات کرتے ہوئے پرویز رشید کہتے ہیں کہ پاکستان مسلم لیگ ن کے اندر حتمی لیڈر نواز شریف ہی ہیں۔ وزیراعظم بھی ان ہی سے ایڈوائس لیتے ہیں۔

’وفاق میں اور پنجاب میں جہاں مسلم لیگ ن کی حکومت ہے وہاں وزیراعظم شہباز شریف اور وزیراعلی مریم نواز دونوں نواز شریف کو بریف کرتے ہیں اور ایڈوائس بھی لیتے ہیں۔ اس کے مطابق گورنمنٹ اپنا رول طے کرتی ہے۔‘

ن لیگ کے نائب صدر پرویز رشید کہتے ہیں کہ حکومت نے اکنامک ریفارمز نواز شریف ہی کی ہدایت پر کیے ہیں۔

’آپ پی آئی اے کی نجکاری ہی کو دیکھ لیں۔ نواز شریف ہمیشہ سے اس کے حامی تھے اور چاہتے تھے کہ ایسا ہو جائے۔ اس وقت بعض وجوہات کی بنا پر ایسا نہیں ہو سکا لیکن اب کامیاب نجکاری کا عمل ان ہی کی پالیسی کے مطابق ہوا ہے۔‘

اس سوال کے جواب میں کہ کیا نواز شریف اب کبھی دوبارہ وزیراعظم بن سکتے ہیں سابق سینیٹر پرویز رشید کا کہنا تھا کہ ابھی گزشتہ عام انتخابات کو محض دو برس ہوئے ہیں، اس حکومت کے تین سال باقی ہیں۔ ’ایسے وقت میں یہ سوال ہی غیر موزوں اور ناقص ہے۔‘

وہ اس تاثر کی بھی نفی کرتے ہیں کہ نواز شریف کے ملٹری اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ تعلقات اچھے نہ ہونا بھی ان کے غیر متعلق ہونے کی ایک وجہ ہو سکتی ہے، ن لیگ کے نائب صدر پرویز رشید کا کہنا تھا کہ ’یہ سیاسی مخالفین کی رائے تو ہو سکتی ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔‘

انویسٹی گیشن کی ایک پہچان
ڈی آئی جی شوکت کھٹیان

قابل، محنتی افسر لیکن درویش صفت انسان
جنہوں نے تفتیش کا حلیہ ہی بدل کر رکھ دیا

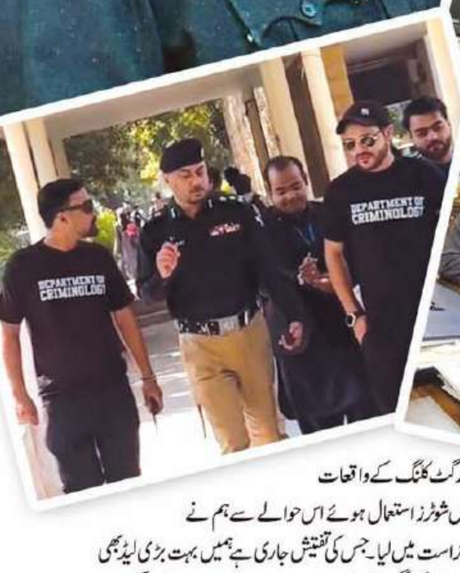

تحریر۔انعام شاہ

چند روز قبل کراچی پولیس آفس جانے کا اتفاق ہوا جہاں ایسے ڈی آئی جی رینک کے آفیسر سے ملاقات ہوئی جس نے اپنے کام سے صوبہ سندھ میں اپنا لوہا منوایا۔ ڈی آئی جی انویسٹی گیشن شوکت کھٹیان قابل اور محنتی افسر ہونے کے ساتھ درویش صفت انسان ہیں۔ کسی طرح کا بھی کوئی انٹرویو وغیرہ کا پروگرام نہیں تھا کہ انہیں بتایا ہوتا کہ ماہنامہ کرائم بیورو آپ کا انٹرویو کرنے والا ہے۔

ان کے دفتر میں بیٹھے تھے کہ چائے اور بسکٹ آ گئے اور وہیں انہوں نے اپنے دھیمے انداز میں گفتگو کا سلسلہ شروع کیا کہ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا جس پر انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھ کر آ رہا ہوں اور سب چھوڑ چھاڑ کر نماز ادا کرنے چلے گئے۔ نماز کے بعد گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو کہنے لگے کہ نماز کا فائدہ سمجھ کر پڑھنے میں ہے مثال دی کہ اگر میں آپ سے فرنچ زبان میں بات چیت شروع کر دوں تو آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ ہم نے کہا کہ آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں، موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے سوچا کہ کچھ پروفیشنل بات چیت بھی ہو جائے ''چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے'' کے مصداق ڈی آئی جی انویسٹی گیشن شوکت کھٹیان سے ان کی پہلی پوسٹنگ کا پوچھا جس پر انہوں نے بتایا کہ میری پہلی پوسٹنگ 1990 میں بطور ASI ہوئی اور 1995 میں والد کی شہادت کے بعد مجھے ڈی ایس پی کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔

شہداد پور سے ٹریننگ کرنے کے بعد نواب شاہ میں پوسٹنگ ملی مختلف

شہروں میں فرائض کی ادائیگی کے بعد بطور ایس پی میری تعیناتی اینٹی کار لفٹنگ سیل کراچی میں ہوئی بطور ایس ایس پی شکار پور، جیکب آباد، ایس ایس پی ویسٹ، ایس ایس پی ٹریفک، ایس ایس پی ریلوے اور موٹروے میں بھی خدمات انجام دیتے رہے اور 2025 میں بطور ڈی آئی جی انویسٹی گیشن چارج سنبھالا۔

شوکت کھٹیان نے مزید بتایا کہ بطور ڈی آئی جی انویسٹی گیشن میرے ماتحت 3 ادارے ہیں جن میں کرائم سین یونٹ سب سے اہم ہے جس کا کام کسی بھی ناگہانی صورتحال میں فوری رسپانس کرنا ہوتا ہے اور جائے وقوعہ پر پہنچ کر ثبوت وشواہد اکٹھا کرنے کے بعد متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوانا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ کرائم سین یونٹ کراچی کے تمام تھانوں میں موجود ہیں جن کی باقاعدہ نگرانی بھی کی جاتی ہے اس کے ساتھ ہمارے پاس گارڈن میں اسکول آف انویسٹی گیشن موجود ہے جہاں افسران و جوانوں کو مختلف کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔

انہوں نے تفتیش کی پیچیدگی کے بارے میں بتایا کہ ہمارا تعلق مدعی کے ساتھ جتنا اچھا ہوگا تفتیش اتنی ہی درست ہوگی اس کے لیے ہمارے دفاتر کے دروازے کھلے ہیں۔ عوام کی عموماً شکایت ہوتی ہے کہ تفتیشی افسر تفتیش ٹھیک نہیں کر رہا ہے یا ملزمان سے پیسے لئے ہیں۔ اس کے لیے ہم نے باقاعدہ چیک اینڈ بیلنس کا نظام رکھا ہوا ہے جس میں اچھا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور غلط کام کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے جب تفتیشی افسر کو یہ خوف ہوگا کہ مدعی سینئر افسران تک پہنچ کر شکایت کر سکتا ہے تو اس سے بہتری آئی ہے ہمارے آئی جی سندھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت صلاحیت بخشی ہے ہمارے دلوں میں ان کے لیے بہت عزت ہے، پولیس کے لیے انہوں نے بہت اچھے اور قابل تعریف کام کئے ہیں وہ اپنے جونیئر کی رہنمائی اور تعاون کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ کرائم میٹنگز بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کرائم میٹنگز میں ہمارے کمانڈر سی پی او کراچی اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہماری کارکردگی ناقص نہ ہو اور ان کی کرائم میٹنگز بہت پروفیشنل اور بہت اہم ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے ہم بھی اپنے مقدمات کی فہرست بناتے ہیں جو کہ کافی طویل ہوتی ہے ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ڈکیتی، قتل اور اقدام قتل کے واقعات میں ملوث ملزمان تک رسائی حاصل کی جائے اور ان کو گرفتار کیا جائے اور سزا کیلئے جیل بھیجا جائے۔

انہوں نے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے بتایا کہ پچھلے دنوں شہر میں کچھ ٹارگٹ کلنگ کے واقعات ہوئے جن میں شوٹرز استعمال ہوئے اس حوالے سے ہم نے متعدد افراد کو حراست میں لیا۔ جس کی تفتیش جاری ہے ہمیں بہت بڑی لیڈ بھی مل چکی ہے ان کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے اور جلد وہ قانون کے شکنجے میں ہوں گے۔ رینجرز کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ڈی آئی جی انویسٹی گیشن شوکت کھٹیان نے کہا کہ یہ ہمارا سپورٹنگ ونگ ہے جہاں ضرورت پڑتی ہے رینجرز کے افسران و جوان ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں بلاشبہ کراچی کے امن میں رینجرز کا بہت بڑا کردار ہے۔

پولیس مراعات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہیلتھ انشورنس کارڈ کا اجراء خوش آئند ہے جس میں جوانوں کے والدین اور بیوی بچوں کے علاج معالجہ کیلئے 10 لاکھ روپے تک کی سہولت موجود ہے۔

شہیدوں کے لواحقین کے لیے بھی رقم میں اضافہ کیا گیا ہے، شہیدوں کے ذکر پر انہوں نے بتایا کہ میں خود ایک شہید پولیس آفیسر کا بیٹا ہوں شہادت کا درجہ بہت بلند ہے جو کم ہی لوگوں کے حصے میں آتا ہے ہم شہدائے پولیس کے لواحقین سے رابطے میں رہتے ہیں اور ان کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔

عوام اور میڈیا کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام اور میڈیا کا تعاون جرائم پر قابو پانے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے اور جرائم پر قابو پانے میں مدد مل سکتی ہے کوئی بھی منفی سرگرمی کی صورت میں عوام فوری پولیس کو اطلاع کریں۔ DIG انویسٹی گیشن نے تھانوں کے سرپرائز وزٹ کے لیے جانا تھا اس لیے ہم نے بھی ان سے اجازت لی۔

ایس ایس پی حیدرآباد نے جرائم کے خلاف ڈنڈا اٹھالیا

عدیل حسین چانڈیو کی زیرِ صدارت پولیس ہیڈکوارٹر حیدرآباد میں کرائم اور امن وامان پر ایک اہم اجلاس

رپورٹ، عبدالغفور سروہی، حیدرآباد

ایس ایس پی حیدرآباد عدیل حسین چانڈیو کی زیرِ صدارت پولیس ہیڈ کوارٹر حیدرآباد میں ضلع میں کرائم اور امن وامان بنسبت ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔

جس میں ضلع حیدرآباد کے تمام ڈی ایس پیز، ایس ایچ اوز اور دیگر انچارجز نے شرکت کی۔

اجلاس کے دوران جاری کی گئی اہم ہدایات

☆ سخی پیر، پنیاری اور اے سیکشن سمیت ان علاقوں اور بازاروں میں جہاں غیر قانونی اشیاء خصوصاً چوری شدہ موبائل کی فروخت کی اطلاعات ہیں، جمعہ بازار کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

☆ پولیس کے رویے کو عوام کے ساتھ مزید بہتر بنایا جائے تاکہ عوام میں پولیس کا مثبت تشخص قائم ہو۔

☆ ولنیر یبل ایکٹ کے تحت ضلع کے اہم مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرائے جائیں، جبکہ تمام تھانوں میں کیمروں کو مکمل طور پر فعال رکھا جائے اور مناسب بیک اپ کا انتظام یقینی بنایا جائے۔

☆ تفتیش کے معیار کو مزید بہتر بنایا جائے، جس کی مانیٹرنگ ڈی ایس پیز کریں گے، اور ہر سب ڈویژن میں ہفتہ وار میٹنگ کی جائیں۔

☆ منشیات کے مقدمات میں سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق موقع واردات پر ویڈیو اور تصاویر لازمی بنائی جائیں۔

☆ ڈی ایس پیز یوٹیز مقدمات کی اسکروٹنی اور جانچ پڑتال کو مانیٹر کریں گے۔

☆ منشیات، خصوصاً ہیروئن اور آئس کے خلاف زیرو ٹالرینس پالیسی ہے، کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں متعلقہ ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

☆ ایس ایس پی حیدرآباد کی تشکیل کردہ ویجیلینٹ ٹیمیں سماجی جرائم کے خلاف بھرپور چھاپے ماریں گی۔

☆ ایل پی جی ڈیکینٹنگ میں ملوث دکانوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

☆ پتنگ بازی کے خلاف ضلعی انتظامیہ کے احکامات (دفعہ 144) کے تحت سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

☆ غیر قانونی آتش بازی (فائر کریکرز) فروخت کرنے والی دکانوں کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے گی۔

☆ روپوش واشتہاری ملزمان کی گرفتاری خصوصاً قتل کے کیسز میں ملزمان کو فوری گرفتار کیا جائے۔

ایس ایس پی حیدرآباد نے تمام افسران کو ہدایت کی کہ وہ ان احکامات پر فوری اور مؤثر عملدرآمد کو یقینی بنائیں تاکہ ضلع میں امن وامان کی صورتحال کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

چنیوٹ میں کرسمس کی خوشیوں کا جشن

رپورٹ چوہدری مستقیم

25 دسمبر 2025 میں مسیحی برادری کی کرسمس خوشیوں کیلئے "میونسپل کمیٹی ہال" میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد ہوا

جس کا اہتمام ضلعی انتظامیہ چنیوٹ نے کیا

اس پُرمسرت موقع پر مسیحی برادری میں تحائف بھی پیش کیے گئے۔

تقریب میں شامل افراد نے خوشیوں کے اس لمحے کو جوش وخروش کے ساتھ منایا اور ڈی پی او چنیوٹ، ڈپٹی کمشنر چنیوٹ نے ان کے ہمراہ کرسمس کیک کاٹا۔

تقریب میں ڈی پی او چنیوٹ ، ڈاکٹر نوید عاطف اور ڈپٹی کمشنر چنیوٹ ، عائشہ رضوان نے اپنے الگ الگ خطاب میں مذہبی ہم آہنگی ، بھائی چارہ اور امن ومحبت پر زور دیا۔

ڈی پی او چنیوٹ، ڈاکٹر نوید عاطف نے اپنی تقریر میں کہا

آج کا دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارے معاشرے کی ترقی اور خوشحالی کے لیے سب مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے جذبات اور تہواروں کا احترام کریں۔ کرسمس کا تہوار صرف مسیحی برادری کے لیے خوشیوں کا دن نہیں ، بلکہ یہ ہمیں بھائی چارے، محبت اور امن کے پیغام کی یاد دہانی بھی کراتا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ ہمارا ضلع چنیوٹ ہمیشہ امن اور محبت کی فضا میں پروان چڑھے اور تمام مذاہب کے لوگ یہاں خوشحالی اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزاریں"

اسی طرح ڈپٹی کمشنر چنیوٹ، عائشہ رضوان نے اپنی تقریر میں کہا

ضلع چنیوٹ میں مختلف مذاہب کے افراد کے درمیان ہم آہنگی اور بھائی چارہ ہمارے لیے فخر کا باعث ہے۔ آج کی یہ تقریب اس بات کی گواہی ہے کہ مذہبی تہوار صرف جشن نہیں بلکہ محبت، بھائی چارہ اور امن کے جذبے کو فروغ دینے کا ذریعہ بھی ہیں۔ میں تمام شہریوں سے اپیل کرتی ہوں کہ ہم ایک دوسرے کے تہواروں کی عزت کریں اور مل جل کر امن و محبت کا ماحول قائم رکھیں"

اس موقع پر ضلعی انتظامیہ چنیوٹ کے دیگر افسران، شہری اور مسیحی برادری کے معززین بھی موجود تھے۔

تقریب میں شامل بچوں، خواتین اور بزرگوں نے خوشیوں کے ان لمحات کا بھرپور لطف اٹھایا۔

یہ تقریب ضلعی انتظامیہ کی سماجی ذمہ داری کا بہترین مظاہرہ تھی اور اس نے ضلع میں مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارہ کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

2026 کی آمد
دنیا بھر میں سال نو کے موقع پر ادا کی جانے والی دلچسپ و عجیب رسمیں

سال 2025 کا اختتام ہونے کے ساتھ نئے سال کی آمد ہے اور دنیا کے بعض حصوں میں 2026 کا آغاز ہو چکا ہے، یوں کہیں نئے سال کا جشن شروع ہو چکا ہے اور کہیں انتظار کیا جا رہا ہے۔

دنیا بھر میں پرانے سال کو الوداع اور نئے سال کا استقبال مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے اور اس کے لیے روایتی طور طریقے اور رسمیں اپنائی جاتی ہیں جن میں سے بعض روایتی طریقے دلچسپ اور عجیب بھی ہیں۔

یہ دلچسپ اور عجیب رسمیں شاید آپ نے کبھی نہیں سنی ہوں گی۔

12:1 گول پھل

جنوب مشرقی ایشیائی ملک فلپائن میں سال نو کے موقع پر اپنے مہمانوں کو 12 قسم کے گول ”اسپیریکل“ پھل پیش کیے جاتے ہیں، مقامی افراد اسے خوشحالی کا باعث سمجھتے ہیں کیونکہ یہ سکوں کی طرح گول ہوتے ہیں، 12 میں سے ہر پھل سال کے ایک ماہ کی نمائندگی کرتا ہے، ان پھلوں کو رات گئے میز کے وسط میں رکھ کر پیش کیا جاتا ہے۔

108:2 بار گھنٹیوں کا بجنا

ایک اور ایشیائی ملک جاپان میں بھی سال نو کے موقع پر روایتی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ 31 دسمبر کے آخری لمحات میں پورے جاپان میں 108 بار مندر کی گھنٹیاں بجائی جاتی ہیں، اس عمل کا تعلق بدھ مت سے ہے اور یہ 108 دنیاوی خواہشات کی صفائی کے نظریے کو ظاہر کرتا ہے۔

3: توے اور برتن بجانا

سال نو کے موقع پر دنیا کے اکثر ممالک میں لوگ توے اور برتن لے کر گھروں سے نکل آتے ہیں اور انہیں بجانا شروع کر دیتے ہیں، اس حوالے سے کہا جاتا ہے کہ اس روایت کا آغاز آئرلینڈ سے ہوا، اس کا مقصد خود کو شیطانی خیالات اور منفی جذبات سے دور کرنا ہے تاکہ نئے سال کا آغاز مثبت اور خوشحال ہو۔

4: کلینگ ویلز

برطانیہ کے علاقے ویلز سے منسوب ”کلینگ ویلن“ نامی یہ روایت دنیا میں کم ہی پائی جاتی ہے، ویلز میں سال کے پہلے روز بچے گھر گھر جاتے ہیں جہاں وہ دروازے پر کوئی گانا گاتے ہیں یا نظمیں پڑھتے ہیں، جواب میں گھر والے انہیں کوئی تحفہ، چاکلیٹ یا سکہ دیتے ہیں۔

5: خواہش لکھ کر جلانا

دنیا میں اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ نئے سال کے آغاز پر جو خواہش کی جائے وہ پوری ہوتی ہے، تاہم روس اور خاص طور پر آرمینیا میں لوگ اپنی خواہش کو کاغذ پر لکھ لیتے ہیں جسے وہ جلا کر اس کی راکھ رکھ لیتے ہیں اور جیسے ہی گھڑی میں 12 بجتے ہیں وہ راکھ کسی مشروب میں ڈال کر پی لیتے ہیں۔

6: کیک کے اندر سکہ

قبرص سمیت بعض یورپی ممالک میں سال نو کے موقع پر ”ویسیلو پیتا“ نامی خصوصی کیک تیار کیا جاتا ہے، یہ کیک گھر کے سربراہ کی جانب سے اپنے پیاروں کے سامنے کاٹا جاتا ہے جسے گھر میں خوش بختی کی علامت سمجھا جاتا ہے، اس کیک میں ایک سکہ بھی چھپا ہوتا ہے اور کیک کا سکے والا حصہ جس کے پاس جاتا ہے اسے سال بھر کے لیے خوشحالی نصیب ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

7: سیب کو دو حصوں میں کاٹنا

مشرقی یورپ کے ملک چیک ریپبلک میں لوگ نئے سال کے موقع پر روایتی طور پر ایک سیب کو دو حصوں میں کاٹتے ہیں، اگر سیب کا اندرونی حصہ ستارے کی شکل کا نکلے تو یہ نئے سال کے لیے خوش بختی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اگر سیب کا اندرونی حصہ کراس یا صلیب کو ظاہر کر رہا ہو تو اسے نئے سال کی بدشگونی سمجھا جاتا ہے۔

8: کرسی سے چھلانگ لگانا

یورپی ملک ڈنمارک میں ایک دلچسپ روایت ہے کہ یہاں لوگ نئے سال کے آغاز سے چند لمحات قبل ایک کرسی پر کھڑے ہو کر فرش پر چھلانگ لگاتے ہیں، ڈینش افراد کا خیال ہے کہ سال کے آخری لمحات زمین پر اپنے پیروں پر گزارنے سے وہ نئے سال میں منفی چیزوں کو چھوڑ کر ایک نیا آغاز کر سکتے ہیں۔

9: ہوگ مینے

”Hogmanay“ اسکاٹش زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پرانے سال کے آخری دن کے ہیں۔ نئے سال کا آغاز ہوتے ہی اسکاٹ لینڈ میں لوگ ایک دوسرے کو روایتی انداز میں مبارک باد دیتے ہیں اور نئے سال کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں، ساتھ ہی سڑکوں پر مشعلیں لے کر یا کسی اور صورت میں آگ جلا کر عام طور پر جنگجوؤں کے لباس میں نئے سال کا جشن تہوار کی طرح مناتے ہیں۔

10: انگور کے 12 دانے کھانا

ایک اور یورپی ملک اسپین میں سال نو کے استقبال کی ایک دلچسپ روایت ہے، نئے سال کا آغاز ہوتے ہی ہسپانوی شہری انگور کے 12 دانے کھاتے ہیں، اس حوالے سے ان کا خیال ہے کہ اس سے سال کے 12 مہینے ان کے لیے خوش قسمت ثابت ہوں گے، اسپین کے علاوہ لاطینی امریکا اور انڈونیشیا میں بھی یہ رسم پائی جاتی ہے۔

11: ساحل پر 7 مرتبہ اچھلنا

برازیل میں نئے سال کے موقع پر شہری ساحل پہنچ جاتے ہیں جہاں وہ لہروں کے ساتھ 7 مرتبہ اچھلتے ہیں تاکہ آنے والے سال کے ہر ہفتے کا ہر دن ان کے لیے خوش قسمت ثابت ہو، اس موقع پر وہ ساحل پر سمندر کے دیوتا کے لیے پھول اور زیورات بھی چھوڑ آتے ہیں۔

12: خالی سوٹ کیس لیے پھرنا

لاطینی امریکا کے اکثر ممالک میں نئے سال کے موقع پر ایک دلچسپ رسم ادا کی جاتی ہے، لوگ گھر کے باہر ایک خالی سوٹ کیس لے کر نکل پڑتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ یہ عمل انہیں نئے سال میں سفر اور ایڈونچر کا موقع فراہم کر سکتا ہے۔

●●●

انسان، شعور، ادراک اور حقیقتِ وجود

(ماورائی و نیوروسائنسی تناظر میں)

تحریر: رابیل امر

انسان کو اگر صرف جسم سمجھ لیا جائے تو یہ حقیقت کا ایک نہایت محدود تصور ہوگا جسم تو محض ایک ظاہری سانچہ ہے

مادی جسم اصل انسان نہیں ہے اصل انسان وہ قوت ہے جو اس جسم کو جانتی ہے، چلاتی ہے اور محسوس کرتی ہے

یہی قوت شعور کہلاتی ہے شعور نہ دکھائی دیتا ہے، نہ وزن رکھتا ہے، مگر اسی کے بغیر جسم ایک بے جان ڈھانچہ بن جاتا ہے

جدید نیوروسائنس اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ دماغ محض ایک حیاتیاتی عضو نہیں بلکہ ایک پراسیسر ہے

جبکہ اصل تجربہ: دیکھنا، سننا، درد، خوشی اور خوف

یہ سب شعور میں وقوع پذیر ہوتے ہیں دماغ سگنل بناتا ہے مگر ان سگنلز کو محسوس کرنے والا کچھ اور ہے

اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں سائنس اور ماورائیت ایک دوسرے کے قریب آجاتی ہیں

خواب اور بیداری ایک ہی شعور کی دو سطحیں ہیں

انسان کی زندگی دو بڑی حالتوں میں گزرتی ہے، بیداری اور خواب بیداری میں شعور بیرونی حواس کے ذریعے دنیا سے جڑتا ہے، جبکہ خواب میں یہی شعور حواس کو بند کر کے اندرونی مناظر تخلیق کرتا ہے

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ خواب میں انسان چلتا ہے، دوڑتا ہے، ڈرتا ہے، خوش ہوتا ہے حالانکہ جسم مکمل طور پر ساکن ہوتا ہے

نیوروسائنس بتاتی ہے کہ خواب کے دوران دماغ کے وہی حصے متحرک ہوتے ہیں جو بیداری میں حرکت اور احساس سے متعلق ہیں، مگر عضلات کو روک دیا جاتا ہے (REM sleep paralysis)۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حرکت کا اصل مرکز جسم نہیں بلکہ شعور ہے؛ جسم تو صرف اس کا آلہ ہے

روحانی نقطۂ نظر سے یہی بات اس طرح سمجھی جاتی ہے کہ خواب میں انسان عارضی طور پر جسمانی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے اور شعور اپنی اصل وسعت میں کام کرنے لگتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی حقیقت مادی جسم کے اندر قید نہیں، محدود نہیں

ارادہ شعور کی متحرک قوت ہے

ارادہ وہ پل ہے جو شعور کو جسم سے جوڑتا ہے

جدید تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ انسان کسی عمل کو کرنے سے چند لمحے پہلے دماغ میں فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اس سے قبل کہ جسم حرکت کرے، یعنی عمل کی ابتدا عضلات سے نہیں بلکہ شعوری ارادے سے ہوتی ہے

ماورائی علوم میں ارادے کو تخلیقی قوت مانا جاتا ہے

وہ قوت جو امکان کو حقیقت میں بدلتی ہے

جب ارادہ کمزور ہو تو جسم بوجھ بن جاتا ہے اور جب ارادہ مضبوط ہو تو جسم اپنی حدود کھو دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ مضبوط مثبت ارادے کی حالت میں انسان درد، تھکن اور خوف پر غالب آجاتا ہے

ادراک حقیقت کا دروازہ ہے

انسان جو کچھ دیکھتا اور جانتا ہے، وہ حقیقت بذاتِ خود نہیں بلکہ حقیقت کا ادراک ہے

نیوروسائنس کے مطابق دماغ باہر کی دنیا کو براہِ راست نہیں دیکھتا بلکہ برقی سگنلز کی بنیاد پر ایک تصویر بناتا ہے

یوں کہا جائے تو انسان ہمیشہ اپنی اندرونی دنیا میں ہی رہتا ہے

روحانی اعتبار سے یہی بات اس طرح کہی جاتی ہے کہ دنیا ویسی نہیں جیسی دکھائی دیتی ہے، بلکہ ویسی ہے جیسی سمجھی جاتی ہے جب ادراک بدلتا ہے تو دنیا بدل جاتی ہے حالانکہ باہر کچھ نہیں بدلتا

نتیجہ! انسان کیا ہے؟

انسان نہ صرف جسم ہے، نہ صرف دماغ۔

انسان ایک شعوری وجود ہے جو جسم کو استعمال کرتا ہے

دماغ کے ذریعے دنیا کو سمجھتا ہے

ارادے سے حرکت پیدا کرتا ہے

اور خواب و بیداری دونوں میں ایک ہی رہتا ہے

(چند لوگ یہ کہتے ہیں کہ خواب دیکھنا صرف ایک خیالی عمل ہے، خیالی حرکات ہیں کیونکہ جب ہم جاگ اٹھتے ہیں تو خواب میں کئے ہوئے اعمال کا اثر نہیں رہتا

چند لوگوں کی یہ بات غلط ہے، کیونکہ ہر شخص کو ایسے خواب ضرور آتے ہیں کہ جب وہ خواب میں ڈر جاتا ہے تو جاگنے کے بعد اس ڈر کا اثر دل دماغ پر ہوتا ہے یا جو کچھ خواب میں دیکھا ہوتا ہے وہی چند گھنٹے، چند دن، چند مہینے یا چند سال بعد من و عن بیداری کی حالت میں پیش آجاتا ہے

بعض اوقات کسی جگہ پر جاتے ہیں کہ دل دماغ کہتا ہے کہ جیسے پہلے بھی یہاں آچکے ہیں

حالانکہ وہاں آئے نہیں ہوئے ہوتے، خواب میں پہلے سے ہی دیکھا ہوتا ہے

بعض لوگوں پر خواب دیکھنے کے بعد غسل بھی فرض ہوجاتا ہے)

جو شخص اس حقیقت کو پہچان لیتا ہے، وہ محض ظاہری زندگی تک محدود نہیں رہتا وہ جان لیتا ہے کہ اصل تبدیلی باہر نہیں، اندر ہوتی ہے اور یہی شعور کی بیداری ہے

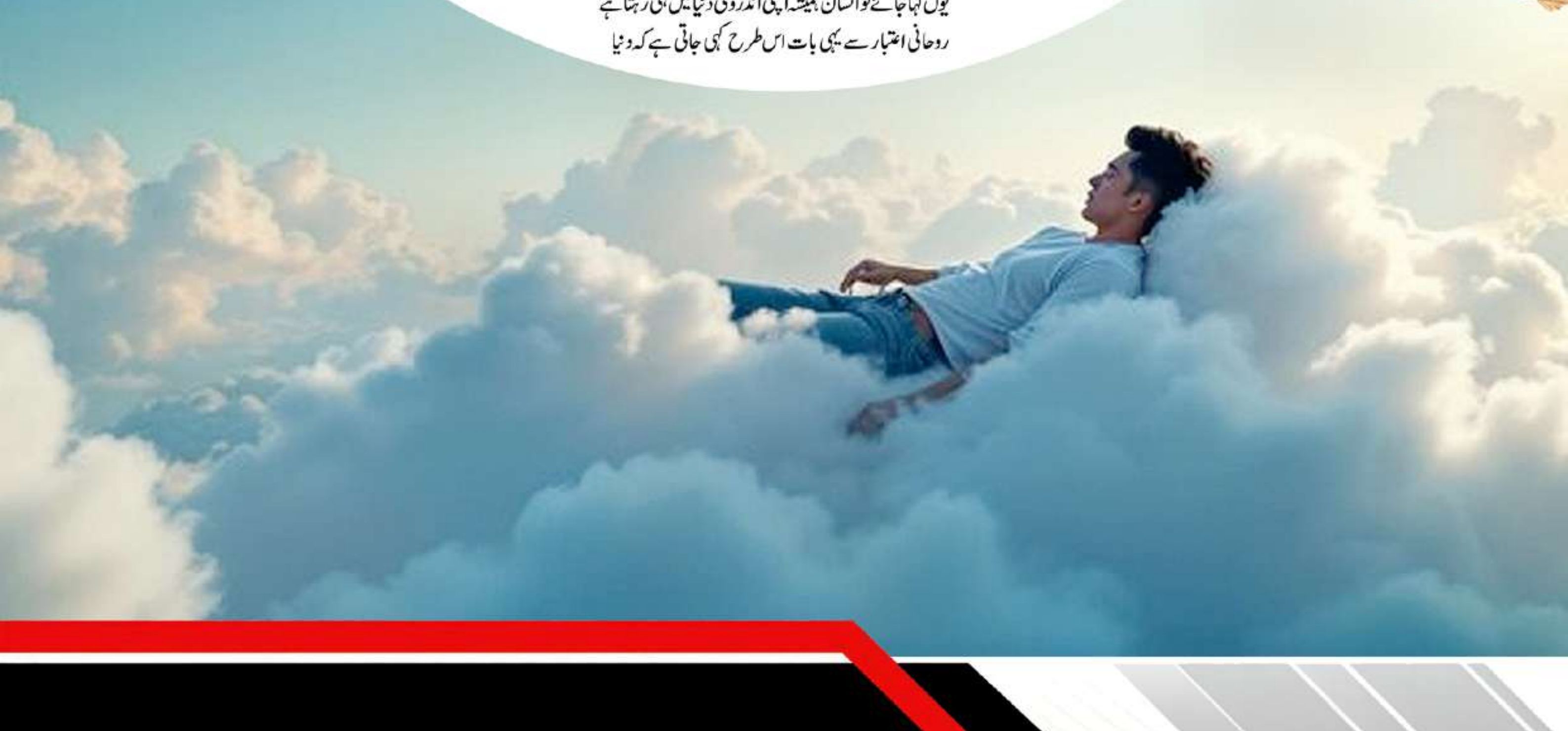

سونا، سٹاکس یا پلاٹ

پاکستان میں 2025 کے دوران کن اثاثوں کی قدر میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا؟

سنہ 2025 کے دوران پاکستان نے کئی شعبوں میں اُتار چڑھاؤ دیکھے مگر جہاں کئی لوگ معاشی مشکلات کا شکار رہے تو وہیں بعض افراد نے اپنی دولت کو بڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔

اس کی ایک مثال سونے کی ہے۔ پاکستان میں پہلی بار 10 گرام سونے کی قیمت میں چار لاکھ روپے سے زیادہ ہوئی ہے۔ رواں سال کے آغاز پر، یعنی جنوری 2025 میں، پاکستان میں 10 گرام سونے کی قیمت دو لاکھ 33 ہزار روپے کے لگ بھگ تھی۔

اسی طرح جنوری 2025 یعنی رواں سال کے شروع میں پاکستان سٹاک ایکسچینج کا 100 انڈیکس لگ بھگ ایک لاکھ 14 ہزار پوائنٹس پر موجود تھا جبکہ 29 دسمبر کو مارکیٹ بند ہونے تک یہ ایک لاکھ 74 ہزار کے قریب پوائنٹس پر موجود ہے۔ یعنی اب تک 100 انڈیکس میں 60 ہزار سے زیادہ پوائنٹس کا اضافہ ہو چکا ہے۔

اسے سمجھنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ پاکستان میں 2025 کے دوران کن اثاثوں کی مالیت میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے؟

2025 میں کن پاکستانی سرمایہ کاروں کو زیادہ فائدہ ہوا؟

پاکستان کے بروکریج ہاؤس 'ٹاپ لائن سکیورٹیز' نے سنہ 2025 کے دوران سب سے بہتر پرفارم کرنے والی ایسٹ کلاسز پر ایک رپورٹ شائع کی ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق اس سال سونے اور سٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ جبکہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ اور دیگر حکومتی بانڈز میں بھی منافع ہوا ہے۔

رپورٹ کے مطابق اس کے برعکس روایتی طور پر ملک میں محفوظ سرمایہ کاری سمجھے جانے والے ریئل سٹیٹ کے شعبے اور امریکی کرنسی ڈالر میں سرمایہ کاری میں کم منافع ہوا ہے۔

ٹاپ لائن سکیورٹیز کا کہنا ہے کہ کراچی صرافہ بازار کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری سے دسمبر 2025 تک سونے کی قیمت میں 73 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یکم جنوری کو 10 گرام سونے کی قیمت دو لاکھ 33 ہزار روپے کے قریب تھی جو کہ 24 دسمبر کو چار لاکھ پانچ ہزار روپے ریکارڈ کی گئی۔

رپورٹ میں عالمی منڈی میں بھی سونے کی قیمت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ عالمی منڈی میں 31 دسمبر 2024 کو فی اونس سونے کی قیمت 2612 امریکی ڈالر تھی جو کہ 26 دسمبر 2025 کو 4503 ڈالر ریکارڈ کی گئی۔

رپورٹ کے مطابق سونے کے بعد پاکستانی سٹاکس میں دوسرے نمبر پر سرمایہ کاروں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ 100 انڈیکس کے پوائنٹس میں رواں برس کے دوران 48 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

اگرچہ پاکستان میں روایتی طور پر رئیل سٹیٹ ایک پسندیدہ سرمایہ کاری رہی ہے اور رپورٹ کے مطابق سنہ 2025 میں کراچی اور لاہور کے کمرشل پلاٹس کی قیمتوں میں 18 فیصد جبکہ رہائشی پلاٹس میں 15 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس رپورٹ میں ریئل سٹیٹ کی خرید و فروخت کی ویب سائٹ زمین ڈاٹ کام کا ڈیٹا استعمال کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2025 میں کراچی اور لاہور کے ڈی ایچ ایز میں گھروں کی قیمتوں میں لگ بھگ آٹھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

رپورٹ میں حکومتی بانڈز کا بھی ذکر ملتا ہے۔ نیا پاکستان سرٹیفیکیٹس پر سرمایہ کاروں کو سال کے شروع میں 22 فیصد تک کا منافع ملا جبکہ سال کے دوران پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز پر 14 فیصد اور ٹی بلز پر 12 فیصد منافع ملا۔ جبکہ بینکوں کے سیونگز اکاؤنٹ پر سرمایہ کاروں کو نو فیصد تک منافع دیا گیا۔

سنہ 2025 کے دوران روپے کے مقابلے امریکی ڈالر کی قدر میں

تین سے چار فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم کرپٹو کرنسی کے میدان میں 2025 کے دوران بٹ کوائن کی قدر میں چار فیصد کی گراوٹ آئی ہے۔

بروکریج ہاؤس عارف حبیب لمیٹڈ نے 'پاکستان سٹریٹیجی 2026' نامی ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق 2025 کے دوران پاکستان میں گولڈ کی قیمت میں 60 فیصد تک اضافہ ہوا جبکہ 100 انڈیکس کی قدر میں 48 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسی عرصے میں چاندی یعنی سلور کی قیمت میں 140 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ ٹی بلز سے اوسطاً سرمایہ کاروں کو ساڑھے 10 فیصد کا منافع ہوا۔

عارف حبیب لمیٹڈ کی رپورٹ کے اندازوں کے مطابق 2026 کے دوران سونے، چاندی اور سٹاکس کے سرمایہ کار شاید اتنا منافع نہ کما پائیں جتنا انھوں نے 2025 میں کمایا تھا۔

سونا 2025 میں اچھی سرمایہ کاری کیسے بنا؟

عالمی مارکیٹ میں سنہ 2025 کے دوران سونے کی قیمت میں 68 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے جو سنہ 1979 کے بعد سے سب سے بڑا اضافہ ہے۔ بولیون والٹ نامی سونے کے مارکیٹ پلیس کے ریسرچ ڈائریکٹر ایڈریان ایش کے مطابق اس کے پیچھے شرح سود، جنگ اور تجارتی کشیدگی جیسے عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔

انھوں نے کہا کہ اس حوالے سے ٹرمپ کے بیانات، دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی جنگ، امریکی فیڈرل ریزرو کے معاملات اور جغرافیائی کشیدگی کا حوالہ دیا۔

امریکہ میں کم شرح سود کی توقعات کا مطلب ہے کہ بانڈز جیسے سرمایہ کاری ذرائع پر کم منافع ملے گا۔ اس لیے سرمایہ کار سونے اور چاندی جیسی کموڈیٹیز کی طرف آئے ہیں تا کہ اپنے پورٹ فولیو کو متنوع بنا سکیں۔

ماہرین کا خیال ہے کہ امریکہ سنہ 2026 میں شرح سود دو بار کم کرے گا۔

گولڈ مین سیکس کے تجزیے کے مطابق دنیا بھر کے مرکزی بینک سونے کے ذخائر بڑھا رہے ہیں تا کہ معاشی بحران سے بچ سکیں، امریکی ڈالر پر انحصار کم کریں اور اپنے پورٹ فولیو کو متنوع بنا سکیں۔ یہ رجحان سنہ 2026 میں بھی جاری رہنے کی توقع ہے۔

ریبل ویلتھ مینجمنٹ کی اینجیلا رائٹ کے مطابق جب مالیاتی اثاثوں اور پالیسیوں پر اعتماد کمزور ہوتا ہے تو سونا کی قیمت پر اثر پڑتا ہے کیونکہ یہ بنیادی مالیاتی دھات کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے مطابق کمزور امریکی ڈالر نے بھی سونے کی قیمت کو بڑھایا کیونکہ اس سے بیرونی خریداروں کے لیے سونا سستا ہوا ہے۔

دیگر دھاتوں کی قیمتیں بھی بڑھی ہیں۔ چاندی کی قیمت 44.69 ڈالر فی اونس تک پہنچ گئی ہے جو سالانہ بنیاد پر 138 فیصد اضافہ ہے۔ پلاٹینم بھی 17 سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے جس کی وجہ سپلائی کی کمی اور صنعتی طلب ہے۔

واٹس ایپ کا استعمال ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکا ہے اور یہی چیز یکے بعد دیگرے جعلسازی کے طریقوں کو جنم دے رہی ہے۔

اس جعلسازی کی شروعات کچھ یوں ہوتی ہے جب آپ کو کسی نمبر سے واٹس ایپ پر ایک پیغام موصول ہوتا ہے جو کہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ 'ہیلو! یہ دیکھیں۔ مجھے آپ کی ایک تصویر ملی ہے۔'

حیدرآباد سٹی پولیس کمشنر وی سی سجنار نے کہا 'یہ سکیم ایک لنک بھیج کر شروع ہوتا ہے، جیسے: 'ہیلو! کیا آپ نے یہ تصویر دیکھی؟'

انھوں نے کہا 'ایسے لنکس پر کلک نہ کریں۔ نہ صرف کسی اجنبی کے بھیجے گئے لنک پر کلک نہ کریں بلکہ اگر آپ بھیجنے والے کو جانتے بھی ہیں، تب بھی کلک نہ کریں۔'

'ہیلو! مجھے آپ کی ایک تصویر ملی ہے۔۔۔'

واٹس ایپ پر آنے والا پُراسرار پیغام جو اکاؤنٹ ہیک ہونے کا باعث بن سکتا ہے

اس پیغام کے ساتھ ایک ویب سائٹ کا لنک دیا گیا ہوتا ہے تا کہ ہدف بننے والا شخص اس پر کلک کرے۔

مختلف ممالک میں حکام نے 'واٹس ایپ گھوسٹ پیئرنگ' کے بارے میں خبردار کیا ہے کیونکہ اس کے ذریعے آپ کا واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیک کیا جاسکتا ہے۔

واٹس ایپ گھوسٹ پیئرنگ کیوں خطرناک ہے؟

انڈین پولیس نے خبردار کیا ہے کہ سائبر کرائم میں ملوث ہیکرز واٹس ایپ کے ذریعے ایک نئے قسم کا فراڈ کر رہے ہیں جسے 'واٹس ایپ گھوسٹ پیئرنگ' کا نام دیا گیا ہے۔ جبکہ انڈیا کی الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے بھی اس بارے میں انتباہ جاری کیا ہے۔

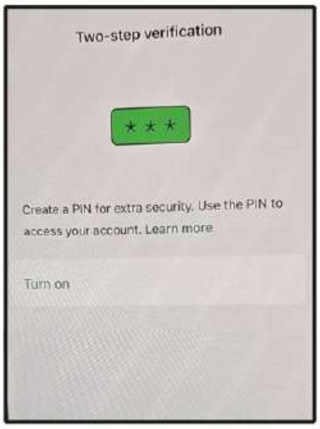

اس سے قبل واٹس ایپ پر فراڈ کے اکثر کیسز میں فون کالز یا ٹیکسٹ میسجز کے ذریعے میلویئر انجیکٹ کیا جاتا تھا۔

لیکن پولیس کو اب معلوم ہوا ہے کہ واٹس ایپ پر معلومات شیئر کرنے کے ذریعے فراڈ کیا جارہا ہے۔

انھوں نے مزید کہا 'ایسے لنک پر کلک کرنے سے ایک جعلی واٹس ایپ ویب پیج کھل جائے گا اور بغیر کسی او ٹی پی یا سکیننگ کے، آپ کا واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیکر کی ڈیوائس (کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا موبائل) پر لاگ ان ہوجائے گا۔'

تلنگانہ سائبر سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر شکھا گوئل کا کہنا ہے کہ ہیکرز صارفین اس جعلسازی کے ذاتی واٹس ایپ اکاؤنٹس کو اپنی ڈیوائسز سے جوڑ کر معلومات چوری کر رہے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اس لنک پر کلک کرنے سے صارف کے بینک اکاؤنٹ کی معلومات، ذاتی گفتگو، تصاویر اور ویڈیوز سب کچھ ہیکرز کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔ 'وہ صارفین کے نام استعمال کر کے دوسروں کو بھی پیغامات بھیجتے ہیں اور فراڈ کرتے ہیں۔'

اسی دوران مرکزی وزارتِ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے 'گھوسٹ پیئرنگ' کے حوالے سے ہدایات جاری کی ہیں۔

وزارت نے کہا کہ 'ہیکرز واٹس ایپ کے ڈیوائس لنکنگ فیچر کا استعمال کر کے اکاؤنٹس ہیک کر رہے ہیں۔ واٹس ایپ اکاؤنٹس کو بغیر کسی اضافی تصدیق کے پیئرنگ کوڈ کی مدد سے ہیک کیا جارہا ہے۔'

پُراسرار پیغام، لنک اور ویب سائٹ اس طرح ڈیزائن کیے گئے ہیں کہ یہ فیس بک یا واٹس ایپ جیسا لگے۔

یہ جعلی لاگ اِن پیج صارف کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ اپنے فون نمبر سے لاگ اِن کریں تا کہ آگے بڑھ سکیں یا تصویر دیکھنے سے پہلے تصدیق کریں۔ اس کے بعد ہیکرز آپ کا فراہم کردہ فون نمبر استعمال کرتے ہوئے واٹس ایپ پر 'ڈیوائس پیئرنگ' کی درخواست بھیجتے ہیں۔

ماہرین نے اس حملے کی دو اقسام دیکھی ہیں جن میں ایک میں صارف کو ایک کیو آر کوڈ دیا جاتا ہے اور دوسرے میں کوڈ بھیجا جاتا ہے۔ اس طرح جب صارف واٹس ایپ کھولتا ہے تو وہ اسے معمول کا تصدیقی عمل سمجھ کر ہیکر کی ڈیوائس کو لنک کر دیتا ہے۔

اگر واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیک ہوجائے تو صارف کے پاس کیا آپشن ہے؟

شکھا گوئل کے مطابق صارفین کو باقاعدگی سے واٹس ایپ پر لنکڈ ڈیوائسز چیک کرنے چاہیے اور اگر کوئی نامعلوم یا مشتبہ ڈیوائس درج ہے تو اسے فوری طور پر لاگ آؤٹ کر دینا چاہیے۔

ان کا کہنا ہے کہ صارفین کو بہتر تحفظ کے لیے ٹو فیکٹر ویریفیکیشن کا فیچر استعمال کرنا چاہیے۔

پولیس نے خبردار کیا ہے کہ احتیاط کے باوجود واٹس ایپ ہیک ہونے کا امکان موجود ہے۔ شکھا گوئل نے کہا کہ 'اگر آپ کو شک ہے کہ واٹس ایپ یا کوئی ویب براؤزر ہیک ہوگیا ہے تو فوراً اس کا استعمال بند کر دیں۔'

انھوں نے کہا کہ 'ہیکنگ کے دوران آنے والے تمام پیغامات، لنکس اور پاپ اپ نوٹیفکیشنز کے سکرین شاٹس لے کر محفوظ کریں۔ ٹرانسفر آئی ڈی، یو ٹی آر، کال لاگز جیسی معلومات اکٹھی کریں۔'

ان کا مزید کہنا ہے کہ ای میل، بینک اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے پاس ورڈ فوراً تبدیل کریں۔ 'اگر بینک اکاؤنٹ سے رقم غائب ہو جائے تو فوراً متعلقہ بینک یا کمپنی سے رابطہ کریں اور شکایت درج کرائیں۔ گوگل کروم اور دیگر ایپس کو فوراً نئے آفیشل ورژن پر اپ ڈیٹ کریں۔'

اسی دوران تلنگانہ پولیس نے خبردار کیا ہے کہ ذاتی معلومات جیسے او ٹی پی، پن، سی وی وی اور واٹس ایپ کوڈ کسی بھی صورت میں کسی سے شیئر نہ کریں۔

شکھا گوئل نے مشورہ دیا کہ صارفین متعلقہ سائبر سکیورٹی حکام کو فوری طور پر اس کی اطلاع بھی دے سکتے ہیں۔

ڈی ایس پی مظہر اقبال مشوانی کی ریٹائرمنٹ کی تقریب، سینئر پولیس افسران کی شرکت

رپورٹ۔زاہد شاہ

کراچی میں ڈی ایس پی مظہر اقبال مشوانی کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر ایک باوقار اور پروقار تقریب منعقد کی گئی، جس میں پولیس کے اعلیٰ افسران اور اہلکاروں نے بھرپور شرکت کی۔ تقریب میں ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس آزاد خان، ڈی آئی جی سی ٹی ڈی کیپٹن غلام افسر مہیسر، ایس ایس پی سی ٹی ڈی عرفان بہادر، ایس ایس پی فیاض خان اور ایس ایس پی عادل میمن بھی موجود تھے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے ڈی ایس پی مظہر اقبال مشوانی کی محکمہ پولیس کے لیے انجام دی گئی طویل، دیانت دار اور مثالی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ مقررین کا کہنا تھا کہ مظہر اقبال مشوانی نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں نظم و ضبط، فرض شناسی اور عوامی خدمت کی بہترین روایت کو برقرار رکھا۔ تقریب کے اختتام پر ان کی صحت مند، خوشحال اور باوقار ریٹائرڈ زندگی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

ضلع وسطی میں غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کے خلاف فیصلہ کن کارروائیاں، انتظامیہ متحرک

رپورٹ۔زاہد شاہ

ضلع وسطی میں غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کے خلاف جاری مہم کو مزید مؤثر بنانے کے لیے ڈسٹرکٹ ڈیمولیشن کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ڈپٹی کمشنر آفس ضلع وسطی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ڈپٹی کمشنر ضلع وسطی طٰہٰ سلیم نے کی، جبکہ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ون عاصم عباسی، ڈائریکٹر سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سینٹرل جعفر امام، ڈائریکٹر ڈیمولیشن سینٹرل ریحان خان، پانچوں ڈویژنز کے اسسٹنٹ کمشنرز، فوکل پرسن سعد حسین وارثی، ٹی ایم سی افسران، رئیل اسٹیٹ کے نمائندگان اور کے الیکٹرک کے نمائندے شریک ہوئے۔

اجلاس میں ضلع وسطی میں غیر قانونی تعمیرات، خصوصاً غیر مجاز پورشنز کے خلاف جاری کارروائیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر طٰہٰ سلیم نے سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے متعلقہ افسران کو واضح ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ غیر قانونی تعمیرات کے خلاف بلاامتیاز اور سخت کارروائی کی جائے اور کسی بھی صورت غیر منظور شدہ تعمیرات کو برداشت نہ کیا جائے۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ضلع بھر میں تمام غیر قانونی پورشنز کے خلاف سخت ترین اقدامات کیے جائیں گے۔ رئیل اسٹیٹ ایجنٹس کو سختی سے متنبہ کیا گیا کہ وہ غیر قانونی پورشنز کی خرید وفروخت سے مکمل طور پر گریز کریں۔ اس کے علاوہ تمام پرانی سب لیزز کی جامع جانچ پڑتال کا فیصلہ کیا گیا اور واضح کیا گیا کہ جعلی یا غیر قانونی سب لیز فوری طور پر منسوخ کی جائے گی۔

کمیٹی کے اجلاس میں غیر قانونی بال رومز کے قیام پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا گیا، جو شہری علاقوں میں ٹریفک جام اور عوامی مشکلات کا سبب بن رہے ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایسے تمام غیر قانونی بال رومز کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ڈپٹی کمشنر نے سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کو ہدایت دی کہ غیر قانونی پورشنز کے خلاف مسماری اور دیگر کارروائیوں سے متعلق ہفتہ وار تفصیلی رپورٹس ڈپٹی کمشنر آفس کو فراہم کی جائیں تاکہ نگرانی کا عمل مزید مؤثر بنایا جا سکے۔ اجلاس کے اختتام پر اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ ضلع وسطی میں قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے گا اور کسی قسم کی غیر قانونی تعمیرات یا تجاوزات کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

دوسری جانب ڈپٹی کمشنر طٰہٰ سلیم کی ہدایت پر ضلع وسطی کے پانچوں ڈویژنز میں تجاوزات کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائیاں بھی جاری ہیں۔ اس سلسلے میں اسسٹنٹ کمشنر ناظم آباد اسامہ بن اشرف نے عثمانیہ کالونی ناظم آباد میں آٹھ گھنٹے طویل آپریشن کیا، جس کے دوران حدود سے تجاوز کرنے والی دکانوں کے آگے بنے غیر قانونی فٹ پاتھ، دیواریں اور چبوترے مسمار کر دیے گئے۔

آپریشن کے دوران دکانوں اور ٹھیلے پتھاروں کے آگے لگے ایڈورٹائزمنٹ بورڈز، پینافلیکس اور بینرز کے خلاف بھی بھرپور کارروائی کی گئی، جبکہ متعدد سامان ضبط کیا گیا اور ایس او پیز کی خلاف ورزی پر چار دکانوں کو سیل کر دیا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر کا کہنا تھا کہ ایک ہفتہ قبل تمام دکانداروں کو نوٹسز جاری کیے گئے تھے تاکہ وہ اپنی دکانوں کو اصل حدود میں لے آئیں۔

اسسٹنٹ کمشنر اسامہ بن اشرف نے دکانداروں اور علاقہ معززین سے ملاقات بھی کی اور ان سے اپیل کی کہ وہ تجاوزات سے گریز کریں اور مارکیٹ کو کشادہ، منظم اور خوبصورت بنانے میں ضلعی انتظامیہ کا ساتھ دیں۔ ان کے ہمراہ مختیارکار ناظم آباد وسیم تاج، انسداد تجاوزات کے ڈپٹی ڈائریکٹر راشد کمال، علاقہ پولیس اور دیگر افسران بھی موجود تھے۔

ضلعی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تجاوزات کے خاتمے کے لیے کارروائیاں بلاتعطل جاری رہیں گی تاکہ ٹریفک کی روانی بہتر بنائی جا سکے اور شہریوں کو پیدل آمدورفت میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو

مسز
فرحانہ مسرور
سوشل میڈیا ورکر
خواتین کی خودمختاری کی جدوجہد میں پیش پیش
خواتین کے حقوق اور فلاحِ نسواں کے لیے سرگرم عمل
سماجی خدمت کو عملی جدوجہد میں بدلنے والی مضبوط آواز
خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے مسلسل کوشاں
پاک میرج بیورو کے ذریعے معاشرتی بہتری کا مؤثر کردار

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی کا کلینڈر جلد کراچی سمیت ملک بھر میں دستیاب ہوگا

KARACHI MOBILE & ELECTRONICS DEALERS ASSOCIATION

UMAR ELECTRONICS
A Shop of Cell Phones
Local and Imported Both

Shop No. G-5
Al Najeebi Electronics & Solar Bazaar
@ A. Haroon Road, Saddar, Karachi

Mr. Shezi Restaurant
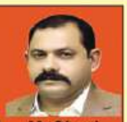
Mr.Shezi
Tajir Rehnuma

چیف ایڈیٹر: شیخ حسین امر
پبلشر: فضیل امر
ماہنامہ
ABC Certified باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
کرائم بیورو
کراچی
ایڈیٹر: عرفان ساگر
ڈپٹی ایڈیٹر: عمار شاہ امر

Noorani General Hospital
& Maternity Home
Founder : Haji Abdul Razzak Noorani (Late)
Chairman : Adul Qadir Noorani
Pankha Lane Gazadarabad, Ranchorlane, Karachi.
Ph: (92-21) 32726247, Fax: (92-21) 32726420
Cell: 0321-8267778

CALENDAR 2026

MADINAH

Zainab Mobile Zone

Deals in:
New & Used Mobile
Android & Iphone
Shop #1, Bismillah Market,
Abdullah Haroon Road, Saddar, Karachi.

JANUARY

S	M	T	W	T	F	S
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

FEBRUARY

S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28

MARCH

S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

APRIL

S	M	T	W	T	F	S
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		

MAY

S	M	T	W	T	F	S
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30
31						

JUNE

S	M	T	W	T	F	S
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

JULY

S	M	T	W	T	F	S
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

AUGUST

S	M	T	W	T	F	S
						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29
30	31					

SEPTEMBER

S	M	T	W	T	F	S
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

OCTOBER

S	M	T	W	T	F	S
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

NOVEMBER

S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30					

DECEMBER

S	M	T	W	T	F	S
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	31		

WKPO
WHOLESALE KARACHI PHARMA ORGANIZATION
Muhammad Aslam Polani
General Secretary
Muhammad Zubair Memon
President
Imtiaz Khan
Proprietor
MEDICINE MARKET MEMBER SUPREME COUNSEL
ALL KARACHI TAJIR ITTEHAD
Ahmed Chamber, 1st Floor, Kachi Gali No. 2, Karachi.
Tel : 021-32461478 Cell : 0321-2104978

DIWAN INTERNATIONAL (PVT) LTD
HUAWEI Jinko BYD Trinasolar LONGi
TCL KUKA CABLE pilot CHNT
Authorized Distributor
of Global Brands
021-111-333-926 | 111-222-926

زندگی کے لمحات کو یادگار بنائیں
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کی فوٹوگرافی کیلئے رابطہ کریں
0300-2044358, 0300-8274584

Abdul Sattar Qureshi
Crime Photographer
Abdullah Gaddi
Crime Reporter Crime Zone

INVEREX
SOLAR ENERGY
PAKISTAN'S
NO:1 SOLAR
BRAND